

عزات سیریز

رید کرافٹ



منظر کلیم  
امامی

# چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول ریڈ کرافٹ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔  
 اس ناول میں عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایک ناکارہ اور ناقابل عمل سہنی فارمولے  
 کے حصول کیلئے جدوجہد کرتے دکھائی دیتے ہیں حالانکہ بظاہر یہ بات واقعی عجیب  
 لگتی ہے کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ایسے ناکارہ فارمولے کے حصول کیلئے  
 جدوجہد کرے۔ لیکن اس ناول میں ترقی پذیر اور پس ماندہ ممالک کا ایک المیہ بھی  
 سامنے لایا گیا ہے کہ ایسے ممالک کے سائنسدان اور ماہرین ملک وقوم کے مفاد  
 کو سامنے رکھنے کی بجائے صرف اپنی نوکریوں کے تحفظ، اپنی تنخواہوں اور الائنسز  
 کے حصول کو ہی ترجیح دیتے ہیں اور بجائے کسی فارمولے پر محنت کرنے کے وہ  
 اُسے ناکارہ اور ناقابل عمل قرار دے کر سٹور میں پھینکوا دیتے ہیں اور پھر کسی  
 نئے فارمولے پر کام شروع کر دیتے ہیں جس کا انجام بھی آخر کار یہی ہوتا ہے۔  
 لیکن یہی ناکارہ اور ناقابل عمل فارمولا جب ان لوگوں کے ہاتھ آتا ہے جو  
 محنت کرنا جانتے ہیں تو پھر اس ناکارہ اور ناقابل عمل فارمولے سے ایسی ایسی  
 حیرت انگیز ایجادات سامنے آ جاتی ہیں جو پوری دنیا میں انقلاب برپا کر دینے  
 کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ منفرد انداز کی کہانی آپ کے اعلیٰ  
 معیار پر ملاحظہ سے پوری اترے گی۔ اپنی آرا سے ضرور مطلع کیجئے۔ لیکن ناول  
 پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

موضع بخاریاں تحصیل جنیٹ ضلع جنگ سے محمد شہباز کھوکھر صاحب لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول مجھے بے حد پسند آتے ہیں۔ آپ کے ناول پلاٹ، کردار اور واقعات ہر لحاظ سے بے مثال ہوتے ہیں لیکن ایک بات وضاحت طلب ہے کہ آخر ہرشن میں عمران ہی کیوں کامیاب ہوتا ہے جب کہ اس کے مقابلے میں تنظیمیں اور مجرم بھی کافی طاقت ور ہوتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ ضرور وضاحت فرمائیں گے۔

محترم محمد شہباز کھوکھر صاحب! خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی وضاحت طلب بات کا تعلق ہے۔ ہرشن میں عمران کی ہی کامیابی واقعی دعوت نگر دیتی ہے لیکن اگر آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کے کام کرنے کے انداز۔ ان کی مسلسل جدوجہد مان کے مقاصد کی اخلاقی سطح، جذبہ اور خلوص اور ان کے مقابلے میں تنظیموں یا مجرموں کے کام کرنے کے انداز۔ ان کی کارکردگی۔ ان کے مقاصد اور ان کے مقاصد کی اخلاقی سطح جیسے عوامل کا بغور اور مشدد سے مبالغہ سے تجزیہ کریں تو آپ کو خود ہی اس سوال کا جواب مل جائے گا کہ ہرشن میں عمران ہی کیوں کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ دیے ایک بات اور بھی نوٹ کریں کہ کامیابی خود بخود نہیں مل سکتی کامیابی کو باقاعدہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جو نیاں ضلع قصور سے سرفراز نواز علی مسعود اپنے بلورہ صفحات پر نقل خط میں لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول نوجوان نسل کے ہفتہ کردار کی تربیت میں اہم

کردار ادا کر رہے ہیں۔ آج کے دور میں جب ہر طرف فحاشی اور یکس چھیلا ہوا ہے آپ کا یہ فلمی جہاد واقعی اندھیروں میں ایک روشن مینار جیسی اہمیت رکھتا ہے۔ میرے خیال میں تو لاکھوں قاریوں آپ کے ناول خاص طور پر اسی وجہ سے پسند کرتے ہیں کہ آپ کے ناول ہر قسم کی فحاشی، ذہنی جملوں اور سیکسن وغیرہ سے پاک ہوتے ہیں البتہ چند شکایات بھی ضرور ہیں۔ پہلی تو یہ کہ آپ نے طویل عرصے اپنے ناولوں میں ایک ہی سیٹ اپ رکھا ہوا ہے۔ وہی دانش منزل۔ وہی اکیسٹو۔ وہی ٹیم۔ وہی کردار، کبھی کبھی نئے کردار سامنے آتے ہیں تو ایک تو شگوار تبدیلی کا احساس ہوتا ہے لیکن آپ نئے کرداروں کو جلد ہی انڈر گراؤنڈ کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے ناولوں میں ایکشن اور رمانسی ایچادات کا بہت زیادہ سہارا لیا جاتا ہے۔ اسی طرح میک آپ کا استعمال بھی آپ بہت زیادہ دکھاتے ہیں۔ امید ہے آپ میری ان گزارشات پر ضرور توجہ دیں گے۔

محترم سرفراز نواز علی مسعود صاحب! اس قدر بھرپور خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے میری رہنمائی کی ہے۔ اس قدر محنت سے خط لکھا ہے۔ جہاں تک آپ کی شکایات کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ پالیٹیکل سروس کا سیٹ اپ جب کامیابی سے چل رہا ہے تو پھر صرف ذائقہ کی تبدیلی کیلئے حکومتی سطح پر اتنا بڑا سیٹ اپ تبدیل کرنا یقیناً ملکی مفاد کے خلاف ہوگا۔ نئے کردار بھی سامنے آتے رہتے ہیں جہاں تک ان کے انڈر گراؤنڈ جانے کی بات ہے تو ایسا اس لئے

ہو تب کہ اس خلا کو پُر کرنے کیلئے یقیناً نئے کردار سامنے آئیں گے ورنہ اگر دی کردار ہی سہاواں میں آتے رہیں تو پھر نئے کرداروں کی گنجائش ہی ختم ہو جاتی ہے۔ ایکشن اور سسپنس کی کمی بیشی کے سلسلے میں پہلے بھی میں کئی بار لکھ چکا ہوں کہ یہ دونوں عناصر مشن کی ساخت کے مطابق کم یا زیادہ ہوتے رہتے ہیں۔ جہاں تک سائنسی ایجادات کا تعلق ہے تو اس بے پناہ تیز سائنسی ترقی کے دور میں اب عمران اور اس کے ساتھی پتھر کے دور کے لوگ تو نہیں بن سکتے جبکہ مقابل میں مجرم اور مجرم تنظیمیں جدید ترین سائنسی ایجادات کا بے دریغ استعمال کر رہی ہوں۔ اس جدید سائنسی دور میں سائنس سے ہٹ کر تو زندگی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ میک آپ کا استعمال بھی ضرورت کے مطابق ہی کیا جاتا ہے ورنہ آپ نے کبھی یہ نہیں دیکھا ہوگا کہ عمران اور اس کے ساتھی صرف تفریح طبع کیلئے میک آپ کرتے رہیں۔ جہاں مشن کی تکمیل کے لئے میک آپ کی ضرورت ہوتی ہے وہیں میک آپ کا استعمال سامنے آتا ہے۔ امید ہے اس وضاحت کے بعد آپ کی شکایات کا ازالہ ہو جائے گا اور آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام  
آپ کا مخلص  
منظر کلیم ایم۔ اے۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود ایک سائنسی رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔  
"سلیمان..... عمران نے اہتائی سنجیدہ لہجے میں سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"جی صاحب..... دوسرے لے سلیمان نے منگھٹ دوم کے دروازے سے جواب دیا۔ وہ واقعی کسی جن کی طرح فوری طور پر مسس ہو گیا تھا۔

حافظہ فون سنوار جو پوچھے اسے کہ دو کہ صاحب آج فون سننے کے سلاؤ میں نہیں ہیں..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔ جب کہ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران چونکہ اہتائی پیچیدہ سائنسی تحقیقاتی مضمون پڑھنے میں مصروف تھا اس لئے وہ اپنی توجہ نہ ہٹانا چاہتا تھا۔

”جی صاحب..... سلیمان نے اس کے موڈ کو سمجھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر ہنس نے رسیور اٹھالیا۔

”سلیمان بول رہا ہوں..... سلیمان نے فون اٹھاتے ہی کہا۔

”عمران سے بات کراؤ..... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی غصیلی آواز سنائی دی تو سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔

”کس۔ سلام بڑی بیگم صاحبہ۔ وہ۔ صاحب آج..... سلیمان

نے بو کھلائے ہوئے لہجے میں کہنا شروع ہی کیا تھا کہ عمران نے جھپٹ کر اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔ کتاب اس کے ہاتھ سے جھوٹ گئی تھی۔ کیونکہ سلیمان کی بو کھلاہٹ اور بڑی بیگم صاحبہ کے الفاظ سننے

ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ کس کا فون ہے اور اسے یقین تھا کہ اگر سلیمان نے یہ کہہ دیا کہ عمران کا فون سننے کا سوڈ نہیں ہے تو پھر جو قیامت برپا

ہوگی اور زلزلہ آنے کا شے عمران کی گتہ سنبھال سکتا۔ اس لئے

اس نے سلیمان کا فقرہ مکمل ہوئے سے پہلے ہی اس کے ہاتھ سے فون جھپٹ لیا تھا۔

”اماں بی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ..... عمران نے

چھپتے ہی بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا۔

”وعلیکم السلام صیتے رو۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ

بوڑھا آدمی جہاز اڑا چکا ہو اور کچھ بھی آگیا تھا۔ غریب سادہ آدمی ہے میں نے اس سے پوچھا بھی کہ وہ تم سے کیوں ملنا چاہتا ہے تو اس نے صرف ہنسا ہی بتایا ہے کہ وہ ایک نیک کام کے سلسلے میں تم سے ملنا چاہتا ہے۔

مجھے یہ سن کر بے حد خوشی ہوئی کہ اب نیک کام کے لئے لوگ تم سے ملنے ہیں۔ میں نے اسے ڈرائیور کے ساتھ جہاز پر بھجوا دیا ہے اور فون اس لئے کیا ہے کہ خبردار اگر تم نے کسی نیک کام کے سلسلے میں انکار کیا..... اماں بی کی شفقت بھری آواز آخر میں آکر غصیلی ہو گئی تھی۔

”نیک کام کیا ہوتا ہے اماں بی..... عمران نے حیران ہو کر بے ساختہ لہجے میں پوچھا۔

”کیا مطلب کیا تم نیک کاموں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ کیوں..... اماں بی کے لہجے میں نکتہ جلال سا آگیا تھا۔

”اوہ۔ اچھا اچھا میں سمجھ گیا اماں بی۔ آپ فکر نہ کریں ایک تو کیا میں ایک چھوٹا نیک کام کرنے کے لئے تیار ہوں۔ آخر آپ جیسی دیندار

خاتون کا بیٹا ہوں..... عمران نے جان بوجھ کر کہا کیونکہ وہ اماں بی کے موڈ سے واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اماں بی دین کے معاملے میں کس قدر حساس واقع ہوئی ہیں۔

”اماں بی! میں نے تو میں نے اسے جہاز سے پاس بھیجا ہے۔ اچھا خدا حافظ..... اماں بی نے خوش ہو کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی

رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”یہ نیک کام کیا ہوتا ہے سلیمان تم ہی کچھ بتا دو..... عمران نے رسیور رکھ کر سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا جو کچھ اسکا سر اڑا رہا تھا۔

”جی ہاں عمران صاحب کافلیٹ ہے۔ آئیے تشریف لیتے۔“ سلیمان کی بڑی مودبانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ سلیمان اس قدر مودبانہ انداز میں کیوں بول رہا ہے کیونکہ آنے والے کو بڑی بیگم صاحبہ نے بھجویا ہے۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان ایک بزرگ آدمی کے ساتھ چلتا ہوا سنگ روم میں آگیا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ بزرگ خاصی عمر کے تھے۔ ان کی سفید دلائی تھی۔ جسم خاصا کمزور تھا۔ جسم پر سادہ سا لباس تھا اور سوتی کپڑے کی قمیض انہوں نے پہن رکھی تھی سر روٹھی قلعی لبتی بھر چڑھے ہوئے تھے۔ ہاتھ کی سی طاری تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کافی دیر تک روتے رہے ہوں۔

”السلام علیکم.....“ بزرگ نے اندر داخل ہوتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور مختصاف کے لئے ہاتھ بڑھادیا۔

”وعلیکم السلام جناب آپے تشریف رکھئے.....“ عمران نے بڑے نگر محوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر انہیں بڑے ادب سے ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

”سلیمان صاحبہ! آؤ.....“ عمران نے سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”جی اجھا.....“ سلیمان نے جواب دیا اور خاموشی سے مڑ کر واپس چلا گیا۔

”میں آپ کے پاس ایک خاص کام سے آیا ہوں.....“ بزرگ نے وہ جتنی سنجیدہ جے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میرا خیال ہے کہ وہ بوڑھا کسی مسجد کے لئے چندہ مانگنا چاہتا ہوگا.....“ سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اگر یہ بات ہوتی تو اماں بی اے مجھ سے زیادہ دے دیتیں۔“ جنہیں معلوم تو ہے کہ ان معاملات میں وہ کتنی فیاض ہیں۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی دینی جلسہ وغیرہ کرنا چاہتا ہو اور کسی نے اسے بتا دیا ہو کہ ایسے دینی جلسے کی صدارت کئے لئے اس بورڈے دار الحکومت میں آپ سے بڑھ کر کوئی دینی شخصیت نہیں ہو سکتی۔“ سلیمان نے جواب دیا۔

”اس بات میں کوئی شک تو نہیں ہے بشرطیکہ صدراعظم کے بعد عطیہ وغیرہ نہ دینا پڑتا ہو.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال میل بجنے کی آواز سنائی دی۔

”وہ بزرگوار پہنچ گئے ہیں شاید.....“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سلیمان سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور سنگ روم کے دروازے سے باہر نکل گیا۔

”لوگ بھی نہ جانے کہاں کہاں پہنچ جاتے ہیں۔“ اچھا خاصا سا بیسی معجون پڑھ رہا تھا.....“ عمران نے کتاب اٹھا کر اسے بند کر کے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اسی لمحے اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی۔

"لیکن آپ نے میری والدہ سے تو یہ کہا تھا کہ آپ کسی نیک کام کے سلسلے میں مجھ سے ملنا چاہتے ہیں..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ناگواری موجود تھی۔

"جی ہاں میں نے درست کہا تھا۔ کسی ملک دشمن کا خاتمہ نیکی کا ہی کام ہے..... باسط علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ ملک دشمن یقیناً انسان ہوگا اور میرے پاس کون سا اختیار ہے کہ میں کسی انسان کو قتل کر دوں؟..... عمران نے قدرے نھیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن مجھے تو بتایا گیا تھا کہ آپ ملک دشمنوں کا فوری خاتمہ کر دیتے ہیں..... باسط علی نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کس نے بتایا ہے کہ میں یہ کام کرتا ہوں؟..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ اس لئے سلیمان ٹرائی دھکیلتا ہوا اندر چل ہوا۔ سلیمان نے خاموشی سے جانے کے دوکپ میز پر رکھنے کے ساتھ ٹرائی سے سٹیکس بھی نکال کر میز پر رکھ دیئے۔

"آپ کی اس مہمان نوازی کا بے حد شکریہ لیکن میں صرف چائے مانگا..... باسط علی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چائے کی لیٹھالی اور اسے منہ سے لگایا۔ سلیمان خالی ٹرائی ایک طرف رکھ کر خاموشی سے واپس چلا گیا۔ باسط علی نے مسلسل چائے پینا شروع کر دی۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ وہاں آیا ہی صرف چائے پینے لئے ہو۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔

"بھلے آپ اپنا تعارف کرا دیجئے تاکہ بات چیت میں آسانی رہے..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام باسط علی ہے اور میں محکمہ دفاع سے بطور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ریٹائر ہوا ہوں۔ میری کوئی اولاد نہیں ہے۔ ایک بیٹے کو گود لے کر پالا تھا وہ اب پاکیشیا سے باہر ایک مغربی ملک میں نوکری کر رہا ہے۔ اس نے شادی بھی نہیں کر لی ہے اور وہ وہاں خوش ہے۔ میری بیگم چند سال پہلے وفات پا گئی ہیں۔ اس لئے اب میں یہاں اکیلا ہوں جاشی بازار کے عقب میں جاشی محلے کے ایک چھوٹے سے مکان میں میری رہائش ہے..... بزرگ باسط علی نے پوری تفصیل سے اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

"جی اب فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں؟..... عمران نے کہا۔

"میں ایک ملک دشمن کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں..... بزرگ نے اجتنائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ملک دشمن کا خاتمہ کیا مطلب؟..... عمران باسط علی کی بات سن کر بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ باسط علی اس قسم کی بات کریں گے۔

"میں اپنی بات دوبارہ عرض کر دیتا ہوں میں ایک ملک دشمن کا خاتمہ کرانا چاہتا ہوں..... بزرگ نے اسی طرح اجتنائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس آدمی کا نام مانٹو ہے اس کا تعلق ملک سوانکا سے ہے لیکن وہ یہاں کافی عرصے سے رہ رہا ہے۔“ ..... باسط علی نے جواب دیا۔  
 ”آپ نے میری اس بات کا جواب نہیں دیا کہ آپ اس مانٹو کو ملک دشمن کیسے کہہ رہے ہیں۔“ ..... عمران نے کہا۔

”کیونکہ یہ شخص ایک مجرم تنظیم کا آلہ کار ہے اور یہاں یہ مجرم تنظیم پاکیشیا کے اہم دفاعی رازچوری کر رہی ہے اور اس کا اصل کردار یہی مانٹو ہے۔ اگر مانٹو کو ہلاک کر دیا جائے تو پاکیشیا کے بہت سے اہم دفاعی رازچور جانیں گے۔“ ..... باسط علی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کو کیسے ان ساری باتوں کا علم ہوا ہے۔“ ..... عمران نے ہونٹ پیچھے ہٹے ہوئے کہا۔

”میرا اس محکمہ کے آدمیوں سے رابطہ رہتا ہے اس لئے مجھے کسی نہ کسی طرح اطلاع مل جاتی ہے۔ لیکن میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔“ ..... باسط علی نے جواب دیا۔

اس کا پورا پورا پتہ بتا دیں۔ میں پہلے چیک کروں گا اس کے بعد وہیں گا کہ آپ کا کام کیا جانے یا نہیں۔“ ..... عمران نے ایک طویل ماس لیٹے ہوئے کہا۔

”جائشن مارکیٹ میں اس کا ہوٹل ہے۔ سوانکا ہوٹل۔ اس کا وہ ٹک ہے۔“ ..... باسط علی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے میں دیکھوں گا کہ اس سلسلے میں کیا کر سکتا

”آپ نے مجھ سے پوچھا ہے کہ مجھے آپ کا نام کس نے بتایا ہے۔ یہی بات پوچھی تھی ناں آپ نے۔“ ..... باسط علی نے چائے کی خالی پیالی میں پرکھتے ہوئے ایک بار پھر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 ”جی ہاں۔“ ..... عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”محکمہ دفاع کا ہی ایک رٹائرڈ ملازم ہے۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ ایسے کام کرنے کے آپ ماہر ہیں لیکن وہ آپ کی رہائش کے بارے میں نہ جانتا تھا البتہ اس نے آپ کے والد کی رہائش گاہ کے بارے میں مجھے بتا دیا تھا۔ وہاں آپ کی والدہ سے ملاقات ہو گئی اور انہوں نے مجھے یہاں بھجوا دیا۔“ ..... باسط علی نے جواب دیا۔

”آپ نے میری والدہ کو اس کام کی تفصیل بتائی تھی۔“ ..... عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔

”نہ انہوں نے پوچھا اور نہ میں نے بتائی۔ میں نے ان سے آپ کا پتہ پوچھا انہوں نے کہا کہ مجھے آپ سے کیا کام ہے۔ میں نے انہیں کہہ کر ایک نیکی کا کام ہے اور ایک نیک شخصیت کے حوالے سے میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ کیا مجھے کسی رقم وغیرہ کا ضرورت تو نہیں اگر ایسا ہے تو وہ خود اس کا انتظام کر سکتی ہیں۔ میں نے انہیں کہا کہ نہیں مجھے کسی رقم کی ضرورت نہیں ہے۔ جس انہوں نے مجھے یہاں بھجوا دیا۔“ ..... باسط علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 ”وہ آدمی کون ہے جسے آپ ملک دشمن کہہ رہے ہیں اور اس کا ثبوت ہے۔“ ..... عمران نے اس بار ایک طویل ماس لیٹے ہوئے



و "یس باس اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ  
 و آل کہہ کر ٹرائسمیز آف کر دیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا اور اس  
 و نے چائے کے برتن سمیٹنے شروع کر دیے۔ عمران نے ایک نظر اس کی  
 . طرف دیکھا اور پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب اٹھالی۔

ہوں..... عمران نے کہا۔  
 "بے حد شکریہ اب مجھے یقین ہے کہ یہ کام ہو جائے گا۔ اچھا خدا  
 حافظ....." باسط علی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے اس نے عمران کو  
 سلام کیا اور اسی طرح تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر چلا گیا۔ اس  
 کے قدموں کی آواز راہداری میں گونجی رہی سبھلے دروازہ کھلنے اور پھر  
 بند ہونے کی آواز سنائی دی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس  
 لیا۔ وہ کرسی سے اٹھا اور اس نے عقبی الماری کھول کر اس میں سے  
 ٹرائسمیز نکالا اور دوبارہ کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ اس نے اس پر ٹائیگر کی  
 فریکوئنسی اینڈ جسٹ کی اور پھر بین آن کر دیا۔  
 "ہیلو ہیلو عمران کالنگ اوور"..... عمران نے کال دینا شروع کر  
 دی۔

"یس ٹائیگر اسٹننگ باس اوور"..... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز  
 سنائی دی۔

"تم اس وقت کہاں موجود ہو اوور"..... عمران نے پوچھا۔

"پلیسز کلک میں باس اوور"..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

"جاشن مارکیٹ میں ایک ہوٹل ہے سو اٹکا ہوٹل۔ اس کے مالک  
 کا نام ہانفو ہے۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ یہ ہانفو کسی مجرم تنظیم کا آلہ کار  
 ہے اور پاکیشیا کے اہم دفاعی راز چوری کرنے میں ملوث ہے۔ تم اس  
 بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے اطلاع دو اوور"۔ عمران نے کہا

”اوہ یہ تو واقعی اہم خبر ہے لیکن کس طرح پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ  
اجتنابی اہم مسئلہ ہے۔..... اس بار باس کے لہجے میں بھی جوش کا عنصر  
موجود تھا جیسے اسے بھی یہ خبر سن کر اجتنابی مسرت ہوئی ہو۔

”آپ کو تو معلوم ہے کہ مافھو کافی عرصے سے اس فائل پر کام کر رہا  
تھا لیکن یہ فائل جس آدمی کے قبضے میں تھی وہ کسی قیمت پر اس کی  
کاپی دینے کے لئے تیار نہ تھا لیکن مافھو اپنے کام میں لگا رہا۔ پھر مافھو کو  
معلوم ہوا کہ اس آدمی کا لڑکا جو اکیلے ہے اور اس جوئے کے سلسلے میں  
دھبہاں کے ایک جراثیم پیشہ گروہ کا مقروض ہو چکا ہے اور یہ قرض اس  
قدر ہے کہ جو کسی صورت ادا نہیں ہو سکتا تھا اور اس جراثیم پیشہ گروہ  
نے اسے قتل کرنے کی دھمکی دی ہے اور وہ لڑکا سخت پریشان ہے۔  
چنانچہ مافھو نے اس لڑکے سے رابطہ کیا اور اسے بتایا کہ وہ اس کا قرض  
ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنے باپ سے تحریری ایکس فائل کی کاپی لا کر  
اس کے حوالے کر دے لیکن اس لڑکے نے بتایا کہ اس کا باپ ان  
معاملات میں بے حد سخت ہے لیکن جب مافھو نے اسے بتایا کہ اگر اس  
نے فائل حاصل نہ کی اور رقم ادا نہ کی تو یہ مجرم گروپ اسے گولی مار  
دے گا تو اس لڑکے نے کہا کہ وہ کوشش کرے گا اور آج اس لڑکے  
نے اطلاع دی ہے کہ وہ یہ کام کرنے کے لئے تیار ہے۔..... سوراج  
نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کس طرح کہیں وہ مافھو کو بے وقوف نہ بنا رہا ہو۔..... باس نے  
ہونٹ ہچکاتے ہوئے کہا۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ایک لطیف  
شعیم غیر ملکی بے اختیار چو تک پڑا۔ اس کے چہرے پر قدیریے ناگواری  
کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ دروازے سے ایک نوجوان اندر داخل ہو  
رہا تھا جس کے چہرے پر جوش کے شدید تاثرات نمایاں تھے۔  
”باس باس کام ہو گیا۔ کام ہو گیا۔..... آنے والے نے اجتنابی  
جو شیلے لہجے میں کہا۔

”اطمینان سے بیٹھ جاؤ سوراج اور مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے۔..... کرسی  
پر بیٹھے ہوئے باس نے سنجیدہ اور باوقار لہجے میں کہا تو نوجوان جیسے  
سوراج کے نام سے پکارا گیا تھا کرسی پر بیٹھ گیا۔

”باس ابھی ابھی مافھو نے اطلاع دی ہے کہ اس نے تحریری ایکس  
فائل کا سودا کر لیا ہے۔ یہ فائل ہمیں آج ہی مل سکتی ہے۔“ سوراج  
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں باس اس لڑکے نے جی فہانت سے کام کیا ہے۔ اس نے باپ کے کانفیڈنشل باکس سے چابی چوری کی اور پھر اس کی نقل بنوا کر اس نے چابی واپس رکھ دی۔ وہ چونکہ دفتر میں آتا جاتا رہتا ہے اس لئے دفتر والے اس سے واقف ہیں۔ وہ وہاں گیا تو اس کا باپ کسی میٹنگ کے سلسلے میں مصروف تھا۔ اس نے اس کی خصوصی الماری کھولی اور اس میں سے وہ فائل اٹھالی اور پھر الماری بند کر کے وہ فائل سمیت واپس آگیا۔ پھر اس نے یہ عقل مندی کی کہ اس فائل کی فوٹو سٹیٹ کرائی۔ اس کے بعد اس نے فائل واپس جا کر الماری میں رکھ دی اور اسے بند کر دیا۔ اس طرح کسی کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکا کہ اس فائل کی کاپی ہو چکی ہے۔ اب وہ کاپی اس لڑکے کے پاس ہے۔ اس نے یہ ہوشیاری کی ہے کہ فائل کے پہلے دو صفحے ماسٹو کو دیئے ہیں اور باقی فائل اس نے کسی خفیہ لاکر میں رکھوا دی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ماسٹو اسے رقم دے تو وہ اس لاکر کی چابی اس کے حوالے کر دے گا اور ماسٹو وہاں سے فائل حاصل کر لے۔" سوراج نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"او کے اسے فوراً ادا ہو گئی کرو اور فائل لے آؤ میں اس دوران چیف سے بات کرتا ہوں۔" باس نے کہا تو سوراج سہلانا ہوا اٹھا اور جس تیزی رفتاری سے آیا تھا اسی تیز رفتاری سے واپس چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی باس اٹھا اور اس نے عقلمندی میں موجود الماری کھولی اس کے نچلے خانے میں ایک خاصا بڑا لیکن جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ لیکن یہ ٹرانسمیٹر کسی کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بشن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ٹرانس لانگ اور۔" باس نے جھج بھج بدل کر کال دیتے ہوئے کہا۔

"ہیں منڈوپ اسٹونگ یو اور۔" چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لہجے میں بے پناہ کرشماتی تھی۔

"تمہاری ایکس کی کاپی مل گئی ہے چیف اور۔" ٹرانسمانے کہا۔ "اوہ کس طرح اور۔" دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا تو ٹرانسمانے سوراج کی بتائی ہوئی تفصیل کو مختصر لفظوں میں دوہرا دیا۔

"گڈ شو۔ سہیشل دے سے اسے فوراً ڈیری فارم کے پتے پر ارسال کرو دو اور۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیں چیف اور۔" ٹرانسمانے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اور سنو تم سب بھی فوری طور پر واپس آ جاؤ۔ تاکہ اگر کل کو اس بارے میں کسی کو معلومات مل بھی جائیں تو وہ ٹھک پیدائ کر سکیں

"کتنی رقم میں سودا ہوا ہے۔" باس نے پوچھا۔  
 "پچاس لاکھ روپے میں۔" سوراج نے جواب دیا۔  
 "ماسٹو نے جب تک کر لیا ہے کہ فائل اصل ہے۔" باس نے کہا۔  
 "میں سر آپ کو تو معلوم ہے کہ وہ ان معاملات میں کس قدر ہوشیار ہے۔" سوراج نے جواب دیا۔

اور..... منڈوپ نے کہا۔

”ایسا نہیں ہوگا جیف ہم نے پہلے ہی اس کا انتظام کر لیا تھا۔ ہمارے کاغذات بھی جعلی ہیں اور ہم نے نام بھی بدل رکھے ہیں اور طے بھی اور مائٹھو سے ہمارا تعلق صرف کوڈ کی بنا پر ہے اور..... شرما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے پھر بھی احتیاط ضروری ہے اور لینڈ آل“۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور شرما نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک میگزین تھا اور سامنے میز پر چائے کی پیالی رکھی ہوئی تھی۔ چونکہ ان دنوں سیکرٹ سروس کے پاس کوئی کام نہ تھا اس لئے عمران بھی ان دنوں مسلسل مطالعے میں مصروف تھا۔ چونکہ دنیا بھر کے شائع ہونے والے سائنسی اور دوسرے علوم پر میگزین مسلسل اسے پہنچتے رہتے تھے اس لئے جب بھی اسے فرصت ملتی تھی وہ ان کے مطالعہ میں مصروف ہو جاتا تھا لیکن اس کا یہ مطالعہ سلیمان کے لئے عذاب بن جاتا تھا کیونکہ وہ عمران کے لئے چائے بنا بنا کر تنگ آ جاتا تھا لیکن چونکہ عمران مطالعے کے دوران سنجیدہ رہتا تھا اس لئے سلیمان پچارے کو احتجاج کرنے کا بھی موقع نہ ملتا تھا۔ البتہ وہ دل ہی دل میں دعائیں مانگتا رہتا تھا کہ سیکرٹ سروس کو کوئی مشن مل جائے تاکہ اس کی جان اس چائے بنانے کے عذاب سے چھوٹ جائے۔

- ٹھیک ہے جاؤ جب مضمون ختم ہو جائے گا تو میں جا کر ہوٹل سے چائے پی لوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور ایک بار پھر رسالے پر نظریں جمادیں۔

- اگر آپ اجازت دیں تو میں فون کر لوں۔۔۔۔۔ سلیمان نے کہا۔  
- اس میں اجازت کی کیا ضرورت ہے ظاہر ہے بل تم نے ہی ادا کرنا ہے۔ جس قدر جی چاہے کالیں کرو۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سلیمان نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

- میں سلیمان بول رہا ہوں کرم دین بڑی بیگم صاحبہ سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ سلیمان نے اچھائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

- کیا۔ کیا مطلب یہ تم اماں بی سے کیا کہنا چاہتے ہو۔۔۔۔۔ عمران نے لکھت چوتھ کر کہا۔

- میں صرف انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح سے آپ نے کتنی یہیلیاں چائے کی پی ہیں۔۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

- ارے ارے رک جاؤ۔ یہ کیا کر رہے ہو۔ نانسنس۔۔۔۔۔ عمران نے جلدی سے کریڈل دباتے ہوئے فہمیل لہجے میں کہا۔

- کیا ہوا صاحب اس میں کیا عرج ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

- ہونہر تو جہارام مطلب ہے کہ اماں بی جوتی اٹھائے سیدھی فلیٹ

- سلیمان۔۔۔۔۔ عمران نے اچانک سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔  
- جی صاحب۔۔۔۔۔ سلیمان نے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے کہا۔  
- یہ چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ اسے لے جاؤ اور گرم کر کے لے آؤ۔۔۔۔۔ عمران نے اچھائی سنجیدہ لہجے میں کہا اس کی نظریں مسلسل رسالے پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

- بہتر صاحب۔ جب آپ کا یہ مضمون ختم ہو جائے تو مجھے آواز دے دیجئے گا۔۔۔۔۔ سلیمان نے آگے بڑھ کر میز پر پی پی ہوئی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

- مضمون تو بے حد طویل ہے تم چائے گرم کر کے لے آؤ۔۔۔۔۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

- اگر آپ اجازت دیں تو میں جو ہالا کہیں میز پر رکھ دوں اور اس پر چائے رکھ دوں تاکہ آپ کے مضمون ختم ہونے تک یہ گرم رہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے ٹھٹھلے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے رسالہ ایک طرف ہٹایا اور اس طرح سلیمان کو دیکھنے لگا جیسے زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا ہو۔

- کیا مطلب کیا اب تم اتنا سا کام بھی نہیں کر سکتے کہ چائے ٹھنڈی ہو جائے تو اسے گرم کر دو۔۔۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔  
- میں نے چائے گرم کرنے سے تو انکار نہیں کیا لیکن ظاہر ہے مضمون طویل ہے اس لئے اس نے دوبارہ ٹھنڈی ہو جانا ہے۔۔۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

پر پہنچ جائیں اور پھر میرا دماغ کئی روز تک اس قابل ہی نہ رہے کہ میں مطالعہ کر سکوں یہی پلان ہے ناں چہارا..... عمران نے عزاتے ہوئے کہا۔

”بڑی بیگم صاحبہ کا حکم ہے کہ جب آپ دو بیالیسوں سے زیادہ چائے ایک دن میں مانگیں تو انہیں اطلاع دی جائے اور صبح سے اب تک آپ بلا مبالغہ چالیس پیالیاں چائے پی چکے ہیں اور چالیس پیالیاں ہی چالیس بار گرم کر کے دی ہوں گی۔ میں تو صرف تعداد بتانا چاہتا ہوں.....“ سلیمان نے زرب مسلکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا کوئی جواب دیتا۔ فون کی گھنٹی بج اٹھی کیونکہ عمران نے مسلسل کریڈل پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جب کہ رسیور ابھی تک سلیمان کے ہاتھ میں تھا۔ فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے چونک کر ہاتھ ہٹایا اور پھر حیرت کر اس نے سلیمان کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ اماں بی کا فون ہوگا۔ ملازم کرم دین نے انہیں اطلاع دی ہوگی کہ سلیمان کا فون ہے اور جب اماں بی نے رسیور اٹھایا ہوگا تو لائن کٹ چکی ہوگی اور ظاہر ہے اماں بی کو تشویش تو ہوئی ہی تھی اس لئے انہوں نے بی بیہاں فلیٹ پر فون کیا ہوگا۔

”علی عمران بول رہا ہوں.....“ عمران نے بڑے سنجیدہ اور قدرے مودبانہ لہجے میں کہا۔

”یہ سلیمان نے فون کیا تھا۔ کیوں کیا ہوا ہے..... دوسری

طرف سے اماں بی کی پریشان کن آواز سنائی دی۔

”وہ آپ سے چھٹی مانگنا چاہتا تھا۔ کیونکہ میں نے اسے چھٹی دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اب وہ چھٹیاں بہت کرنے لگا ہے.....“ عمران نے جواب دیا۔

”کیوں کیا کرنا ہے اس نے چھٹی لے کر.....“ اماں بی نے پوچھا۔

”کہہ رہا تھا کہ گاؤں جانا ہے۔ میں نے پوچھا بھی یہی کہ کیوں جانا ہے لیکن یہی اس کی صدمہ ہے کہ ایک ہفتے کی چھٹی دی جائے۔ میں نے انکار کر دیا تو اس نے مجھے دھمکی دی کہ وہ آپ کو فون کر کے آپ سے چھٹی لے لے گا.....“ عمران نے کہا۔

”اگر وہ چھٹی مانگ رہا ہے تو اسے ضرور کوئی کام ہوگا۔ وہ جموت نہیں بولتا۔ تم ایسا کرو اسے چھٹی دے دو اور خود یہاں کو ٹھی آ جاؤ۔“

”مجھے..... دوسری طرف سے اماں بی نے جواب دیا۔

”لیکن اماں بی وہ خواہ خواہ چھٹی کرنے لگ گیا ہے۔ کوئی کام نہیں ہے بس دے دیے ہی.....“ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کیونکہ اس کا تو خیال تھا کہ اماں بی خواہ خواہ چھٹی کرنے پر سلیمان کو دانتی لیکن یہاں تو کام ہی اٹھا ہو گیا تھا۔“

”تم میری بات کرنا اس سے میں پوچھتی ہوں کہ وہ کیوں چھٹی کرنا چاہتا ہے.....“ اماں بی نے کہا تو عمران نے مائیک پر ہاتھ رکھ لیا۔

”خبردار اگر اماں بی کو اصل بات بتائی.....“ عمران نے عزاتے

ہوئے کہا اور ساتھ ہی رسیور سلیمان کے ہاتھ میں دے دیا۔

”تم نے اماں بی سے جھوٹ کیوں بولا ہے“..... عمران نے عزائے ہوئے کہا۔

”آپ کو تو معلوم ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولا کرتا۔ آج واقعی مارکیٹ میں یہ بات ہوئی ہے میں نے یہی سوچا تھا کہ وہ آئے گی تو اسے کوٹھی پر چھوڑ آؤں گا“..... سلیمان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اچھا پھر ٹھیک ہے اب جا کر چائے گرم کر کے لے آؤ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ہاں وہ بیگم صاحبہ کو میں نے تعداد بتائی تھی چلو یہ چائے پی لیں پھر کروں گا بات“..... سلیمان نے پیالی اٹھاتے ہوئے کہا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ رسالہ اٹھا کر کھول لیا اور پڑھنا شروع کر دیا کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بجی شروع ہو گئی تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”علی عمران بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“..... دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اسے اب یاد آیا تھا کہ اس نے اس کے ذمے اس مٹھو کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کام لگایا تھا اور پھر مطالعے کے سلسلے میں وہ سرے سے ہی یہ بات بھول گیا تھا اور ٹائیگر نے بھی شاید آج جو تھے روز فون کیا تھا۔

”ہت دن لگا دیئے تم نے رپورٹ دینے میں“..... عمران نے

”السلام علیکم بڑی بیگم صاحبہ آپ کے مزاج کیسے ہیں۔“ سلیمان نے رسیور ہاتھ میں لیتے ہی انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”وعلیکم السلام جیتے رہو۔ عمران بتا رہا ہے کہ تم چھٹی لے کر گاؤں جانا چاہتے ہو کیوں کیا ہوا ہے“..... اماں بی کی شفقت بھری آواز سنائی دی۔ لاؤڈر کی وجہ سے عمران اب ساری گفتگو سن رہا تھا۔

”بڑی بیگم صاحبہ آج میں مارکیٹ گیا تو وہاں گاؤں کا ایک آدمی ملا اس نے بتایا ہے کہ میری بہن کہہ رہی تھی کہ وہ یہاں میرے پاس آئے گی۔ میں نے سوچا کہ اس کے یہاں آنے سے پہلے میں گاؤں جا کر اس سے مل آؤں“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”کیوں اگر وہ یہاں آجائے گی تو کیا ہوگا“..... اماں بی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”ہوگا تو کچھ نہیں بڑی بیگم صاحبہ دراصل صاحب کو پریشانی ہوتی ہے“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”تم ایسا کرنا کہ جب تمہاری بہن آئے تو اسے لے کر میرے پاس آجانا وہ میرے پاس رہے گی گنجے“..... اماں بی نے کہا۔

”اوہ پھر ٹھیک ہے بڑی بیگم صاحبہ بڑی مہربانی“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تو تمہیں چھٹی لینے کی ضرورت نہیں رہی۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور سلیمان نے رسیور رکھ دیا۔

”پھر تم نے اس لڑکے سے پوچھ گچھ کی ہے۔“..... عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”نہیں باس۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اس سے پوچھ گچھ کروں اور اگر کہیں تو اس مانٹھو سے بھی پوچھ لیا جائے۔ ویسے میرا خیال ہے کہ یہ شراب کے کسی سودے کا چکر ہوگا۔“..... ٹائنگر نے کہا۔

”مانٹھو سے زیادہ اس لڑکے سے پوچھ گچھ آسان رہے گی کیونکہ اس مانٹھو کی سرگرمیوں کے بارے میں بھی مجھے حکمہ دفاع کے ایک ریشٹرو دی نے اطلاع دی تھی کہ وہ اہم قومی رازوں کی چوری میں ملوث ہے۔ یہ کسی مجرم تنظیم کا آلہ کار ہے اور اب تم نے بتایا ہے کہ اس لڑکے اب بھی حکمہ دفاع میں ملازم ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ ٹھیک ہے باس پھر تو یہ بات کافی اہم ہے۔ میں معلومات حاصل کر کے آپ کو اطلاع دیتا ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیکن اب یہ کام جلدی ہونا چاہیے۔“..... عمران نے کہا اور رسیور ڈھویا۔ پھر تقریباً دو گھنٹوں بعد ٹائنگر کی کال آگئی۔

”کچھ تہہ چلا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”میں باس اس لڑکے کا باپ حکمہ دفاع میں سب میرین شیعہ کا برٹنڈنٹ ہے۔ وہ انتہائی ایماندار اور اصول پرست آدمی ہے۔ اس لڑکے کو مانٹھو نے کہا کہ وہ اس کا قرض ادا کرے گا اگر وہ اس کے باپ کو تحویل میں ایک فائل جس کا نام تھری ایکس ہے کی نقل اسے لا کر لے۔ سچانچہ اس لڑکے نے باپ کے کانفیڈنشل باکس سے اس کی

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”باس! میں ان دنوں اس کی مسلسل نگرانی کرتا رہا ہوں لیکن باس وہ تو ایک عام ساجرا تم بیٹھ آدمی ہے۔ اس کے ہوٹل میں خفیہ طور پر جو اور غیر ہوتا ہے اور مقامی شراب بھی سپلائی ہوتی ہے۔ ویسے نہ ہی اس سے کوئی غیر ملکی ان چار دنوں میں ملنے آیا ہے اور نہ ہی وہ خود کسی سے جا کر ملا ہے۔ البتہ یہاں کا ایک مجرم گروپ ہے جو جواریوں کو قرضہ وغیرہ دیتا ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ مانٹھو کی وجہ سے انہیں چالیس لاکھ روپے کی رقم اکٹھی موصول ہوئی ہے اور انہوں نے مانٹھو کا شکریہ ادا کیا تھا کہ ان کی ڈوبی ہوئی رقم اس کی وجہ سے مل گئی ہے۔ مجھے جب یہ اطلاع ملی تو میں نے اس گروپ کے سرغنہ سے پوچھ گچھ کی اس نے بتایا کہ حکمہ دفاع کے کسی ملازم جس کا نام اوصاف خان ہے کالاکو اکھیلتا ہے۔ اس نے ان سے بھاری رقمیں لے کر جوئے میں بار دیں۔ تو انہوں نے اسے قتل کی دھمکی دی۔ ان کا خیال تھا کہ وہ گھر سے زبورات وغیرہ چوری کر کے لے آئے گا لیکن اس لڑکے نے اچانک پورے چالیس لاکھ روپے لا کر انہیں دے دیئے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے پاس بھاری رقم تھی جس پر انہوں نے اس سے پوچھا کہ اتنی بھاری رقم اس نے کہاں سے لی ہے تو اس نے انہیں بتایا کہ یہ رقم مانٹھو کے ذریعے اسے ملی ہے اس نے مانٹھو کا ایک کام کیا تھا جس کے معاوضے میں اس نے یہ رقم لی ہے۔ اس پر اس سرغنہ نے مانٹھو کا شکریہ ادا کیا۔“..... ٹائنگر نے جواب دیا۔



خصوصی الماری کی چابی چوری کی اور اس کی نقل بنوائی پھر دفتر آکر اس نے جب اس کا باپ میٹنگ میں مصروف تھا۔ اس کی خصوصی الماری کھولی اور اس میں سے فائل نکال کر اس نے اس کی فوٹو سٹیٹ نقل تیار کی اور فائل واپس رکھ دی اور وہ نقل اس نے ماثو کے حوالے کر دی اور اس سے پچاس لاکھ روپے ملے۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے اس لڑکے سے کیسے معلومات حاصل کی ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”میں نے اسے ایک جوئے خانے میں جا کر گھیرا تھا اور معمولی سے تشدد پر اس نے ساری تفصیل بتادی۔۔۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔  
”ٹھیک ہے میں پہلے اس فائل کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کر لوں پھر اگر ضروری ہو تو میں تمہیں ٹرانسمیٹر کال کر لوں گا۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور کریڈل دبا دیا اور پھر تیزی سے منبر ڈاکٹر کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے ٹو سیکرٹری خارجہ۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرے طرف سے سر سلطان کے پی اے کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں سر سلطان سے بات کراؤ۔۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ییس سر۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے موبائل لہجے میں کہا گیا۔  
”ہیلو سلطان بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد سر سلطان کی آواز

سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں، جناب آپ سیکرٹری دفاع کو فون کر کے اپنے طور پر معلوم کریں کہ ان کے سب میرین شیعے میں فائل تھری ایکس کی کیا تفصیل ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

”کیا بات ہے۔ خیریت ہے تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو۔۔۔۔۔ سر سلطان نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”ایسی پریشانی والی کوئی بات نہیں ہے گذشتہ کئی روز سے مطالعے میں مصروف ہوں اس لئے دماغ خشک ہو گیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”ساتسی رسالے پڑھ رہے ہو گے۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔  
”قاہر ہے اب میں نے آپ کی طرح وہ تصویروں والے رسالے تو نہیں پڑھتے۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”جب میری عمر میں پہنچ جاؤ گے تو شاید ایسے رسالے بھی پڑھنا شروع کر دو۔“ ایسے میرا ایک مشورہ ہے۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔  
”واقعی اب آپ کی عمر ایسی ہے کہ آپ مشورے دے سکتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سر سلطان بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑے۔

”بڑا بے ضرر سا مشورہ ہے اور وہ یہ کہ یہ ساتسی رسالے تم باہد روم میں شادور کے نیچے بیٹھ کر پڑھا کر دو۔۔۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور

ہوں۔..... عمران نے رسیور اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ فون سر سلطان کا ہوگا۔

”ظاہر بول رہا ہوں عمران صاحب یہ زور شاور کیا ہوتا ہے۔“ دوسری طرف سے بلیک زیرو کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”ارے تم۔ میں سمجھا سر سلطان کا فون ہوگا۔ یہ شاور والا سلسلہ ان سے ایچ تھا۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سر سلطان کی خوبصورت بات دہرا دی تو بلیک زیرو بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”سر سلطان جب موڈ میں ہوں تو واقعی انتہائی دلچسپ اور خوبصورت باتیں کرتے ہیں۔ بہر حال میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ حکومت سوانکا سے ایک آفیشل لیٹر موصول ہوا ہے۔ یہ لیٹر سوانکا کے سپیشل انوسٹی گیشن ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ کی طرف سے ہے۔ لیٹر کے مطابق ان تک یہ اطلاعات پہنچیں ہیں کہ سوانکا کا کوئی غفیہ مجرم گروپ پاکیشیا کے دفاعی رازچوری کرنے اور انہیں کسی اور ملک کے ہاتھ فروخت کرنے کی کارروائی میں ملوث ہے۔ لیکن اس بارے میں تفصیلات انہیں نہیں مل سکیں اس لئے انہوں نے ہمیں صرف اطلاع دی ہے کہ ہم اس سلسلے میں پاکیشیا میں ضروری احتیاطیں کر لیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ جیسے ہی انہیں تفصیلات ملیں وہ ہمیں ٹرانسفر کر دیں گے۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ خاصا اہم لیٹر ہے مجھے بھی اسی قسم کی اطلاع ملی ہے اور اس

عمران سر سلطان کی اس خوبصورت طنز پر بے اختیار کھکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ سر سلطان نے دفاعی خطی کا علاج بتایا تھا۔

”واقعی بے ضرر سانچہ ہے لیکن مسلسل شاور کے نیچے بیٹھنے کے بعد آپ سے ملاقات کسی ہسپتال میں ہی ہوگی۔..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ارے وہ کیوں۔..... سر سلطان نے چونک کر کہا۔ وہ شاید آج پورے موڈ میں تھے۔

”اس لئے کہ مسلسل پانی اگر دماغ پر پڑتا رہا تو پھر ظاہر ہے ہسپتال میں ہی ملاقات ہوگی۔..... عمران نے جواب دیا۔

”میں نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ تم شاور چلا بھی لینا۔..... دوسری طرف سے سر سلطان نے جواب دیا اور عمران ایک بار پھر کھکھلا کر ہنس پڑا کیونکہ آج واقعی سر سلطان حاوی تھے۔

”میرا خیال ہے کہ میرے دماغ کی خطی کا آپ کے ذہن کی تری سے کوئی خاص رابطہ ہے۔..... عمران نے کہا تو سر سلطان ہنس پڑے۔

”اوکے میں معلوم کرتا ہوں اس قائل کے بارے میں۔..... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”یہ بزرگ بھی اگر موڈ میں آجائیں تو کان کترنے لگتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”میں علی عمران ایم ایس، سی ڈی ایس سی (آکسن) زور شاور بول رہا

سلسلے میں میں نے سرسلطان کو فون کیا تھا۔ تم ایسا کرو کہ اس سربراہ کو براہ راست فون کر کے اس سے مزید تفصیلات معلوم کرو۔ عمران نے اس بار اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں۔“..... بلیک زرو نے جواب دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا لیکن اب اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ باطل علی کی اطلاع اب واقعی اہمیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”سلطان بول رہا ہوں بیٹے۔ میں نے سیکرٹری دفاع سے بات کی ہے۔ انہوں نے بتایا ہے کہ تحری ایکس فائل دراصل پاکیشیا میں بنائی جانے والی ایک خاص قسم کی سب میرین کے ابتدائی خاکوں پر مشتمل ہے لیکن جب ان خاکوں کی مدد سے مزید ریسرچ کی گئی تو یہ سارا پراجیکٹ ہی ناقابل عمل قرار پایا۔ اس لئے یہ منصوبہ ناکام قرار دے کر ختم کر دیا گیا ہے البتہ اس کا لیڈ چونکہ بروقت جاری نہیں ہو سکا تھا اس لئے فائل ابھی تک سیکشن میں موجود تھی۔ ورنہ اسے سرکاری طور پر جلادیا جاتا۔“..... سرسلطان نے جواب دیا۔

”آپ ایسا کریں کہ یہ فائل وہاں سے منگوا کر مجھے یہاں فلیٹ پر بھجوا دیں۔ میں خود دیکھنا چاہتا ہوں کہ یہ کیسا پراجیکٹ تھا اور اسے کیوں ناقابل عمل اور ناکام قرار دیا گیا ہے۔“..... عمران نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

”دزارتوں میں تو ایسا ہوتا رہتا ہے عمران بیٹے۔ مختلف قسم کے منصوبے اور پراجیکٹس کے خاکے تیار کئے جاتے ہیں لیکن جب ان پر مزید ریسرچ ہوتی ہے اور وہ کسی بھی وجہ سے غیر اہم، ناقابل عمل یا غیر مفید ثابت ہوتے ہیں تو انہیں ترک کر دیا جاتا ہے۔ تم اس فائل میں اتنی دلچسپی کیوں لے رہے ہو۔“..... سرسلطان کے لہجے میں حیرت تھی۔

”مجھے اس سرکاری روٹین کا علم ہے لیکن یہ اطلاعات مل رہی ہیں کہ اس فائل کے پیچھے ایک اور ملک کی تنظیم کام کر رہی ہے اس لئے لاحالہ اس کی کسی نہ کسی طور پر تو حیثیت موجود ہے۔ میں وہی دیکھنا چاہتا ہوں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے میں ابھی منگوا کر تمہیں بھجواتا ہوں۔“..... سرسلطان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

”سلیمان میں دانش منزل جا رہا ہوں۔ سرسلطان کی طرف سے فائل کا پیکیٹ آنے لگا وہ تم نے خود دانش منزل پہنچانا ہے۔“..... عمران نے سلیمان کو اپنی آواز میں ہدایت دیتے ہوئے کہا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا راہداری سے گزر کر بیردنی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

تھی جب کہ کپڑاؤں پر اس کے لحاظ سے صدیوں پرانا لگتا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بریف گیس تھا۔ اس کے عقب میں ایک خوبصورت نوجوان لڑکی تھی جس کے ہاتھ میں ایک کاپی پکڑی ہوئی تھی۔ آنے والا علیحدہ رکھی ہوئی کرسی پر آکر بیٹھ گیا جب کہ نوجوان لڑکی اس کے ساتھ ذرا پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی البتہ اس نے کاپی کھول لی تھی۔ اس نے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا بال پوائنٹ پکڑا ہوا تھا۔

”مسٹر ساؤج رپورٹ تیار ہو گئی ہے“..... آنے والے نے چند لمحے تک چاروں کو غور سے دیکھنے کے بعد اپنے دائیں ہاتھ پر بیٹھے ہوئے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہیں مسٹر نارمن“..... اس آدمی نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندر دینی جیب سے ایک پھولا ہوا لفافہ نکال کر نارمن کی طرف بڑھا دیا۔

”رپورٹ کا نتیجہ لکھوائیں“..... نارمن نے میز پر رکھا ہوا بریف کیس کھولتے ہوئے ساؤج سے کہا۔

”یہ منصوبہ ناقابل عمل ہے“..... ساؤج نے سپاٹ لمحے میں جواب دیا تو لڑکی نے اس کا بولا ہوا فقرہ کاپی پر لکھ لیا۔

”کیا یہ حتی رپورٹ ہے“..... نارمن نے اس بار ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”ہاں“..... ساؤج نے جواب دیا۔

”اوکے آپ جاسکتے ہیں“..... نارمن نے کہا اور ساؤج کرسی سے

بڑے سے ہال کمرے میں ایک بڑی سی بیضوی میز رکھی ہوئی تھی جس کے گرد ادنیٰ پشت کی چار کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک سائیا پر ایک کرسی علیحدہ موجود تھی۔ ان چاروں کرسیوں پر چار افراد موجود تھے لیکن وہ اپنے لباس اور چہروں مہروں سے مفکر یا سائنس دان لگتے تھے۔ چاروں ہی ادھیڑ عمر تھے۔ ان سب کی آنکھوں پر موٹے موٹے فریموں کی نظری عینکیں موجود تھیں اور وہ سب ایک دوسرے سے ہا نیاز اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے ان کا انداز ایسا تھا جیسے وہ اپنے آپ کو اس کمرے میں اکیلا محسوس کر رہے ہوں۔ قومیت کے لحاظ سے و اکیری لگتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد اس بڑے ہال میں کمرے کے وسط میں موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر بھی موٹے فریم کی عینک موجود تھی اور جسم پر بڑے بڑے خانوں والا تھری پیس سوٹ تھا۔ لیکن لباس کی وضع قطع خاصی جدید

انقلابی لہجہ ابھی ثابت ہو سکتی ہے۔..... شلار نے جواب دیا تو نارمن کے چہرے پر بے اختیار ایک اطمینان بھری مسکراہٹ رنگنے لگی۔  
 "آپ کی رپورٹ"..... نارمن نے کہا تو شلار نے جیب سے ایک سرخ رنگ کی مٹری ہوئی فائل نکال کر نارمن کی طرف بڑھا دی۔

"اس میں میں نے ان ضروری تبدیلیوں اور ان سے نکلنے والے ممکن نتائج کے بارے میں ابتدائی خاکہ دے دیا ہے۔ اگر آپ نے اسے اپروڈ کر دیا تو پھر اس پر تفصیلی ریسرچ ہو سکے گی۔..... شلار نے فائل دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں تو حتمی نتائج چاہئیں تھے اور آپ کے گروپ کو انتہائی بھاری معاوضہ بھی ادا کیا گیا تھا۔..... نارمن نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"یہ کام خاصا طویل ہے۔ اس پر ریسرچ مکمل ہونے میں اور اسے مکمل فارمولے میں تبدیل کرنے میں کم از کم ایک ماہ لگ سکتا ہے۔ یہ انتہائی پیچیدہ سائنسی کام ہے اس کا معاوضہ بھی آپ حیرت من صاحب سے علیحدہ طے کریں گے۔..... شلار نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔  
 "ٹھیک ہے آپ کے حیرت من سے بات ہو جائے گی۔ آپ جا سکتے ہیں۔..... نارمن نے کہا تو شلار خاموشی سے اٹھا اور واپس چلا گیا۔

جب وہ کمرے سے چلا گیا تو نارمن کرسی سے اٹھا۔ اس نے فائل اور تینوں لفافے اس بریف کیس میں رکھے۔ بریف کیس بند کیا اور پھر اسے اٹھا کر وہ بھی اسی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

اٹھا اور خاموشی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔  
 "آپ میں سے جس کے پاس یہی نتیجہ ہو وہ لکھوا کر اور رپورٹ دے کر جا سکتے ہو۔..... نارمن نے باقی تین افراد کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہماری رپورٹ کے مطابق منصوبہ ناقابل عمل نہیں ہے لیکن غیر مفید ہے۔ اس سے وہ مطلوبہ نتائج حاصل نہیں کیے جا سکتے جو نکلنے چاہئیں۔..... ایک اور آدمی نے جیب سے لفافہ نکال کر نارمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور نارمن نے سر ہلاتے ہوئے لڑکی کی طرف دیکھا جس کا قلم تیزی سے کاپی پر چل رہا تھا۔  
 "ٹھیک ہے شکریہ۔..... نارمن نے کہا اور وہ آدمی اٹھ کر خاموشی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر نارمن ہماری بھی یہی رپورٹ ہے کہ یہ منصوبہ ناقابل عمل ہے۔..... تیسرے آدمی نے جیب سے لفافہ نکال کر نارمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔  
 "ٹھیک ہے آپ بھی جا سکتے ہیں۔..... نارمن نے سپاٹ لہجے میں کہا اور وہ آدمی اٹھ کر مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کیا کہتے ہیں مسٹر شلار..... نارمن نے جو تھے آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہماری رپورٹ ان سب سے مختلف ہے۔ یہ منصوبہ ضروری تبدیلیوں کے بعد نہ صرف قابل عمل ہے بلکہ یہ دنیا بھر کے لئے ایک

”شکارِ گرہ تو خاصا با اعتمادِ گرہ ہے۔ اگر یہ ان کی رپورٹ ہے تو اس پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔“

• ہمارا مطلب ہے کہ فیکٹری لگانے سے پہلے خریدار تیار کر لے جائیں۔ نہیں نارمن اس طرح تو فارمولا آؤٹ ہو جائے گا اور ایک بار فارمولا آؤٹ ہو گیا تو پھر ہمارے گروپ کے لئے انتہائی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ دنیا بھر کے ایجنٹ اس فارمولے کے حصول کے لئے

فائل کھولی اور اس میں موجود صفحات پڑھنے شروع کر دیئے پھر اس نے مزید پڑھا ہوا بریف کیس کھولا اور یہ فائل بھی اندر رکھ کر بریف کیس بند کیا اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور دراز سے ایک خصوصی ساخت کا پلاس نکال کر اس نے بریف کیس کے دونوں تالوں کو پلاس کے دونوں سرور میں رکھ کر جب پریس کیا تو دونوں تالوں کی ساخت ہی بالکل بدل گئی۔ اس نے وہ پلاس واپس دراز میں رکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ایک طرف موجود انٹرکام کارسیور اٹھایا اور دو بین پریس کر دیئے۔

”میں باس..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔“  
 ”اربرٹ کو فوراً میرے پاس سمجھو.....“ نارمن نے حکمائہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک خوش پوش نوجوان اندر داخل ہوا۔

”میں باس.....“ نوجوان نے اندر آکر بڑے مؤدبانہ انداز میں نارمن کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

”یہ بریف کیس ولنگٹن ہیڈ کوارٹر چیف تک پہنچانا ہے۔ براہ راست چیف تک.....“ نارمن نے بریف کیس اٹھا کر آنے والے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میں باس.....“ آنے والے نے بریف کیس پکڑتے ہوئے اسی

طرح مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”خیال رکھنا یہ انتہائی قیمتی ہے.....“ نارمن نے کہا۔

نوٹ پڑھیں گے..... باس نے جواب دیا۔

”مگر باس میں نے تو اس لئے اسرائیل کی بات کی تھی کہ وہ بہر حال ہمارے سب سے اچھے گاہک بھی ہیں اور سرپرست بھی.....“ نارمن نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ لیکن بنی ہوئی چیز خریدنا اور بات ہے اور فارمولا حاصل کر لینا اور بات ہے۔ اگر ہم یہودی ہیں تو اسرائیل کے حکام بھی تو یہودی ہیں اس لئے وہ بھی یہ سوچ سکتے ہیں کہ مال خریدنے کی بجائے فارمولا ہی کیوں نہ حاصل کر لیا جائے۔ اس طرح انہیں مسلسل مال خریدنے سے ہی نجات مل جائے گی اور پھر وہ ہتھیار صرف ان کے پاس ہی رہ جائے گا.....“ باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میں باس آپ واقعی بہت گہری بات سوچتے ہیں.....“ نارمن نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”تم رپورٹس سمجھاؤ فوراً.....“ باس نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو نارمن نے رسیور رکھا۔ اسی لئے دروازہ کھلا اور وہی لڑکی اندر داخل ہوئی جو اس کے ساتھ بطور اسسٹنٹ ہال میں گئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک فائل تھی۔

”یہ تیار ہو گئے باس.....“ اس لڑکی نے فائل نارمن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے تم جاؤ.....“ نارمن نے فائل لیتے ہوئے کہا اور لڑکی محاموشی سے مزی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ نارمن نے

نہیں وہ مجھ تک نہیں پہنچی جب کہ ہمارے اس کام کی وجہ سے مجھے اب خاصی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ لیکن یہ تو بہر حال ہمارا کام ہے لیکن معاوضہ نہ ملنا یہ غلط بات ہے۔..... منڈوپ نے کہا۔  
 "ایک منٹ ہولڈ آن کرو میں معلوم کرتا ہوں۔..... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے انٹرکام کارسیور اٹھایا اور ٹیوی سے کیے بعد دیگرے تین نمبر پریس کر دیے۔

"میں سٹیفن بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں منڈوپ گروپ کا بقیہ معاوضہ بھجوا دیا گیا ہے یا نہیں۔..... نارمن نے کہا۔

"بھجوا دیا گیا ہے ہاں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کب اور کس طرح تفصیل بتاؤ کیونکہ ان کا فون آیا ہے کہ انہیں معاوضہ نہیں ملا۔..... نارمن نے تلخ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہاں میں چیک کر کے تفصیل بتاتا ہوں۔۔۔ سٹیفن نے کہا اور نارمن نے ہونٹ بھنج لئے۔

"ہیلو ہاں۔..... چند لمحوں بعد سٹیفن کی آواز سنائی دی۔

"ہاں۔..... نارمن نے جواب دیا۔

"ہاں معاوضہ بھجوا دیا گیا ہے جو اکاؤنٹ نمبر اور بینک کی شاخ انہوں نے لکھوائی تھی اس میں جمع کر دیا گیا ہے۔ رسید ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے۔..... سٹیفن نے کہا۔

"جے فکر نہیں ہاں یہ بریف کیس خالی بھی ہو تو میرے لئے اہتمامی اہم ہے۔..... رابرٹ نے کہا اور نارمن کے سر ملانے پر وہ مڑا اور تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا اور اس کے باہر جاتے ہی نارمن نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے اس کے کندھوں سے کوئی بہت بھاری بوجھ اتر گیا ہو۔ لیکن اسی لمحے میز پر بڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"ہاں۔..... نارمن نے کہا۔

"ہاں سو انکا سے منڈوپ کا فون ہے۔..... دوسری طرف سے نوائی آواز نے کہا۔

"منڈوپ کا۔ ٹھیک ہے بات کراؤ۔..... نارمن نے کہا تو چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو منڈوپ بول رہا ہوں۔..... بولنے والے کے لہجے میں قدرے کڑھائی تھی۔

"ہاں نارمن بول رہا ہوں۔..... نارمن کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"مسٹر نارمن آپ کی طرف سے معاوضے کی دوسری قسط ابھی تک

نہیں پہنچی۔..... منڈوپ کے لہجے میں سختی تھی۔

"نہیں پہنچی کیا مطلب۔ وہ تو فائل ملتے ہی بھجوا دی گئی تھی۔

تمہیں معلوم ہے کہ ہم اصول کی خلاف ورزی نہ خود کرتے ہیں اور نہ

کسی کو کرنے دیتے ہیں۔..... نارمن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔



"ہمارا وہ آدمی جو پاکیشیا میں ہمارے لئے مستقل طور پر کام کرتا تھا اسے اچانک ہلاک کر دیا گیا ہے۔ یہ وہی آدمی ہے جس نے ہمارے والا کام کیا تھا۔ اب چونکہ وہاں ہمارا کوئی آدمی نہیں رہا اس لئے نیا آدمی وہاں منتخب کرنے کے سلسلے میں مجھے خاصی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔" منڈوپ نے جواب دیا۔

"کیا اسے ہمارے کام کے سلسلے میں ہلاک کیا گیا ہے۔" نارمن نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔  
 "یہ معلوم نہیں، ہوسکا وہ بس اچانک غائب ہو گیا اور اس کے بعد اس کی لاش سڑک پر پڑی ہوئی ملی۔ لیکن یہ ہمارے کام کے فوراً بعد ہوا ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہی اس کی موت کا سبب بنا ہوا۔" منڈوپ نے جواب دیا۔

"پھر تو ہمارے اس آدمی کی وجہ سے وہ ہمارے متعلق بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔" نارمن نے کہا۔

"اوه نہیں اس کے پاس دن سائیڈ ٹرانسمیٹر ہے جس پر صرف میں خود کال کر سکتا ہوں وہ نہیں کر سکتا۔ ہمارے دو آدمی جو وہاں گئے تھے وہ فرضی کاغذات فرضی ناموں اور حلیوں سے گئے تھے۔ ویسے بھی انہیں سلسلے نہیں آنا پڑا۔ اس لئے اس سے کسی کو کچھ معلوم ہی نہیں ہو سکتا۔" منڈوپ نے جواب دیا۔

"تو پھر وہ فائل اس نے وہاں سے ہمارے پاس کیسے بھیجی تھی۔" نارمن نے کہا۔

"تفصیل سے بتاؤ اکاؤنٹ نمبر بینک کا نام تاریخ اور رسید نمبر وغیرہ۔" نارمن نے کہا تو دوسری طرف سے تفصیل بتادی گئیں۔  
 "اوکے۔" نارمن نے کہا اور اسٹرکام کارسیور رکھ کر اس نے میز پر رکھا ہوا رسیور اٹھا لیا۔  
 "ہیلو۔" نارمن نے کہا۔

"ہیں۔" دوسری طرف سے منڈوپ کی آواز سنائی دی۔  
 "معاوضہ ہمارے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا گیا تھا۔ تفصیلات نوٹ کر لو۔" نارمن نے کہا اور وہی تفصیلات دوہرا دیں جو اسے شیپن نے بتائی تھیں۔

"اوه اچھا تو اس اکاؤنٹ میں جمع ہوا ہے۔ ٹھیک ہے اب میں چیک کر لوں گا۔ میرا خیال تھا کہ تم ایسی اکاؤنٹ میں جمع کراؤ گے جس میں تم نے پیشگی معاوضہ جمع کرایا تھا۔" منڈوپ نے جواب دیا۔

"تم نے خود ہی تو دو اکاؤنٹ دیئے تھے کہ ان میں سے کسی میں جمع کرا دیا جائے۔" نارمن نے کہا۔

"ٹھیک ہے آئی ایم سوری۔" منڈوپ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ لیکن تم پریشانیوں کا ذکر کر رہے تھے۔ کس قسم کی پریشائیاں ہمارے کام کی وجہ سے تمہیں پیش آرہی ہیں۔" نارمن نے کہا۔

میں نے پہلے بتایا ہے کہ کہاں سے خصوصی طور پر اپنے دو آدمی بھیجے تھے۔ وہ زندگی میں پہلی بار اس سے ملے تھے۔ ان کے نام اور کاغذات بھی بدلے ہوئے تھے۔ وہ اس سے فائل لے کر واپس لگے اور بس..... منڈوپ نے کہا۔

”اوکے.....“ نارمن نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر ہلکی سی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران نے ایک طویل سانس لیچے ہوئے فائل بند کی اور پھر اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی اونچی پشت کے ساتھ سر ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں۔ اس کی پیشانی پر لکیریں ابھرنی لگی تھیں۔ وہ اس وقت دانش منزل کی لائبریری میں بیٹھا ہوا تھا۔ جب ایکس تھری فائل سلیمان نے دانش منزل پہنچائی تو وہ اسے لے کر اس لئے لائبریری میں آگیا تھا تاکہ اسے اطمینان سے بغیر کسی مداخلت کے پڑھ سکے اور چونکہ بلیک زبرو جانتا تھا کہ اس دوران عمران کسی بھی صورت ڈسٹرب کیا جانا پسند نہیں کرتا اس لئے وہ چائے لے کر بھی لائبریری نہ آیا تھا۔ عمران کافی درہنک آنکھیں بند کیئے بیٹھا رہا پھر اس نے آنکھیں کھولیں اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ میز پر رکھی ہوئی فائل اس نے اٹھائی اور لائبریری کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ آپریشن روم پہنچ گیا تھا۔

"کافی، پلوؤ۔ خاصی ذہنی ورزش کرنی پڑی ہے۔"..... عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کو اپنی طرح کھسکایا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے سردار کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جتائب۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران تم۔ بڑے طویل عرصے بعد یاد کیا ہے تم نے۔ کہاں رہے تھے۔"..... دوسری طرف سے سردار نے اس بار بے تکلفانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"طویل عرصہ آپ نے کس طرح کہہ دیا۔ میرا خیال ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک ماہ پہلے تو بات ہوئی ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"تو ایک ماہ طویل عرصہ نہیں ہے۔"..... دوسری طرف سے سردار نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس عمر میں یہ حال ہے تو نبھانے نوجوانی میں کیا ہوتا ہوگا۔" عمران نے کہا۔

"نوجوانی میں تو عرصہ نام کی کسی چیز کے قائل ہی نہ تھے۔" سردار نے کہا تو عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"لیکن میں نے تو سنا ہے کہ سائیس دان تو بڑے خشک قسم کے

عاشق ہوتے ہیں مقابل سے بات بھی فارمولوں میں کرتے ہیں اور ہر وقت اپنے حلق کو مختلف تجربات سے گزارتے رہتے ہیں۔"..... عمران نے لطف لیچے ہوئے کہا۔

"اگر دوسری طرف بھی سائیس دان ہو تو پھر سائیس ورمیان سے غائب ہو جاتی ہے۔"..... سردار نے کہا۔

"اچھا تو یہ بات ہے۔ لیکن آپ کی شادی تو آپ کی فیملی میں ہی ہوئی تھی اور جہاں تک میرا خیال ہے آئی سائیس دان تو نہیں الٹی لنگر ارہہ سائیس کی ہی تھیں۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے بیوی کی تو بات ہی نہیں کی تھی ورنہ تو پھر عرصہ ہی عرصہ سلٹنے ہوتا ہے۔ ایک لکھ ایک صدی کے برابر ہو جاتا ہے۔"

سردار بھی شاید موڈ میں تھے اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اب میں سمجھا ہوں کہ آئی کو کیا دکھ تھا۔"..... عمران نے کہا تو اس بار سردار اور ہنس پڑے۔

"وہ تو خوشی سے مر گئی ہے۔ دکھی ہوتی تو شاید زندہ رہ جاتی۔" بہر حال کیسے فون کیا ہے۔ کوئی خاص بات ہے۔"..... سردار کا لہجہ اس بار سنجیدہ تھا۔ شاید بیوی کی موت کے ذکر نے انہیں سنجیدہ کر دیا تھا۔

"سب مرین کے سلسلے میں یہاں پاکیشیا میں کوئی ایسا سائیس دان ہے جو اس مغموم رواتھارٹی ہو۔"..... عمران نے کہا۔

"سب مرین کے سلسلے میں کیا مطلب میں تمہاری بات کا مطلب

نہیں سمجھ سکا..... سردار نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”وزارت دفاع کے تحت ایک نئے انداز کی سب میرین بنانے کے لئے ایک سائنس دان نے ایک خصوصی پراجیکٹ پر کام کیا۔ اس کے اجرائی خاکے تیار کیے گئے لیکن پھر تفصیلی ریورچ کے بعد اسے ناقابل عمل اور غیر مفید پا کر ختم کر دیا گیا۔ لیکن ایک غیر ملکی مجرم تنظیم نے بڑی جدوجہد کر کے اور خاصی بھاری رقم خرچ کر کے اس فائل کی کاپی حاصل کی ہے اور جب اس بارے میں اطلاع ملی تو میں نے یہ فائل منگوائی۔ لیکن اس فائل کو پڑھنے کے بعد میں بھی اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ آئیڈیا قابل عمل نہیں ہے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ایک غیر ملکی تنظیم نے اسے حاصل کیا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اس میں کوئی ایسی چیز بہر حال موجود ہے جسے ہم سمجھ نہیں پا رہے۔ اس لئے میں نے آپ کو فون کیا تھا کہ اگر اس سلسلہ میں کوئی اتھارٹی ہو تو اس سے تفصیلی بات کی جا سکتی ہے شاید کوئی نیا آئیڈیا سامنے آ جائے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ کس قسم کی سب میرین ہے۔ میرا مطلب ہے اس کا بنیادی آئیڈیا کیا ہے۔“..... سردار نے پوچھا۔

”اس میں ایندھن کی جگہ لیڈر پاور استعمال کرنے کی پلاننگ کی گئی تھی اور یہ آئیڈیا بنایا گیا تھا کہ لیڈر پاور کی وجہ سے اس کی رفتار اہتائی خوفناک حد تک بڑھ جائے گی اس لئے اس کا سٹرکچر ایسا بنایا جائے کہ پانی کے اندر اہتائی سپیڈ کی وجہ سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچ

سکے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن لیڈر ریز کو بطور ایندھن کیسے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیا اس سلسلے میں اس میں کوئی فارمولا موجود ہے۔“..... سردار کے لہجے میں حیرت تھی۔

”نہیں لیڈر پریشر پمپ کا آئیڈیا سوچا گیا ہے کہ اگر ایسا پمپ بنایا جائے جو لیڈر ریز کی وجہ سے کام کرے تو اسے ایندھن کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اصل کام اس سب میرین کے سٹرکچر میں کیا گیا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ نہیں ایسا ہونا تو ناممکن ہے کہ لیڈر کی مدد سے پریشر پمپ چلایا جاسکے۔“..... سردار نے کہا۔

”شاید اسی لئے اسے ناقابل عمل قرار دے کر ترک کر دیا گیا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو پھر اس پر استحکام کیوں کیا گیا جب بنیادی آئیڈیا ہی غلط ہے۔“..... سردار کے لہجے میں حیرت تھی۔

”آپ دراصل خالص سرکاری سائنس دان نہیں ہیں اس لئے آپ کو حیرت ہو رہی ہے جو سائنس دان حکومت کی باقاعدہ ملازمت کرتے ہیں وہ اس قسم کے نئے نئے آئیڈیے بناتے دیکھتے ہیں اور ان پر ریورچ کرتے دیکھتے ہیں پھر آخر میں جا کر اسے ناقابل عمل قرار دے کر ختم کر دیتے ہیں اور پھر اسی طرح کا نیا پراجیکٹ شروع کر دیتے ہیں اس سے ان کی نوکری برقرار رہتی ہے اور صرف سائنس دان ہی نہیں بلکہ ہر قسم

بنے گی اور ملک میں بجلی کی کمی کا سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا۔  
 عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے سردار  
 بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”وہیے آئیڈیا تو واقعی خوبصورت ہے“..... سردار نے ہنستے  
 ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

”جی ہاں ایسے ہی خوبصورت آئیڈیوں پر سرکاری سائنس دان اور  
 ماہرین ریسرچ کرتے کرتے آخر کار نظر ہو جاتے ہیں۔“ عمران نے  
 کہا۔

”ٹھیک ہے اب میں سمجھ گیا ہوں تمہاری بات لیکن پھر تم اس  
 سلسلے میں کیوں مزید دسکس کرنا چاہتے ہو۔ کیا تمہارے خیال کے  
 مطابق واقعی برف سے بجلی بن سکتی ہے“..... سردار نے کہا۔

”میں نے برف سے بجلی والی صرف مثال دی تھی لیکن اس لئے نہ  
 دی تھی کہ آپ اسے اب سمجھ رہی منطق کرنا شروع کر دیں۔“ عمران  
 نے ہنستے ہوئے کہا۔

”لیور سے پریشر پمپ یا برف سے بجلی بات تو ایک ہی ہے۔“  
 سردار نے ہنستے ہوئے کہا۔

”نہیں پریشر پمپ کی جگہ کوئی اور آئیڈیا بھی تو ہو سکتا ہے۔ لیور  
 واقعی انتہائی طاقتور شعاع ہے۔ اس کی طاقت کو کسی اور طرح بھی تو  
 استعمال میں لایا جاسکتا ہے بہر حال ایک آئیڈیا تو ہے“..... عمران  
 نے کہا۔

کے سرکاری ماہرین ایسے ہی کام کرتے ہیں“..... عمران نے جواب  
 دیا۔

”تم کہہ رہے ہو تو میں مان لیتا ہوں جبکہ میرے نوٹس میں تو آج  
 تک ایسا کوئی کیس نہیں آیا“..... سردار نے کہا۔

”آپ تک وہ ایسے پرائیکٹ پہنچنے ہی نہیں دیتے ورنہ ظاہر ہے آپ  
 کی معمولی سی رپورٹ سے ان کی نوکری خطرے میں پڑ سکتی ہے۔  
 بہر حال ایک مثال میں دے سکتا ہوں۔ آج سے کچھ عرصہ پہلے ایک  
 سرکاری سائنس دان نے ملک میں بجلی کی کمی کو ختم کرنے کے لئے  
 ایک انتہائی شاندار آئیڈیا پیش کیا تھا کہ پہاڑی برف سے بجلی بنائی  
 جائے گی جس پر خرچہ بھی نہ آئے گا اور بجلی بھی اس قدر طاقتور ہوگی کہ  
 پورا ملک صدیوں تک جگمگا کر رہے گا“..... عمران نے کہا۔

”پہاڑی برف سے بجلی کیا مطلب۔ یہ کیسا آئیڈیا ہے۔“ سردار  
 نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اخبارات میں اس کا بڑا چرچا ہوا تھا۔ کافی عرصہ پہلے کی بات ہے۔  
 آئیڈیا یہ تھا کہ برف بھی سفید ہوتی ہے اور آسمانی بجلی بھی سفید ہوتی  
 ہے۔ پھر برف بھی بادلوں سے بنتی ہے اور آسمانی بجلی بھی بادلوں میں  
 بنتی ہے اور آسمانی بجلی بے پناہ طاقتور ہوتی ہے اس لئے برف سے اگر  
 بجلی بنائی جائے تو وہ بھی آسمانی بجلی کی طرح بے پناہ طاقتور ہوگی اور  
 چونکہ پہاڑوں پر برف بے حد و حساب ہوتی ہے اور حکومت کا اس برف  
 بنانے پر کوئی خرچہ بھی نہیں آتا اس لئے اس سے بجلی بھی کم لاگت میں

”اہی کی طاقت سے میزائل تو بنائے جا رہے ہیں۔ لیور میزائلوں کے سلسلے میں تو انگریزیا میں کام ہو رہا ہے لیکن سب میرین یا ایسی ہی کوئی چیز بنائے جانے کا تو صرف تصور ہی کیا جاسکتا ہے۔“ سردار نے جواب دیا۔

”پھر یہ تنظیم اس فائل میں کیوں دلچسپی لے رہی ہے؟“ عمران نے کہا۔

”یہ تو وہی لوگ بتا سکتے ہیں کہ ان کا آئیڈیا کیا ہے۔“ ویسے میرا خیال ہے کہ تم بجائے کسی سائنس دان کو تلاش کرنے کے اس تنظیم یا اس فائل کو حاصل کرنے والے لوگوں کو تلاش کرو تو ان سے درست طور پر معلوم ہو سکے گا کہ ان کے ذہن میں اس فائل کے سلسلے میں کیا آئیڈیا ہے۔ کوئی آئیڈیا سلسلے بنائے تو پھر اس پر تو پوری دنیا میں موجود کئی سائنس دانوں سے ڈسکس کی جاسکتی ہے ورنہ ان حالات میں تو جس سے بھی بات کی جائے گی وہی ہمارا مذاق اڑائے گا۔“ سردار نے جواب دیا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ واقعی صحیح ٹریک یہی ہے جو آپ نے بتایا ہے۔ بے حد شکریہ میں پہلے اس تنظیم کا کھوج لگاتا ہوں اسکے بعد حتیٰ طور پر کوئی بات سلسلے آئے گی۔ ایک بار پھر شکریہ خدا حافظ۔“ عمران نے کہا۔

”خدا حافظ ویسے اگر واقعی کوئی آئیڈیا سلسلے آئے تو مجھے ضرور بتانا۔“ سردار نے کہا۔

”بہتر۔“ عمران نے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے ٹرانسمیٹر ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو عمران کانٹنگ ادور۔“ عمران نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”ہیں ٹائیگر انٹنگ ادور۔“ تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”ٹائیگر فوری طور پر ماشو کو اغوا کر کے رانا ہاؤس پہنچا دو۔ جب وہ وہاں پہنچ جائے تو مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دو ادور۔“ عمران نے حکم نامہ لکھ میں کہا۔

”ہیں باس ادور۔“ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے ادور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اس پر اپنی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر دی۔

”یہ سب کیا سلسلہ ہے عمران صاحب کچھ مجھے بھی تو بتائیے۔“ بلیک ڈیرو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا تو عمران نے باسط علی کے فلیٹ پر آنے سے لے کر اب تک کے تمام حالات مختصر طور پر بتا دیئے۔ ”تم نے سوانکا کے سپیشل ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ سے بات کی تھی۔“ عمران نے حالات بتانے کے فوراً بعد پوچھا۔

”جی ہاں میری اس سے بات ہوئی ہے۔ اس نے صرف اتنا بتایا ہے کہ اس تنظیم کا ایک آدمی بکڑا گیا تھا۔ اس سے صرف یہی کچھ معلوم ہو

قد رنگ و دو کی جائے۔ اس کے اندر کچھ نہ کچھ بہر حال ضرور ہوگا۔  
 بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً  
 ایک گھنٹہ بعد ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ  
 جھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

۔ ایلیہ ایلیہ ٹائیگر کالنگ ادور۔..... ٹرانسمیٹر سے ٹائیگر کی آواز نکلی۔  
 ۔ میں عمران انڈنگ ادور۔..... عمران نے جواب دیا۔

۔ باس مائور رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے ادور۔..... ٹائیگر نے جواب دیا۔  
 ۔ کوئی پرابلم ادور۔..... عمران نے کہا۔  
 ۔ نو سر ادور۔..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

۔ ٹھیک ہے میں رانا ہاؤس پہنچ رہا ہوں اور اینڈ آل..... عمران  
 نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ کرسی سے اٹھا اور بیرونی دروازے کی  
 طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار رانا ہاؤس میں داخل ہو رہی تھی  
 درج میں جوانا کے ساتھ ٹائیگر بھی موجود تھا۔ بلیک روم میں ایک  
 لڑی پر ایک آدمی راڈ میں جکڑا ہوا موجود تھا۔ قویت کے لحاظ سے وہ  
 بقی سوانکا کا ہی لگتا تھا۔ عمران اس کے سامنے موجود کرسی پر بیٹھ گیا۔  
 ٹائیگر اور جوانا اس کے پیچھے ہی بلیک روم میں آئے تھے۔

۔ اسے ہوش میں لے آؤ جوانا..... عمران نے جوانا سے کہا اور  
 ماتھ ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے ٹائیگر کو اپنے ساتھ بیٹھنے کے  
 لئے کہا تو ٹائیگر اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ جوانا نے  
 گھے بڑھ کر اس آدمی کا ناک اور منہ ایک ہی ہاتھ سے بند کر دیا۔

سکا ہے چھٹا انہوں نے خط میں لکھا ہے۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو  
 سکا اور وہ آدمی نقد دے دوران ہلاک ہو گیا..... بلیک زیرو نے  
 جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

۔ مجھے تو حیرت اس بات پر ہے کہ باسط علی کو آپ کے متعلق کیسے  
 علم ہو گیا کہ وہ اطلاع دیتے آپ تک پہنچ گیا..... چند لمحوں کی خاموشی  
 کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

۔ میرا نام تو اب شیطان کی طرح مشہور ہو گیا ہے بلکہ میرا تو خیال  
 ہے کہ اب میرے نام پر ٹکٹ لگ سکتا ہے کہ اس طرح ہی آغا سلیمان  
 پاشا کا قرض اتر جائے..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور  
 بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

۔ تو اب آپ نے اس تنظیم کا کھوج لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔ بلیک  
 زیرو نے کہا۔

۔ ہاں سر ادور کی رائے درست ہے۔ ہمیں کتے کے پیچھے بھاگنے کی  
 بجائے اپنا کان بچلے سنبھالنا چاہیے۔ جس تنظیم نے ہماری فائل کی کاپی  
 حاصل کی ہے اور اس کے عوض اتنی ہماری رقم ادا کی ہے۔ کم از کم  
 اس کو تو ٹھٹھا جائے کہ اس نے کیوں ایسا کیا ہے۔ ہو سکتا ہے اس  
 فائل سے وہ لوگ کوئی ایسا قائدہ اٹھانا چاہتے ہوں جس کا تصور بھی  
 ہمارے ذہن میں نہ ہو..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۔ ویسے بات تو واقعی حیرت کی ہے کہ ایک ایسا آئیڈیا جس کو  
 تخلیق کرنے والوں نے ناقابل عمل قرار دے دیا ہو۔ اس کے لئے اس

• ایک دو کوڑے لگانے کے بعد اس کی یادداشت کام شروع کر

ہاں ہاں میرا نام پاٹھو ہے۔ پہلے میں سواکار رہتا تھا لیکن اب تو میں پاکیشیا کا شہری ہوں لیکن تم کون ہو۔ یہ کون سی جگہ ہے..... نام



رقم خرچ کر کے کرتا ہوں۔ اس طرح بات چھی رہتی ہے سہنا خدیجہ میں نے اپنے طور پر کوششیں شروع کر دیں۔ محکمہ دفاع کے ملازمین سے میں نے پہلے ہی تعلقات بنائے ہوئے ہیں جو مجھے ایسے راز بھاری رقم کے عوض سپلائی کرتے رہتے ہیں لیکن اس باریہ فائل جس آدمی کے قبضے میں تھی وہ کسی صورت بھی معاوضہ لینے پر راضا مند نہ ہوا تو مجھے اس کے بیٹے کے بارے میں علم ہو گیا۔ اس کا بیٹا جواری تھا اور ایک سنیڈ کیٹ کے قریب سے تھک دبا ہوا تھا۔ میں نے اسے استعمال کیا اور اس طرح اس فائل کی فوٹو سٹیٹ کاپی حاصل کر لی۔ چیف نے جن دو آدمیوں کو بھیجا تھا وہ فائل کی کاپی لے کر واپس چلے گئے اور مجھے میرا معاوضہ مل گیا..... مائٹھو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کون لوگ تھے وہ اور یہ منڈوپ گروپ کہاں کا ہے اس کا بیڑ کو اور نہ کہاں ہے۔ اس کی پوری تفصیل بتاؤ.....“ عمران نے کہا۔ اس کا بیڑ کو اور نہ سوانکا کے دارالحکومت سوجان میں ہی ہے لیکن کسی کو بھی اس کا علم نہیں ہے صرف اس کا چیف ایک خاص ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہے اور بس اور جو دو آدمی آئے تھے ان کے بارے میں بھی مجھے کچھ معلوم نہیں ہے سہ چیف نے ایک کو ڈبایا تھا۔ ان لوگوں نے وہ کوڈ دہرایا اور اس طرح حلق پیدا ہوا..... مائٹھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ ٹرانسمیٹر جہارے پاس موجود ہے جس پر تم اس منڈوپ سے رابطہ کرتے ہو.....“ عمران نے پوچھا۔

وے گی باسنز..... جو انانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو فضا میں بڑے خوفناک انداز میں پھٹایا۔

”میں سچ کہہ رہا ہوں میں سچ.....“ مائٹھو نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ جو انانکا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور کمرہ مائٹھو کی جج سے گونج اٹھا۔

”رک جاؤ مت مارو مجھے میں بتاتا ہوں رک جاؤ.....“ مائٹھو نے بالکت چھپتے ہوئے کہا۔ اس کا جسم کوڑے کی ضرب کھا کر بری طرح پھوٹ رہا تھا۔

”بولے جاؤ ورنہ جو انانکا ہاتھ نہیں رکے گا اور تم مر بھی نہ سکو گے اور زندہ بھی نہ رہ سکو گے.....“ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”میں نے فائل کی کاپی اس لڑکے سے خریدی تھی۔ میرا تعلق سوانا کی بین الاقوامی تنظیم منڈوپ گروپ سے ہے۔ میں اس کے لئے کار کرتا رہتا ہوں۔ منڈوپ گروپ صرف دفاعی رازوں کے سلسلے میں کار کرتا ہے اور پوری دنیا میں اس کے ایجنٹ پھیلے ہوئے ہیں جو ایسے فادرمو لوں کی تلاش میں رہتے ہیں جنہیں اگر جواری کر لیا جائے تو ان کا بڑی قیمت مل سکے سہنا خدیجہ منڈوپ گروپ کے چیف نے مجھے حکم دیا کہ محکمہ دفاع کے نیول ڈیپارٹمنٹ سے ایک فائل جس کا کوڈ نہ تحریر ایکس ہے حاصل کرنی ہے اور اس کے لئے وہ اپنے گروپ کے آدمی بھیج رہا ہے تاکہ اگر یہ کام زبردستی کرنا پڑے تو وہ میری مدد کر سکیں لیکن میری عادت ہے کہ میں ایسے کام زبردستی کرنے کی بجائے

Scanned by Waqar Azeem Pakistanipoint

ہوگا کہ تم نے اس بارے میں بھی سچ بولا ہے یا نہیں۔ اس کے ہا  
جہاری زندگی کا فیصلہ کریں گے..... عمران نے کہا۔

"میں نے درست کہا ہے تم بے شک خود جا کر دیکھ لو"۔ ماثو۔  
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے بیٹھ جاؤ تاہنگہ مجھے یہ آدمی سچ بولتا محسوس ہوا  
ہے..... عمران نے کہا تو تاہنگہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں واقعی سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ جہارے سلسلہ  
جھوٹ بولنے کا مطلب موت ہوگا..... ماثو نے جواب دیا۔

"وزارت دفاع میں ایک سرٹیفڈ کام کرتا تھا باسط علی تم اتنے  
جلتے ہو..... عمران نے کہا تو ماثو بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے  
جہرے پر ٹکھٹ غصے کے چرائے سے جل اٹھے۔

"اوہ اوہ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم تک میرا نام کس طرح پہنچا  
ہے۔ وہ۔ وہ کاش میں اسے ہلاک کر دیتا..... ماثو نے ہونٹ بھیجنے  
ہوئے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"پوری تفصیل بتاؤ..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"باسط علی وزارت دفاع میں سرٹیفڈ تھا۔ ایک بار اس نے  
میرا کام پڑ گیا لیکن وہ شخص تو قطعی احمق تھا۔ اس نے نہ صرف صاف  
جواب دے دیا بلکہ اعلیٰ حکام کو بھی میرے متعلق رپورٹ کر دی۔  
میں نے بڑی مشکل سے بھاری رقمیں دے کر اعلیٰ حکام کا منہ بند کر د  
میرا اس وقت جی تو چاہا تھا کہ اس باسط علی کا خاتمہ کر دوں لیکن میر

ن لئے خاموش رہا کہ اس کی اچانک موت کا شک براہ راست مجھ پر  
ہ کیا جائے گا۔ پھر وہ ریشٹرمنٹ کے قریب تھا اس لئے میں خاموش  
رہ گیا۔ پھر باسط علی ریشٹرمنٹ ہو گیا۔ لیکن اس نے میرا چہرہ نہ چھوڑا بلکہ  
میں نے اعلیٰ حکام کو مسلسل میری شکایتیں شروع کر دیں لیکن اب  
میں کی شکایتیں میرا کچھ نہ بگاڑ سکتی تھیں کیونکہ اب میں نے اوپر کے  
لوگوں کو خرید رکھا تھا اور ویسے بھی وہ ریشٹرمنٹ ہو چکا تھا اور میرا کام  
وہ حال چل ہی رہا تھا۔ ایک دوبارہ میرے ہوٹل بھی آگیا اور اس نے  
مجھے دھمکیاں بھی دیں۔ لیکن میں خاموش ہو گیا۔ کیونکہ میں نے آج  
کبھی کسی آدمی کے خون میں ہاتھ نہ رنگے تھے میں تو صرف رقم  
دے کر دھندہ کرنے اور کرانے کا قائل ہوں۔ اس لئے میں خاموش رہا  
لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ باسط علی تم جیسے لوگوں کے پاس پہنچ جائے  
..... ماثو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"جہیں معلوم ہے کہ ہم کون ہیں..... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے جہار اعلق سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ عمارت  
نیٹا سیکرٹ سروس کا میڈیکو اور ٹر ہوگی..... ماثو نے جواب دیا تو  
عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"تم نے کس بات سے یہ اندازہ لگایا ہے..... عمران نے پوچھا۔  
باسط علی نے مجھے فون کر کے کہا تھا کہ اس نے میرے متعلق  
تفصیلات ایک شخص علی عمران تک پہنچا دی ہیں جو سیکرٹ سروس  
کے لئے کام کرتا ہے اس لئے اب میری خیر نہیں ہے لیکن میں نے اس

کی بات کی پرواہ نہ کی کیونکہ میرا خیال تھا کہ سیکرٹ سروس والے امر جیسے عالم سے آدمی کو کہاں مل سکتے ہیں یہ شخص پاگل ہو گیا ہے لیکن اب تم لوگوں نے جیسے مجھے بے ہوش کیا ہے اور جس قسم کا بھار ماحول ہے اور جس طرح تم بوجھ گچھ کر رہے ہو۔ ایسا عام پولیسر نہیں کر سکتی..... ماثو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمارا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے سمجھے۔ ہمارا تعلق بھی تمہارے اس منڈوپ گروپ کی طرح ایک بین الاقوامی تنظیم ہے۔ اس تنظیم کو اطلاع ملی ہے کہ تمہارے ذریعے محکمہ دفاع کا ایک اہم فائل کی نقل حاصل کی گئی ہے حالانکہ ہماری پارٹی نے جو تحقیقات اس فائل کے بارے میں کرائی ہے اس سے پتہ چل رہا ہے کہ یہ فائل محکمہ کے لئے بیکار ہو چکی ہے اور اسے عام ریکارڈ کی طرح جلانے کا حکم دے دیا گیا ہے ہماری پارٹی یہ معلوم کرنا چاہتی ہے کہ منڈوپ گروپ نے اس بیکار فائل کے لئے اتنی بھاری رقم کیوں خرچ کی ہے..... عمران نے کہا۔

”منڈوپ نے کسی کے کہنے پر ہی یہ کام کیا ہو گا ورنہ وہ خود تو سائس دان ہے اور نہ اس کی کوئی لیبارٹری یا اسلکی فیکٹری ہے اس کا تو دھندہ بھی سبھی ہے کہ وہ ایسے فارمولے چمرا کر آگے بھارا رقموں کے عوض فروخت کر دیا کرتا ہے..... ماثو نے جواب دیا۔

”بہی تو معلوم کرنا ہے کہ منڈوپ نے یہ فائل کس کے کہنے حاصل کی ہے۔ اگر تم بتا دو گے تو نہ صرف زندہ رہو گے بلکہ تمہارے

بھاری معاوضہ بھی دیا جاسکتا ہے..... عمران نے کہا۔

”یہ بات مجھے کیسے معلوم ہو سکتی ہے۔ میرے منڈوپ سے دوستانہ تعلقات نہیں رہے وہ تو بس ٹرانسمیٹر مجھے مشن بتا رہا ہے اور پھر بھاری رقم میرے اکاؤنٹ میں جمع ہو جاتی ہے اور میں کام شروع کر دیتا ہوں..... ماثو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جب پہلی بار وہ تم سے یہاں آکر ملا تھا تب تو تمہاری اس سے بات چیت ہوئی تھی۔ کوئی ایسی بات جس سے پتہ چل سکے کہ آخر اس نے مخبری کا دھندہ چھوڑ کر بین الاقوامی تنظیم کیسے بنائی..... عمران نے کہا۔

”میں نے اس سے پوچھا تھا اس نے بتایا کہ اس کا رابطہ ایک ایسے ہیودی گروپ سے ہو گیا ہے جو مختلف ممالک کے سائس دانوں کے بنائے ہوئے فارمولے حاصل کرتا ہے اور پھر انہیں خفیہ لیبارٹریوں میں سمجھا دیتا ہے۔ پھر وہاں سے جو رپورٹیں اسے ملتی ہیں ان کے مطابق وہ فیصلہ کرتے ہیں اور اگر اس فارمولے کے تحت کوئی ایسا ہتھیار بنایا جاسکتا ہو جس سے کثیر منافع کمایا جاسکتا ہو تو وہ اس پر کام شروع کر دیتے ہیں۔ یہ گروپ بے حد بھاری رقومات خرچ کرتا ہے اس کا زیادہ تر کام تو انگریزیا، یورپ اور ویسٹرن کارمن کے سائس دانوں سے ہو جاتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ ایشیا کے پسماندہ ملکوں کے سائس دانوں سے بھی رابطہ رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ملکوں کے لئے انہوں نے منڈوپ گروپ سے رابطہ کیا ہے اور منڈوپ

گروپ نے یہاں پاکیشیا میں مجھے اپنا اکنٹ بنایا ہے۔..... ماثو نے جواب دیا۔

"اب تک کتنے راز چرا کر منڈوپ گروپ کے حوالے کر چکے ہو..... عمران نے پوچھا۔

"پچیس تیس تو ہوں گے اب مجھے صحیح تعداد تو یاد نہیں ہے۔" ماثو نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے تم باسط علی کے کہنے کے مطابق واقعی ملک دشمن ہو۔ جہار خاتمہ ضروری ہے..... عمران نے کہا اور اس سے پہلے کہ ماثو کوئی جواب دیتا۔ عمران کا ہاتھ جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے دھماکے کے ساتھ ہی گولی ماثو کے دل میں اتر گئی۔ ماثو کے حلق سے صرف ایک چیخ ہی نکل سکی۔ پھر چند لمحوں تک جھپٹنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔

"اس کی لاش کو اٹھا کر کسی چوک پر پھینک دو..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہوئے نارمن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"ہیں..... نارمن نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سے ہنزی کی کال ہے باس..... دوسری طرف سے

سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا بات کراؤ..... نارمن نے چونک کر کہا۔

"ہیلو باس میں ہنزی بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک

مروانہ آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے جہاری..... نارمن نے

ہونٹ میچھینچتے ہوئے پوچھا۔

"باس میں نے بڑی دوزدھوپ کے بعد جو معلومات حاصل کی ہیں

ان کے مطابق اس آدمی ماثو کے اغوا میں وہاں کے ایک مقامی آدمی

ہے۔..... نارمن نے کہا۔

"یس باس۔..... دوسری طرف سے ہنری نے کہا۔

"ان کی فلائٹ ناراک کس وقت پہنچے گی؟..... نارمن نے پوچھا۔

"ناراک کے وقت کے مطابق کل صبح آئے گی۔..... ہنری نے

جواب دیا۔

"ان کے طیلے وغیرہ بتا دو۔..... نارمن نے پوچھا۔

"اس عمران اور نانیکر کے طیلے تو بتا سکتا ہوں۔ باقی افراد کے

بارے میں مجھے کچھ معلوم نہیں ویسے ان میں دو عورتیں بھی شامل

ہیں۔..... ہنری نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور

نانیکر کے طیلے بتانے شروع کر دیے۔

"ٹھیک ہے میں اس سے خود ہی مزید پوچھ گچھ کر لوں گا تم واپس آ

جاؤ۔..... نارمن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے پاس ہی پڑے

ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ریس کرنے

شروع کر دیے۔

"فورڈ ایلڈنگ۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک

کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"نارمن بول رہا ہوں میرے آفس آ جاؤ۔..... نارمن نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلتا تو ایک ادھیڑ عمر لیکن سمارٹ

سادھی اندر داخل ہوا۔

"آؤ یہ تھو فورڈ۔..... نارمن نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے

نانیکر کا ہاتھ بتایا گیا ہے اور اس نانیکر کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس

کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران سے بتایا جاتا ہے۔ میں

نے اس علی عمران کے بارے میں جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے

مطابق علی عمران کو انتہائی خوفناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور

باس یہ علی عمران آج ہی اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ایک فلائٹ کے

ذریعے ناراک روانہ ہوا ہے۔..... ہنری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے تو یہ معلوم کرنا تھا کہ ماٹھو اس تھری ایکس فائل کے

سلسلے میں مارا گیا ہے یا کوئی اور جکر ہے۔ اس بارے میں تم نے کیا

معلوم کیا ہے۔..... نارمن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس بارے میں باس کیسے معلوم ہو سکتا تھا جب تک عمران یا

نانیکر سے پوچھ گچھ نہ کی جاتی۔..... ہنری نے کہا۔

"تو کرو پوچھ گچھ تمہیں کس نے روکا ہے۔..... نارمن نے غصیلے

لہجے میں کہا۔

"وہ عمران اپنے چھ ساتھیوں کے ساتھ ناراک گیا ہے اور ایئر

پورٹ سے جو رپورٹ ملی ہے اس کے مطابق یہ آدمی نانیکر بھی اس کے

ساتھ ہے جب کہ کاغذات میں اس کا نام عبدالعلی بتایا گیا ہے۔ لیکن

اس کا حلیہ میں نے ایئر پورٹ ریسٹوران کے ایک میٹرے معلوم کیا

ہے جو ذاتی طور پر اس عمران اور نانیکر کو جانتا ہے۔..... ہنری نے

جواب دیا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ عمران کے ساتھ یہ نانیکر بھی ناراک پہنچ رہا

ہوئے کہا اور فوراً خاموشی سے میری دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"میں تمہیں کام بتانے سے پہلے اس کا پس منظر بتا دیتا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو سکے کہ تم نے اس کام کو کس انداز میں مکمل کرنا ہے۔" نارمن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"میں ہاں۔" فوراً جواب دیا اس کے بھرے پر تجسس اور جوش کے طے جلتے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"ہم نے منڈوپ گروپ کے ذریعے پاکیشیا کے دارالحکومت سے ایک اہم دفاعی فائل کی کاپی حاصل کی ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ ایشیا کے ان ہمساندہ ملکوں میں جن میں پاکیشیا بھی شامل ہے۔ ہمارے کام منڈوپ گروپ ہی کرتا ہے اور آج تک اس بارے میں کبھی کسی شکایت کا موقع نہیں آیا لیکن اس بار منڈوپ نے بتایا ہے کہ اسے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا میں اس کا آدمی جس کے ذریعے اس نے یہ اہم فائل حاصل کی تھی اسے اغوا کر کے پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا ہے۔

میں اس اطلاع پر چونک پڑا۔ گو منڈوپ نے اپنی طرف سے مجھے اعتماد دلایا ہے کہ اگر اس فائل کی وجہ سے ہی اس کا آدمی ہلاک ہوا ہے تو اس آدمی کے ذریعے وہ کسی صورت بھی نہ منڈوپ تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ ہم تک لیکن پھر بھی میرے ذہن میں ایک غلطش پیدا ہو گئی۔ چنانچہ میں نے ہمزی کو پاکیشیا بھجوایا تاکہ وہ معاملات کی بوسونگھ سکے ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کا فون آیا ہے کہ اس نے وہاں جا کر جو کچھ

معلوم کیا ہے اس کے مطابق اس آدمی جس کا نام مانو بتایا گیا ہے کو وہاں کے ایک مقامی بد معاش ٹائیگر نے اغوا کیا اور یہ ٹائیگر ایک آدمی علی عمران کا ساتھی بتایا جاتا ہے اور یہ علی عمران سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور یہ عمران اپنے چھ ساتھیوں سمیت جن میں وہ ٹائیگر بھی شامل ہے اور دو عورتیں بھی ہیں پاکیشیا سے ناراک کے لئے روانہ ہو چکا ہے اور کل صبح آٹھ بجے یہ فلائٹ ناراک پہنچے گی۔" نارمن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا باس آپ ان لوگوں کو ختم کرانا چاہتے ہیں۔" فوراً نے کہا۔

"اگر مجھے انہیں گولی مروانی ہوتی تو پھر تمہیں اتنی لمبی چوڑی تفصیل بتانے کی کیا ضرورت تھی۔ فون پر ہی کہہ دیتا کہ انہیں گولی مار دو۔" نارمن نے منہ بناتے ہوئے عصبیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری باس بہر حال حکم دیکھئے۔" فوراً نے قدرے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا۔

"اس عمران اور ٹائیگر کے چلیے معلوم ہیں وہ میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ ان کے ساتھ باقی گروپ بھی ہوگا۔ تم نے اس سارے گروپ کو اغوا کر کے ریڈ ہلاک لے جانا ہے اور پھر مجھے اطلاع دینی ہے میں ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس فائل کے متعلق کیا کچھ جانتے ہیں۔" نارمن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے عمران اور ٹائیگر کے وہ چلیے بتا دیئے جو ہمزی نے اسے بتائے تھے۔

”باس اگر ان لوگوں کا اس قاتل سے کوئی تعلق نہ ہوا تو پھر آپ کیا کریں گے ان کا؟.....“ فورڈ نے کہا۔  
 ”پھر مجھے ان سے کیا لینا ہے۔ انہیں بے ہوش کر کے کسی بھی جگہ جھوڑا جاسکتا ہے۔“..... نارمن نے کہا۔

”باس مری ایک تجویز ہے کہ اس پورے گروپ کی بجائے اگر اس عمران اور ٹائیگر کو اغوا کر لیا جائے تو کام آسانی سے ہو جائے گا ورنہ اتنے بڑے گروپ کو اغوا کر کے لے جانا خاصا مشکل کام ہو گا۔ ہاں اگر انہیں ہلاک کرنے کا حکم ہوتا تو وہ آسانی سے ہو جاتا۔“..... فورڈ نے کہا۔  
 ”ٹھیک ہے میں چہارہ مقصد سمجھ گیا ہوں۔ اوکے تم ان دونوں کو اغوا کر کے وہاں پہنچا دو لیکن خیال رکھنا یہ لوگ سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں اور ایسے لوگ انتہائی تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔“..... نارمن نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں باس لیکن آپ فکر نہ کریں یہ جتنے بھی تربیت یافتہ ہوں ہیں تو بہر حال ہمساندہ ملک کے رہنے والے ہیں۔ یہ ہمارا کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں۔“..... فورڈ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔  
 ”اس کے باوجود احتیاط ضروری ہے۔“..... نارمن نے کہا۔  
 ”ییس باس۔“..... فورڈ نے جواب دیا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے دروازے سے باہر نکل گیا۔

عمران کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی جیسے ہی روشنی میں تبدیل ہوئی۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔ آنکھیں کھلتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب اس نے دیکھا کہ اس کا جسم فولادی راڈز سے جکڑا ہوا ہے تو اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے گردن گھمائی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا کیونکہ ساتھ والی کرسی پر ٹائیگر موجود تھا لیکن اس کی گردن ابھی تک ڈھکی ہوئی تھی۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھا۔ وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں موجود تھے جس کا صرف ایک دروازہ تھا۔ کمرے میں موجود سامان سے صاف دکھائی دیتا تھا کہ اس کمرے کو ناہ جنگ روم کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

”یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔  
 اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے پیر کو موڑ کر عقبی پائے کی طرف لے



ہی ٹائیگر کے جسم کے گرد موجود راڈز بھی غائب ہو گئے اور ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

• میں تو فصل کرنے کے بعد ابھی لباس تبدیل ہی کر رہا تھا کہ اچانک میرا ذہن بکرا یا اور پھر مجھے جہاں ہوش آیا ہے..... ٹائیگر نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

• شکر کرو انہوں نے تمہیں اس وقت بے ہوش کیا ہے جب تم لباس پہن چکے تھے۔ درخت تو بڑی مشکل ہو جاتی..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹائیگر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

• آپ کے ساتھ تو باقی سب بڑے ہی تھے۔ پھر..... ٹائیگر نے کہا۔

• نہیں جہادری طرح سب لپٹے لپٹے کر دونوں میں لباس وغیرہ تبدیل کرنے لگے ہوئے تھے۔ میں اللہ ایک فون کرنے میں مصروف تھا کہ اچانک مخصوص قسم کی گیس کی بوسمری ناک سے نگرانی اور پھر اس سے پہلے کہ میں سمجھ سکتا۔ میں بے ہوش ہو گیا اور اب یہاں مجھے ہوش آیا ہے..... عمران نے جواب دیا۔

• لیکن باقی ساتھی یہاں غلط نہیں آ رہے..... ٹائیگر نے کہا۔

• جہاں تک میرا خیال ہے ہم دونوں کو ہی یہاں لایا گیا ہے۔ عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے مزید کوئی بات ہوتی انہیں دروازے کی دوسری طرف الٹھی سی آہٹ کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد ہماری دروازہ ہلکے سے دھماکے سے

جانے کی کوشش شروع کر دی اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد جب اس کے بوٹ کی ٹو عقبی پائے کے پیچھے پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئی تو اس نے پیر کو ذرا سا اوپر نیچے کیا۔ گو اس حالت میں اس کے پورے جسم پر شدید دباؤ تھا اور اسے خاصی تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن وہ لپٹنے کام میں لگا ہوا اور پھر کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی راڈز اس کے جسم کے گرد سے غائب ہو گئے تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر ٹائیگر کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب ٹائیگر کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو اس نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ باہر سے بند تھا اور دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اسی لمحے اسے ٹائیگر کے کرلپنے کی آواز سنائی دی تو وہ تیزی سے مڑا اور پھر جب تک وہ ٹائیگر کی کرسی کے پاس پہنچا ٹائیگر کی آنکھیں کھل چکی تھیں اور اس کا ذہن صیلا پڑا ہوا جسم تن چکا تھا۔

• باس۔ باس آپ۔ یہ۔ یہ۔ کون سی جگہ ہے..... ٹائیگر نے حیرت سے لپٹنے آپ کو کھینچا اور عمران کو اپنی طرف بٹھنے دیکھ کر کہا۔

• مجھے بھی ابھی چند لمحے پہلے ہی ہوش آیا ہے اور چونکہ کرسی کی نشست کا سائز جو ٹا تھا اس لیے میرا پیر عقبی پائے تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس طرح میں آزاد ہو گیا..... عمران نے کہا اور کرسی کی پشت پر پہنچ کر اس نے پیر سے ٹھوکر ماری تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ

کھلا اور دو آدمی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔

”ارے یہ کیا.....“ دونوں کے منہ سے بیک وقت نکلا کیونکہ ان کی نظریں سلسلے موجود خالی کرسیوں پر پڑ گئی تھیں کہ عمران اور ٹائیگر دونوں بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور پھر جلد ہی لحوں بعد آنے والے دونوں بے ہوش ہو کر فرش پر گر چکے تھے۔

”تم انہیں کرسیوں پر راڈز سے جکڑو میں باہر کا جکر لگا آؤں۔“ عمران نے ان میں سے ایک کی بھولی ہوئی جیب سے سائیلنسنگ مشین پٹل نکالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے کھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر ایک راہداری تھی۔ وہ اس راہداری سے گزر کر جیسے ہی آگے بڑھا وہ ایک برآمدے میں پہنچ گیا۔ برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اندر سے دو آدمیوں کی باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کی سائیڈ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔

”چیف باس ان ایشیائیوں سے خود پوچھ گچھ کرنے آیا ہے مائیکل۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں کوئی خاص اہمیت رکھتے ہیں.....“ ایک آدمی نے کہا۔

”ظاہر ہے درجہ چیف باس کسی عام آدمی کے لئے تو آج سے پہلے یہاں کبھی نہیں آیا.....“ دوسری آواز سنائی دی تو عمران اچھل کر دروازے میں آیا تو اس نے کمرے میں دو آدمیوں کو کرسیوں پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔

”خبردار ہاتھ اٹھا دو ورنہ.....“ عمران نے خڑتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل کر کمرے ہو گئے۔ ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات نمایاں تھے لیکن اس کے ساتھ ہی ان کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے ان کی جیسوں کی طرف ہی بڑھے تھے اور دوسرے لمحے کلک کلک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں سینے پر گویاں کھا کر چھٹے ہوئے پشت کے بل بچے جا کرے۔ سچے کر کہ انہوں نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے ایک بار پھر سائیلنسنگ مشین پٹل کا ٹریگر دبا دیا اور ان دونوں کے جسم جھکے کھا کر ساکت ہو گئے۔ عمران تیزی سے واپس مڑا اور پھر اس نے اس ساری کوشش کا جکر لگا لیا۔ لیکن وہاں اور کوئی آدمی نہ تھا البتہ اس نے ایک بڑا سا تہہ خانہ ضرور چیک کر لیا تھا جو جدید ترین اسلحے کی بیٹھیوں سے بھر ہوا تھا۔ ”تو یہ اسلحے کا دھندہ کرتے ہیں لیکن پھر انہوں نے ہمیں کیوں اغوا کیا ہے.....“ عمران نے واپس اس کمرے کی طرف مڑتے ہوئے کہا جہاں ٹائیگر کے ساتھ آنے والے دونوں موجود تھے۔ جب عمران اندر داخل ہوا تو اس نے دیکھا کہ آنے والے دونوں کرسیوں پر راڈز سے جکڑے ہوئے بیٹھے تھے البتہ ان کی گردنیں بدستور ڈھکی ہوئی تھیں۔ ”ان کی گردنیں سیدھی کر کے پھر ان کے ناک منہ بند کر کے انہیں ہوش میں لے آؤ.....“ عمران نے ایک طرف رکھی ہوئی ایک کرسی کو اٹھا کر ان کے سلسلے کچھ فاصلے پر رکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا چونکہ عمران اور ٹائیگر دونوں نے انہیں اس انداز

اپنا تعارف کرادو۔ جہلے یہ بتاؤ کہ تم میں سے باس کون ہے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم کیوں یہ بات پوچھ رہے ہو؟..... اس آدمی نے جو اندر داخل ہوتے ہوئے آگے تھا جو تک کر پوچھا۔

”اس لئے کہ میں ایک آدمی سے بات کرنا چاہتا ہوں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”میں باس ہوں۔“..... اس آدمی نے کہا۔

”تم نے ہمیں کیوں اغوا کرایا ہے؟..... عمران نے پوچھا۔

”ہمیں اس کے لئے ہائز کیا گیا تھا۔“..... باس نے کہا۔

”کس نے ہائز کیا تھا؟..... عمران نے پوچھا۔

”ایک عقلمی نے۔“..... باس نے جواب دیا۔

”ہمیں اغوا کرنے کے بعد تم نے ہمیں زندہ رکھا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم ہم سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے تھے اور چونکہ تم باس ہو اس لئے یہ بات تم بتاؤ گے کہ تم ہم سے کیا پوچھنا چاہتے تھے۔“ عمران کا لہجہ نکتہ سرد ہو گیا۔

”ہمیں بتایا گیا تھا کہ ایشیا سے ایک گروپ جس میں دو عورتیں اور باقی مرد ہیں ناراک آ رہا ہے۔ ان میں سے دو آدمیوں کے طے بتائے گئے تھے اور ہمیں کہا گیا تھا کہ یہ گروپ ناراک میں اسلحے کی سرنگھٹ کے سلسلے میں کسی بڑے گروپ سے ملنا چاہتا ہے اور ہمیں کہا گیا تھا کہ تم دونوں کو اغوا کر کے یہ معلوم کریں کہ تم یہاں اسلحے

میں اٹھا کر نیچے پھینکا تھا کہ ان کی گردنیں ایک مخصوص انداز میں بل کھا گئی تھیں اسی لئے وہ فوری بے ہوش بھی ہو گئے تھے اور اب جب تک وہ بل سیدھا نہ کیا جاتا وہ کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکتے تھے اس لئے عمران نے ٹائیگر کو تفصیل سے ہدایت دی تھی۔ ٹائیگر نے حکم کی تعمیل کی اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کرہستے ہوئے ہوش میں آ گئے۔

”تم باہر رکوان کے دو ساتھی باہر موجود تھے انہیں تو میں نے ہلاک کر دیا ہے لیکن ہو سکتا ہے کوئی اچانک آجائے۔“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ملاتا ہوا باہر کی طرف مڑ گیا۔

”تم۔ تم کیسے آزاد ہو گئے۔ تم تو راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ ہوش میں آتے ہی ان میں سے ایک ادھیڑ عمر لیکن سمارٹ سے آدمی نے اچھائی حیرت بھرے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ہمارا تعلق ایشیا سے ہے اور ایشیائی بازی گری میں بھی ماہر ہوتے ہیں اور شعبہ گری میں بھی۔ اس لئے ہمارے لئے یہ راڈز وغیرہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم تو گیس سے بے ہوش کئے گئے تھے۔ تم خود بخود کیسے ہوش میں آ گئے۔ کیا واقعی تم جادوگر ہو؟.....“ انہی پانچ دوسرے آدمی نے کہا۔

”میں جہلے ہی تمہارے اس سوال کا جواب دے چکا ہوں اب تم

کے سلسلے میں کس گروپ سے ملنا چاہتے تھے..... باس نے جواب دیا۔

”جہاز انا م کیا ہے..... عمران نے پوچھا۔

”میرا نام نارمن ہے..... باس نے جواب دیا۔

”کس تنظیم نے تمہیں ہائر کیا تھا..... عمران نے پوچھا۔

”فری زون نامی ایک خفیہ تنظیم ہے..... نارمن نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی باس ہو۔ اس لئے تم یہ کچھ رہے

ہو کہ اس طرح کی باتیں کر کے مجھ جیسے فیلڈ میں کام کرنے والے آدمی

کو بھٹا سکو گے۔ تو مسز نارمن یہ میں تمہیں بتا دوں کہ تم نے صرف

اپنا نام درست بتایا ہے اور بس۔ باقی جہازی ساری باتیں غلط

ہیں..... عمران نے کہا۔

”تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو..... نارمن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”جس طرح ایکس ریز جسم کے اندر چھپی ہوئی ہڈیوں کو سلینے لے

آتی ہیں۔ اس طرح میری آنکھوں سے بھی ایسی ریز نکلتی ہیں جو چ

جھوٹ کا پتہ چلا لیتی ہیں۔ میں تمہیں آخری موقع دے رہا ہوں کہ تم

تشدد کے بغیر جو کچھ کہنا چاہتے ہو..... عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

”جو کچھ چاہتا ہوں نے بتا دیا ہے..... نارمن نے بھی سر دلچے

میں کہا۔

”اوکے میں نے اتمام حجت کر دی ہے۔ اب جو کچھ ہوگا اس پر تمہیں

کوئی شکایت نہیں ہونی چاہئے..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کے استر کے اندر بیٹھ بیٹھ کر

خفیہ جیب سے ایک تیز دھار لکین پتلا سا استر مانا خنجر باہر کھینچ لیا۔

”اب یہ خنجر چھاری زبان سے چکا اگوائے گا..... عمران نے آگے

بڑھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ نارمن کچھ کہتا عمران کا بازو بجلی

کی سی تیزی سے گھوما اور کرہ نارمن کے حلق سے نکلنے والی بیج سے گونج

اٹھا۔ تیز دھار خنجر نے اس کا دایاں ہتھکڑا دھسے سے زیادہ کاٹ دیا تھا اور

ابھی اس کی بیج عکسے میں گونج ہی رہی تھی کہ عمران کا ہاتھ ایک بار

پھر گھوما اور اس بار نارمن کے بائیں ہتھکڑے کا بھی وہی حال ہوا جو دائیں

کا ہوا تھا اور کرہ ایک بار پھر نارمن کے حلق سے نکلنے والی بیجوں سے

گونج اٹھا وہ مسلسل پیچھے چلا جا رہا تھا۔ عمران نے خنجر ایک طرف زمین

پر پھینک دیا اور آگے بڑھ کر اس نے مڑی ہوئی انگلی کے پک سے

نارمن کی پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر ضرب لگا دی۔ ضرب لگتے ہی

نارمن کا جسم اس طرح چمکے اور لرزے لگا جیسے اسے جالے کا بخار

چرہ آیا ہو۔ اس کا ہرہ لکھت مسخ ہو گیا۔ آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔

اس کی بیجھن اس کے حلق میں ہی رک گئیں۔ اس کی حالت لکھت تباہ

سی ہو کر رہ گئی۔

”تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا کہ یہ کیسا عذاب ہے اور اب دوسری

ضرب پہلے سے دو گنا بڑا عذاب ثابت ہو گی..... عمران نے ایک بار

پھر مڑی ہوئی انگلی کا پک بنا کر نارمن کی پیشانی کے سلینے لے جاتے

ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم ممت مارو۔ رک جاؤ۔ پپ پپ پانی

نارمن بے اختیار چو ننگ ساڑا۔

”تم۔ تم۔ ریڈ کرافٹ کو جلتے ہو“..... نارمن کے لہجے میں اس قدر حیرت تھی کہ شاید اسے اپنی تکلیف بھی بھول گئی تھی۔

”سنو نارمن تم نے ایک بار پھر مجھے جکڑ دینے کی کوشش کی ہے

لیکن جہاں آنے سے پہلے میں نے اس سلسلے میں جو تحقیقات کرائی

تھیں اس کے مطابق پاکیشیا سے فائل واقعی منڈوپ گروپ نے

حاصل کی تھی لیکن منڈوپ گروپ کا کام صرف معاوضہ لے کر کام کرنا

ہے اور یہ بات بھی منڈوپ گروپ کے ایک ذریعے سے معلوم ہوئی

ہے کہ منڈوپ گروپ نے یہ فائل حاصل کر کے ناراک کے ایک

سائنسی گروپ ریڈ کرافٹ کو بھجوا دی ہے۔ چونکہ یہ کام براہ راست

منڈوپ نے کیا ہے اور منڈوپ کی تلاش میں وقت لگتا اس لئے ہم براہ

راست اس ریڈ کرافٹ کی تلاش میں جہاں ناراک بھجے گئے۔ ریڈ

کرافٹ گروپ کے بارے میں جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق ریڈ

کرافٹ گروپ ایسا اسلحہ حیار کرتا ہے جو عام ڈگر سے ہٹ کر ہوتا ہے

اس کے لئے وہ ایسے فارمولے حاصل کرتا ہے جو نئے ہوتے ہیں۔

انہیں کس طرح تحریر ایس فائل میں موجود ایک منفرد ساخت کی

سب میرین بنانے کے خاکے کے متعلق معلوم ہو گیا۔ سہتاخہ انہوں

نے منڈوپ گروپ کے ذریعے اس فائل کی نقل حاصل کی اور ریڈ

کرافٹ گروپ کے بارے میں مزید معلومات یہ ملی ہیں کہ ریڈ کرافٹ

گروپ ان فارمولوں کو فنی طور پر کام کرنے والے سائنس دانوں کے

دو۔ میں مریاؤں گا رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں“..... نارمن

کے منہ سے اس طرح رک رک کر الفاظ نکلنے لگے جیسے الفاظ اس کی

مرضی کے بغیر اچھل اچھل کر باہر آرہے ہوں۔

”پانی بھی مل جائے گا۔“ مجھے معلوم ہے کہ دوسری ضرب سے پہلے

تم مر نہیں سکتے۔ بولتے رہو ورنہ“..... عمران نے ہاتھ کو حرکت دیتے

ہوئے اسی طرح سر دھلے میں کہا۔

”سس سوانکا کے منڈوپ نے ہمیں یہ کام سونپا تھا۔ سوانکا کے

منڈوپ نے۔ اس نے کہا تھا کہ اس نے پاکیشیا سے کوئی فائل اڑائی

ہے اور اب سیکرٹ سروس کے آدمی ناراک اس فائل کے پیچھے آ رہے

ہیں۔ ان سے معلومات حاصل کرو اور اگر یہ واقعی اس فائل کے پیچھے آ

رہے ہوں تو انہیں ہلاک کر دو“..... نارمن نے جلدی جلدی بات

کرتے ہوئے کہا۔

”سوانکا کا منڈوپ جہاں ناراک میں رہتا ہے“..... عمران نے

ظنک لہجے میں کہا۔

”نہیں وہ سوانکا میں رہتا ہے“..... نارمن نے جواب دیتے ہوئے

کہا۔

”تم نے سوانکا کے منڈوپ گروپ کا نام لے کر یہ بات تو بتا دی

ہے کہ جہاں تعلق ریڈ کرافٹ سے ہے۔ اس لئے اب تم یہ بتاؤ کہ ریڈ

کرافٹ نے منڈوپ سے تحریر ایس کی فائل حاصل کر کے کہاں

بھجوائی ہے اور اس کا کیا نتیجہ نکلا ہے“..... عمران نے سر دھلے میں کہا تو

حرکت کرنے کے قابل ہی نہ رہے گا اس لئے جہاڑی بہتری اسی میں ہے کہ تم ضرب لگنے سے پہلے کچھ بتا دو اور اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے ناکارہ اور معذور ہونے سے بچا لو اور میں اب صرف پانچ تک گنوں گا..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گنتی کا آغاز کر دیا۔

”رک جاؤ۔ تم واقعی بہت باخبر آدمی ہو۔ تم سے کچھ نہیں چھپایا جا سکتا۔ صرف مجھ سے وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں..... نارمن نے کہا۔“

”جلو وعدہ کہ اگر تم واقعی سب کچھ بتا دو گے تو ہمیں زندہ چھوڑ دوں گا..... عمران نے کہا۔“

”ٹھیک ہے میں سب کچھ بتا دیتا ہوں لیکن پہلے مجھے پانی پلاؤ میری حالت لمحہ بہ لمحہ خراب سے خراب تر ہوتی جا رہی ہے..... نارمن نے کہا تو عمران نے ایک لمحے کے لئے اسے حور سے دیکھا اور پھر تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا کیونکہ اس کرے کے ساتھ کوئی ہاتھ روم نہیں تھا اس لئے پانی لینے کے لئے اس کا دوسرے کمرے میں جانا ضروری تھا۔ باہر برآمدے میں ٹائیگر موجود تھا۔

”کیا ہوا باس..... ٹائیگر نے عمران کو برآمدے میں آتے دیکھ کر چونک کر پوچھا۔“

”کہیں سے پانی لے آؤ تاکہ اس آدمی کو پانی پلا کر اس سے پوچھ گچھ کی جاسکے وہ اب سب کچھ بتانے پر آمادہ ہو چکا ہے..... عمران نے کہا

مختلف گہو پس کو بھجوا دیتا ہے اور ان سے رپورٹس طلب کرتا ہے۔ اس کے بعد جو گروپ اس سے قابل عمل اور مفید فارمولا تیار کرنے کی حابی بھر لیتا ہے اس سے فارمولا تیار کرایا جاتا ہے اور پھر اس فارمولے کے مطابق وہ اپنی ٹیکٹری میں یہ اختیار تیار کر اکر سپر باورڈ کو فروخت کرتا ہے اس لحاظ سے دیکھا جائے تو ریڈ کرافٹ گروپ انتہائی وسیع اور منظم گروپ ہے سچونکہ اس فائل میں موجود سب میرین کے خاکوں کو ہمارے ملک کے سائنس دانوں نے ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا تھا اس لئے اس فائل کی حفاظت بھی اس طرح نہ کی گئی جس طرح ہونی چاہئے تھی لیکن اس فائل میں ریڈ کرافٹ کی دلچسپی بتا رہی ہے کہ انہیں اس میں سے کوئی ایسا آئیڈیا ملنے کی واقعی امید ہے جس سے وہ کوئی نیا اور تباہ کن اختیار تیار کر سکیں کیونکہ ریڈ کرافٹ گروپ سب میرین وغیرہ تیار نہیں کرتا وہ صرف اختیار تیار کرتا ہے۔ اب یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارے یہاں پہنچنے ہی تم لوگ از خود ہم سے ٹکرا گئے ورنہ تمہیں تلاش کرنے کے لئے نبھانے ہمیں کتنا کام کرنا پڑتا اس لئے اب تم بتاؤ گے کہ اس فائل کو تم لوگوں نے کس کس گروپ کے پاس بھیجا اور انہوں نے اس کے بارے میں کیا رپورٹ دی ہے اور یہ بھی سن لو کہ اب جہاڑی پیشانی پر جو ضرب لگے گی اس کے بعد تم اس قابل ہی نہیں رہو گے کہ تم جھوٹ بول سکو۔ جہاڑا لشور خود بخود اگلے دس گالین اس ضرب کے بعد جہاڑا اعصابی نظام ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور جہاڑا جسم

اور ٹائنگ سر ملاتا ہوا ایک کمرے کی طرف مڑ گیا جب کہ عمران واپس پلٹ گیا۔ کمرے میں نارمن اور اس کا ساتھی ویسے ہی موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد ٹائنگ پانی سے بھری ایک بوتل اٹھائے اندر آیا۔

"اسے پانی پلاؤ..... عمران نے نارمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ٹائنگ نے آگے بڑھ کر پانی کی بوتل کا ڈھکن ہٹا کر بوتل کا دہانہ نارمن کے منہ سے لگا دیا۔ نارمن اس طرح غصہ پانی پیئے لگا جیسے پیاسے آدمی پانی پیئے ہیں۔ جب اس نے پانی پینا بند کیا تو ٹائنگ نے بوتل میں موجود باقی پانی نارمن کے چہرے پر انڈیل دیا۔ نارمن کا چہرہ اب چپکے کی نسبت خاصا نارمل ہو گیا تھا۔

"اب بولو کیا کہتے ہو۔ لیکن یہ سوچ لو کہ اس کے بعد تمہیں کوئی موقع نہ ملے گا..... عمران نے سرو لہجے میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ میں ناراک میں ریڈ کرافٹ کا چیف ہوں۔ ریڈ کرافٹ کا ہیڈ کو آرڈر ونگٹن میں ہے لیکن کہاں ہے اس کا مجھے بھی علم نہیں ہے۔ ویسے ہیڈ کو آرڈر والے صرف فیکٹریوں کو ڈیل کرتے ہیں۔ باقی سارا کام میں اور میرا دفتر کرتا ہے۔ یہ میرا ساتھی فورڈ ہے۔ یہ ناراک میں ریڈ کرافٹ کے ایکشن گروپ کا انچارج ہے۔ ریڈ کرافٹ کو اطلاع ملی کہ پاکیشیا کے ایک ساتیس دان نے ایک ساتیس کانفرنس کے دوران اپنے دوست ساتیس دانوں کے ساتھ لیور سے چلنے والی ایک سب میرین کا آئیڈیا ڈسکس کیا۔ اس نے بتایا کہ اس نے اس سلسلے میں ابھرائی خاکے تیار کیے ہیں لیکن حکومت پاکیشیا

نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہمارے گروپ کا طریقہ کار ہے کہ ہم ایسے فارمولے کو سائنس دانوں کے چار پرائیویٹ گروپوں کو سمجھا دیتے ہیں جو اس پر ریسرچ کرتے ہیں اور پھر اپنی رائے دیتے ہیں سچا فحشہ تحری ایکس فائل ان چاروں گروپوں کو سمجھا دی گئی ان میں سے تین گروپس نے رائے دی کہ یہ ناقابل عمل منصوبہ ہے اس سے کوئی مفید کام نہیں لیا جاسکتا لیکن ایک گروپ جسے شلارز گروپ کہا جاتا ہے اس نے رپورٹ دی کہ اگر اس میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں تو اس سے ایک انتہائی انقلابی ایجاد حاصل کی جاسکتی ہے لیکن اس کے لئے انہیں ایک ماہ کی سہولت ملنی چاہئے اور معاوضہ بھی۔ اس پر میں نے ہیڈ کوارٹر بلت کی تو مجھے وہاں سے کہا گیا کہ میں چاروں گروپس کی رائے ہیڈ کوارٹر سمجھا دوں۔ ہیڈ کوارٹر خود ہی اسے ذیل کرے گا سچا فحشہ میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے بعد کیا ہوا مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں ہے۔“..... نارمن نے جواب دیا۔

”ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیل ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ہیڈ کوارٹر ولنگٹن میں ہے اور میرا اس سے رابطہ صرف ٹرانسمیٹر سے ہے۔ میں ذاتی طور پر اس کے بارے میں مزید کچھ نہیں جانتا۔“

پھر من نے جواب دیا۔

”تو پھر تم نے ان گروپس کی آراء کیسے وہاں سمجھیں۔“..... عمران

کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام فائل کے حصول کے فوری بعد ہوا ہے۔ اس پر میں پریشان ہو گیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ وہاں کام صرف دولت کی بنیاد پر مکمل نہیں ہوا کیونکہ اس سے قبل یہی ہوتا تھا کہ دولت دے کر جو کچھ حاصل کیا جاتا تھا وہ ہمیشہ خفیہ رہتا تھا۔ اس پر میں نے ایک آدمی کو وہاں بھیجا یا جس نے مجھے رپورٹ دی کہ منڈوپ کے مقامی البتھٹ ماٹھو کو وہاں کے ایک مقامی بد معاش ٹائیگر نے اغوا کیا ہے اور ٹائیگر کا ساتھی ایک علی عمران نامی آدمی ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اس آدمی نے یہ اطلاع بھی دی کہ علی عمران اور ٹائیگر دونوں لپٹے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ پاکیشیا سے ناراک کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ اس نے عمران اور ٹائیگر کے چلے بھی بتا دیئے۔ جس پر میں نے فورڈ کو ہلاک ہدایت کی کہ عمران اور ٹائیگر دونوں کو اغوا کر کے یہاں لایا جائے تاکہ ان سے پوچھ گچھ کی جاسکے کہ کیا وہ اس فائل کے سلسلے میں کچھ جانتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ فورڈ نے تم دونوں کو ہوٹل سے اغوا کر کے یہاں کرسیوں میں جکڑ دیا۔ تم دونوں گیس سے بے ہوش تھے۔ پھر اس نے مجھے اطلاع دی اور میں یہاں آ گیا۔ لیکن جب ہم دونوں اندر آئے تو تم کرسیوں سے آزاد ہو چکے تھے اور اس کے بعد تم جانتے ہو کہ کیا ہوا۔“..... نارمن نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ ساری باتیں مجھے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتیں تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس فائل کا کیا ہوا۔ تم نے اس سے کیا فارمولا حاصل کیا۔“..... عمران



نکلیں اور ان کے جسم بری طرح چپنے لگے۔

"آؤ..... عمران نے ریو اور جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور تیزی سے پرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"کیسے معلوم ہوا کہ ہمیں گھیرا جا رہا ہے..... عمران نے باہر آتے ہی پوچھا۔

"باس میں اوپر والی منزل کو چیک کرنے گیا تو میں نے دو کاروں کو اس عمارت کی سائیڈوں پر آکر رکھے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے چار افراد نکل کر تیزی سے عمارت کی سائیڈوں میں ہو گئے اور جب میں نیچے اترنے لگا تو میں نے ایک تیسری کار کو عین گیٹ کے سامنے رکھے ہوئے دیکھا تھا..... ٹائٹگر نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"عمارت کو یقیناً چاروں طرف سے گھیرا گیا ہوگا۔ اب باہر نکلنے کا کوئی راستہ تم نے چیک کیا ہے..... عمران نے برآمدے میں پہنچتے ہوئے پوچھا۔

"میں باس آپ اندر مصروف رہے تو میں نے اس عمارت کی پوری چیکنگ کی ہے۔ نیچے تہہ خانے سے ایک خفیہ راستہ ساتھ والی عمارت میں جا رہا ہے اور وہ عمارت خالی ہے میں چیک کر آیا ہوں..... ٹائٹگر نے کہا۔

"تو چلو پھر..... عمران نے کہا اور ابھی وہ مڑنے ہی لگے تھے کہ انہوں نے سرخ رنگ کے کیسپول ہوا میں اڑ کر عمارت کے اندر

نے پوچھا۔

"ایسے کاموں کے لئے ہیڈ کوارٹر لینے خاص آدمی جہاں بھجواتا ہے..... نارمن نے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جہاں تک تکلیف کافی کم ہو گئی ہے کیوں..... عمران نے نکتہ چرے بدلتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں..... نارمن نے جواب دیا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ مجھے جھوٹ بچ کا فوری علم ہو جاتا ہے..... عمران نے خراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھا اور انگلی موڑ کر نارمن کی طرف جارحانہ انداز میں بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ لیکن وعدہ کرو کہ میرا نام درمیان میں نہ آنے گا ورنہ میں بے موت مارا جاؤں گا..... نارمن نے ایک بار پھر جھپٹتے ہوئے کہا۔

"اب کوئی وعدہ نہیں ہوگا بولو..... عمران نے خراتے ہوئے کہا۔

"وٹنگن کے نواحی قصبے سٹاکن میں ہیڈ کوارٹر ہے۔ ریڈ ہال ٹاور ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں..... نارمن نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ٹائٹگر دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"باس ہمیں گھیرا جا رہا ہے..... ٹائٹگر نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریو اور نکالا اور اس کے ساتھ ہی کچھ بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور نارمن اور خاموش بیٹھے ہوئے فوجی دونوں کے سینوں میں سوراخ ہو گئے۔ ان دونوں کے حلق سے خفیم

سنائی دی۔

"روم نمبر فور تھریڈ سٹوری مس جولیانہ سے بات کرائیں۔" عمران نے کہا۔

"یہی سرہولڈ آن کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو..... چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جولیا تم اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر ہوٹل چھوڑ دو۔ کسی عقبی رستے سے باہر نکلتا اور ہوٹل چھوڑ کر ٹرانس کالونی پہنچ جاؤ وہاں پلے ہو اے کے نام سے ایک ہوٹل موجود ہے اس کی نیچر کروبی سے مل کر تم نے میرا نام لینا ہے وہ تمہیں فوری طور پر کسی پناہ گاہ پہنچا دے گی۔ میں اور ٹائیگر بھی وہاں پہنچ جائیں گے۔" عمران نے کہا۔

"لیکن تم کہاں غائب ہو گئے ہو اور....." جولیانہ کہنا شروع کیا۔  
"جو میں نے کہا ہے وہ کر دو....." عمران نے تیز لہجے میں کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر کوٹ کی چھوٹی جیب سے سکے نکال کر اس نے باکس میں ڈالے اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ ناراک ایئر پورٹ سے اترتے ہی اس نے سب سے پہلے یہ کام کیا تھا کہ کافی سارے سکے حاصل کر کے مخصوص جیب میں ڈال لئے تھے۔ ویسے تو ایکریڈیا میں کارڈ فون بھی لگے ہوئے تھے لیکن ان کے لئے مخصوص طور پر کارڈ حاصل کئے جاتے تھے جب کہ اب بھی سکوں والے فون زیادہ استعمال کیے جاتے تھے اور وہ ہر جگہ

گرتے دیکھے۔

"سائنس روک لو....." عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود بھی سائنس روک لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں سائنس روکے ہوئے جہز خانے میں پہنچے اور پھر وہاں سے اس خفیہ رستے سے ہوتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔ ٹائیگر کا چہرہ پھٹنے سے قریب ہو رہا تھا۔

"اب سائنس لے سکتے ہو....." عمران نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے کہا تو ٹائیگر نے جلدی سے لمبے لمبے سائنس لینے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ساتھ والی عمارت میں پہنچ گئے وہ واقعی خالی پڑی ہوئی تھی۔

"جلو یہاں سے بھی نکلو وہ یہاں پہنچ جائیں گے....." عمران نے کہا اور وہ عقبی طرف موجود دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے دروازہ کھولا اور پھر باہر چلا گیا۔ باہر ایک معروف سڑک تھی جس پر ٹریفک رواں دواں تھی۔ فٹ پاتھ پر کافی لوگ بھی چل رہے تھے۔ عمران نے ٹائیگر کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں خاموشی سے باہر آکر فٹ پاتھ پر چلنے والوں میں شامل ہو کر آگے بڑھنے چلے گئے کچھ فاصلے پر سکوں سے چلنے والا ایک پبلک فون ہوٹہ موجود تھا۔ عمران جلدی سے اندر داخل ہوا اور اس نے رسیور اٹھایا اور جیب سے سکے نکال کر اس نے باکس میں ڈالے۔ اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یہی ڈیڑیم لینڈ ہوٹل....." رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

دستیاب بھی تھے اس لئے عمران کارڈ کے حصول کے جگر میں پڑنے کی بجائے ہمیشہ ٹکسوں والے فون ہی استعمال کرتا تھا۔ دوسری بار کسے ڈال کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یس پلے بوائے ہوٹل..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”کروبی سے بات کر اؤ میں علی عمران بول رہا ہوں.....“ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”یس سر.....“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو کروبی بول رہی ہوں.....“ چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس بار بولنے والی کی آواز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اوجیز عمر عورت ہے۔۔۔

”علی عمران بول رہا ہوں کروبی.....“ عمران نے کہا۔

”اوہ عمران تم۔ کہاں سے فون کر رہے ہو میں تو جہاری منتظر تھی تم ہوٹل کیوں نہیں آئے.....“ دوسری طرف سے بے چین سے لہجے میں کہا گیا۔

”میں نے سوچا تھا کہ ذرا احتیاری کر کے جہارے پاس آؤں گا تا کہ تم مجھے دیکھتی ہی نہ ریجیکٹ کر دو۔ اس لئے ایک اور ہوٹل میں ٹھہر گیا تھا لیکن اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو فوری طور پر پناہ گاہ کی ضرورت پڑ گئی ہے۔ مجھے امید ہے تم نے پاکیشیا سے میری فون کال پر کوئی بندوبست کر لیا ہوگا.....“ عمران نے جواب

دیا۔

”ہاں کر لیا ہے لیکن کیا تم میلے پاس نہیں آؤ گے.....“ کروبی نے پوچھا۔

”ضرور آؤں گا لیکن بتایا تو ہے تیاری کے بعد۔ میرے ساتھی جہارے پاس پہنچ رہے ہیں۔ ان کی لیڈر ایک سوئس خاتون ہے جس جو لیا۔ جیسے ہی یہ لوگ جہارے پاس پہنچیں تم انہیں فوری طور پر اس پناہ گاہ تک پہنچا دینا اور مجھے بھی اس کی تفصیل بتا دو.....“ عمران نے کہا۔

”گرین کالونی کو ٹی نمبر تھری تھری ون اے بلاک۔ جہارے مطلب کی تمام چیزیں وہاں موجود ہیں۔ وہاں جو آدمی موجود ہو اسے تم صرف اپنا نام بتا دینا وہ کو ٹی جہارے حوالے کر کے واپس آ جائے گا لیکن تم سے ملاقات کب ہوگی.....“ کروبی نے کہا۔

”امید پر دنیا قائم ہے۔ تم بھی قائم رہو گز بائی.....“ عمران نے کہا اور ریسور رکھ کر وہ فون بوٹھ سے باہر آ گیا۔ ٹائنگلر ایک طرف بٹے ہوئے بکشل پر کھڑا سالے الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔

”آؤ.....“ عمران نے اس کے قریب پہنچ کر آستہ سے کہا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک خالی ٹیکسی میں سوار گرین کالونی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے ٹیکسی عمران نے گرین کالونی کے آغاز ہی پر چھوڑ دی اور پھر وہ پیدل ہی آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد مطلوبہ کو ٹی عمران نے تلاش کر لی۔ پچانک پر پہنچ کر

اس نے کال پہل کا بٹن پریس کیا تو چند لمحوں بعد چھوٹا بھانک کھلا اور ایک نوجوان باہر آگیا۔  
 "میرا نام علی عمران ہے"..... عمران نے اس نوجوان سے کہا تو وہ چونک پڑا۔

"میں سرٹھیک ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے"..... نوجوان نے کہا۔  
 "کروبی نے بتایا تھا کہ تم واپس چلے جاؤ گے"..... عمران نے کہا۔  
 "ٹھیک ہے سر"..... نوجوان نے جواب دیا اور عمران اور ٹائیگر کے اندر جاتے ہی وہ تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کو بڑھ گیا۔ کوٹھی واقعی عمران کی مرضی کے مطابق تھی۔

"ان لوگوں کو کیسے اطلاع مل گئی ہوگی باس"..... ٹائیگر نے کہا۔  
 "میرا خیال ہے کہ یہ گروپ ہمارے پیچھے نہیں آیا ہے ان لوگوں کا کوئی مخالف گروپ ہوگا ورنہ اگر انہیں یہ اطلاع مل جاتی کہ ہم نے ان کے چیف باس کو کور کر لیا ہے تو وہ ریڈ کرنے کے لئے اس طرح انتظار کرتے"..... عمران نے ایک الماری کھولتے ہوئے جواب دیا۔  
 "تو تجربہ آپ نے ان دونوں کو فوری طور پر کیوں ہلاک کر دیا"۔  
 ٹائیگر نے کہا۔

"میں نہیں چاہتا تھا کہ آنے والوں کو یہ ہمارے متعلق کچھ بتا سکیں کیونکہ ابھی صرف ان دونوں کو ہمارے متعلق علم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرا گروپ بھی اس سلسلے میں دلچسپی لے رہا ہو اور انہیں بھی ہمارے متعلق علم ہو جائے"..... عمران نے الماری میں موجود جدید

ترین میک اپ باکس باہر نکالتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"ان لوگوں سے کچھ معلومات تو ملی ہوں گی"..... ٹائیگر نے کہا۔  
 "ہاں کام خاصا آگے بڑھ گیا ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ انہوں نے از خود ہم پر ہاتھ ڈال دیا ہے۔ ورنہ ہمیں انہیں ٹریس کرنے میں خاصی مشکل پیش آتی"..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ عمران نے میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا تو اس میں ٹون موجود تھی۔

"تم باہر جاؤ۔ جو ایلا اور دوسرے ساتھیوں نے آنا ہے۔"۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلانا ہوا باہر کی طرف مڑ گیا۔ عمران نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"میں رافیل کارپوریشن"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔ رافیل صاحب سے بات کراؤ"..... عمران نے قدرے تھکمانے لہجے میں کہا۔  
 "میں سرہو لڈان کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافیل بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری مروانہ آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں رافیل کیا فون محفوظ ہے"..... عمران نے کہا۔

"تمہیں دوسری بار بندھنے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ ٹھیک ہے میں جیٹی سے بات کرتا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"ارے ارے عمران صاحب میں اپنی نہیں آپ کی بات کر رہا ہوں میرے لئے تو ایک ہی بندھن کافی ہے۔ اس نے میرے جوڑ جوڑ توڑ رکھے ہیں اگر دفتر سے اٹھتے ہوئے ایک منٹ بھی درہو جائے تو وہ محترمہ خود قتر پیچ جاتی ہے"..... رافیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھ ہونا بھی ایسا ہی چاہئے۔ جیٹی واقعی عقلمند خاتون ہے ورنہ تم تو بندھن کی رسی سکو کھد پٹانے بچانے کہاں کہاں پھینکتے پھرتے"..... عمران نے جواب تو رافیل قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"وہ تو جوانی کی باتیں تمہیں عمران صاحب ورنہ اب تو کسی کی طرف دیکھتے ہوئے بھی خوف آتا ہے"..... رافیل نے کہا۔

"آنکھیں بند کر کے دیکھ لیا کرو۔ مجھے یقین ہے کہ تم اس کے باوجود وہ کچھ دیکھ لو گے جو آنکھیں کھول کر بھی نہ دیکھا جاسکتا ہو۔" عمران نے جواب دیا اور رافیل ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"بہر حال حکم فرمائیے کیسے آج اتنے طویل عرصے بعد یاد کر لیا۔ اب تو جیٹ بھی ہمیں بھول گیا ہے"..... رافیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہیں تنخواہ تو باقاعدگی سے مل رہی ہوگی"..... عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے وہ تو ملنی ہی ہے"..... رافیل نے جواب دیا۔

"تو پھر ایسی نوکری تو اللہ ہر کسی کو دے کہ کام نہ کاج اور تنخواہ حاضر"..... عمران نے جواب دیا۔

"ایک منٹ"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلا عمران صاحب اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں"..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن مجھے کھولے گا کون"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب میں سمجھا نہیں آپ کی بات"..... رافیل کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ کھل کر بات کرو۔ اس کا مطلب ہے کہ میں بندھا ہوا ہوں اور جب تک کھل نہ جاؤں اس وقت تک بات ہی نہ کروں"..... عمران نے جواب دیا تو رافیل بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"وہ تو میں نے محاورے بات کی تھی عمران صاحب ورنہ اسنا تو مجھے بھی معلوم ہے کہ ابھی آپ کو باندھنے والا پیدا ہی نہیں ہوا ہے اور نہ شاید کبھی پیدا ہو"..... رافیل نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"باندھنے والا تو شاید پیدا نہ ہوا ہو لیکن باندھنے والی ضرور پیدا ہو چکی ہے۔ لیکن اب کیا کروں میری شدید خواہش کے باوجود وہ باندھنے پر رضامندی نہیں ہوتی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو دوسری طرف سے رافیل بے اختیار ہنسنے پڑا۔

"میں آپ کا اشارہ سمجھ گیا ہوں۔ اگر آپ کہیں تو میں اس سلسلے میں کوشش کروں"..... رافیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ بات نہیں عمران صاحب۔ کام کر کے تنخواہ لینے میں علیحدہ ہی لطف ہے۔“ رافیل نے جواب دیا۔

”چلو پھر لطف لے لو۔“ ولنگٹن کے نوابی قصبے ساکن میں ایک ہوٹل ہے جس کا نام ریڈ ہال ہے۔ کیا تم نے اسے دیکھا ہوا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں خاصا بڑا اور مشہور ہوٹل ہے۔“ رافیل نے جواب دیا۔  
 ”ایک خفیہ تنظیم جس کا نام ریڈ کرافٹ ہے۔ اس خفیہ تنظیم کا ہیڈ کوارٹر اس ریڈ ہال کے نیچے تہہ خانوں میں ہے۔ میں اس وقت ساتھیوں سمیت ناراک میں موجود ہوں اور ابھی تھوڑی دیر بعد ہم لوگ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ولنگٹن کے لئے روانہ ہو جائیں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ ہمارے وہاں پہنچنے سے پہلے اس تنظیم کے کسی ایسے آدمی کو تم ٹریس کر کے انہما کر لو جس سے مفید معلومات حاصل کی جاسکیں۔“ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کس قسم کی معلومات۔“ رافیل نے پوچھا۔

”اس تنظیم نے پاکیشیا سے ایک دفاعی فائل چوری کرائی ہے۔ اس فائل میں پاکیشیا کے ایک سائنس دان نے لیورڈز کو توانائی میں تبدیل کر کے اس سے ایک جدید ساخت کی آبدوز بنانے کی تجویز پیش کی تھی اور اس سلسلے میں ابتدائی خاکے بھی بنائے تھے لیکن پھر سائنس دانوں نے مزید ریسرچ کے بعد اسے ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا۔ لیکن ریڈ کرافٹ نے یہ فائل چوری کرائی، اس کا آفس ناراک

میں بھی ہے سہاں اتفاق سے اس کا چیف ہم سے نکل گیا۔ اس چیف سے معلوم ہوا ہے کہ فائل اس نے سائنس دانوں کے چار گروپس کو رائے دینے کے لئے بھیجی تھی جن میں سے تین گروپس نے اسے ناقابل عمل قرار دے دیا۔ لیکن ایک گروپ جسے شلائر گروپ کا نام یا گیا تھا۔ اس نے رائے دی کہ ضروری تبدیلیوں کے بعد لیورڈز اینڈرسن تیار کیا جاسکتا ہے جو پوری دنیا کے لئے ایک انقلابی حیثیت رکھے گا۔ اس کے بعد یہ فائل اس چیف نے تمام آراء کے ساتھ ہیڈ کوارٹر بمبجادی ریڈ کوارٹر کے بارے میں بھی اس چیف نے ہی بتایا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہاں سے یہ معلوم کیا جائے کہ اس فائل کے بارے میں مزید یا کارروائی کی گئی ہے۔“ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ وہ فائل واپس حاصل کرنا چاہتے ہیں۔“ رافیل نے پوچھا۔

”نہیں اصل فائل تو پہلے ہی میرے پاس موجود ہے۔ ویسے بھی اس فائل میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے فائدہ اٹھایا جائے مجھے تو فارمولا چاہئے جسے وہ شلائر گروپ تیار کرے گا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”پھر تو اس شلائر گروپ کو ٹریس کرنا پڑے گا۔“ رافیل نے کہا۔

”ہاں یا اگر اس کا پتہ چل جائے تب بھی بات بن جائے گی۔“ عمران نے جواب دیا۔

”او کے آپ مہاں آکر کہاں ٹھہریں گے تاکہ میں اطلاع دے لوں۔“ رافیل نے پوچھا۔

برداشت کیا ہے اسے..... جو یانے پھنکارتے ہوئے لچے میں کہا۔  
 عمران صاحب کچھ ہمیں بھی تو بتائیے ہوا کیا ہے۔ آپ اور ٹانگیر  
 دونوں اچانک کروں سے غائب ہو گئے۔ ہم واقعی آپ کا فون ملنے تک  
 بے حد پریشان رہے..... صفدر نے کہا۔ اس نے شاید موضوع  
 بدلنے کے لئے بات چھوڑ دی تھی۔  
 "یہ ہم میں اور کون کون شامل تھا..... عمران نے مسکراتے  
 ہوئے کہا۔

"ہم سے مراد ہم سب ہی ہیں..... صفدر نے مسکراتے ہوئے  
 جواب دیا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا۔  
 "مس صالحہ بھی..... عمران نے شرارت بھرے لچے میں کہا۔  
 "جو اس مت کیا کرو کچھ..... جو یانے لکھت کاٹ کھانے والے  
 لچے میں کہا۔

"ارے ارے میں تو ڈیل ایس کی بات کر رہا ہوں۔ تمہارے  
 حلق تو مجھے معلوم ہے کہ تم..... عمران بات کرتے کرتے رک گیا۔  
 "تم کیا..... جو یانے چونک کر پوچھا۔  
 "تم تو ویسے بھی پریشان رہتی ہو..... عمران نے جواب دیا۔  
 "کیوں میں کیوں پریشان رہتی ہوں۔ کیا مطلب ہے تمہارا اس  
 فقرے سے..... جو یانے غصیلے لچے میں کہا۔  
 "ابھی کر دبی پر کیوں غصہ آ رہا تھا تمہیں..... عمران واقعی پوری  
 عمر شرارت پر تلکا ہوا تھا۔

"تم اپنا کام شروع کر دو میں خود تم سے رابطہ کر لوں گا۔" عمران  
 نے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ کو میری خصوصی فریکوئنسی کا تو علم ہے۔ میں  
 ٹرانسمیٹر ساتھ رکھ لوں گا گڈ بائی..... دوسری طرف سے رافیل نے  
 کہا اور عمران نے بھی گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے ٹانگیر باقی  
 ساتھیوں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ سب کیا جکڑ ہے۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے اور یہ کر دبی کون  
 ہے۔ وہ تو تمہارا نام لے کر پاگل ہوئی جا رہی تھی..... جو یانے اند  
 داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ایک تم ہو جس پر میرا نام تو ایک طرف بذات خود میرا  
 شخصیت کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ ورنہ تم نے اندازہ تو لگا ہی لیا ہو گا  
 میرا نام صنف نازک میں کتنا مقبول ہے..... عمران نے مسکراتے  
 ہوئے کہا تو جو یانے کے ساتھ صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"ویسے عمران صاحب واقعی جس لچے میں وہ آپ کا نام لے رہی تھ  
 اس سے یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ آپ پر جان و دل فدا کرنے پر تھ  
 ہے..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کیا اور اس کی بات سن کر سب  
 اختیار ہنس پڑے۔

"اسی لئے تو میں نے جو یانے کو وہاں بھجوایا تھا تاکہ شاید جذبہ رقا  
 کام دکھا جائے..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔  
 "ہو نہہ جذبہ رقا بہت۔ میں اسے گولی مار دیتی نجائے میں نے"

”وہ تو میں ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔ میری بلا سے تم چاہے جہنم میں جاؤ۔“..... جو لیانے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور مکروہ جو لیا کے اس انداز پر بے اختیار ہنسنے لگی۔

”عمران صاحب بلیر ہمیں کچھ بتا دیں۔ آپ نے پاکیشیا سے روانگی کے وقت بھی کچھ نہیں بتایا تھا اور اب بھی آپ نے میری بات کو ٹال دیا ہے۔“..... صفدر نے جو لیا کے چہرے پر شرم کے تاثرات ابھرتے دیکھ کر ایک بار پھر موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”ہم نے فوری طور پر ونگٹن جانا ہے۔ ٹائیگر تم پہلے مقامی میک اپ کر لو۔ پھر جا کر چارٹرڈ کمپنی سے جہاز ہائر کرو۔ اس دوران باقی سب بھی میک اپ کر لیں گے چہرہ دار افون آنے پر ہم بھی وہاں ٹکا جائیں گے۔“..... عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یس ہاس۔“..... ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے مختصر طور پر باقی ساتھیوں کو اس کنکس کے بارے میں آگاہ کرنا شروع کر دیا۔

لیلی فون کی گھنٹی بجتی ہی صوفے پر بیٹھے شراب پیٹے ہوئے ایک بھاری بھر کم آدمی نے جس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے۔ شراب کا گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھالیا۔

”یس۔“..... اس نے حکمانہ لہجے میں کہا۔

”چیف ایک مشکوک آدمی پکڑا گیا ہے۔ وہ ہیڈ کو آرٹر کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مشکوک آدمی کیا مطلب کیسا مشکوک آدمی کون ہے وہ۔“ ہاس

نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاس یہ آدمی ہوٹل آیا اور اس نے ویٹر کو بھاری رقم دے کر یہ معلوم کرنے کی کوشش کی کہ ہوٹل کے نیچے تہہ خانوں میں ہیڈ کو آرٹر کے کسی ایسے آدمی کے بارے میں بتا دے جس سے



”یس چیف انٹرننگ یو۔ نارمن کہاں ہے۔ تم نے کیوں  
ہیڈ کوارٹر کال کی ہے اور..... چیف نے سر دھجے میں کہا۔  
”باس نارمن اور ایکشن گروپ کا چیف دونوں کو ہلاک کر دیا گیا  
ہے اور..... دوسری طرف سے کہا گیا تو چیف اس طرح کر سی پرا جھلا  
جیسے اچانک کر سی میں طاقتور الیکٹرک کرٹ دوڑ گیا ہو۔  
”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا جہاز اداغ خراب ہو گیا ہے اور۔“ چیف  
نے غصے سے جھجھکے ہوئے کہا۔

مجھے اچانک اطلاع ملی کہ ہمارے تحری دن سنٹر بر جیمسن گروپ والوں نے ریڈ کیا ہے کیونکہ میں نے ان کے اسلحے کی کھپ راسخے میں جی اڈا لی تھی۔ یہ اسلحہ تحری دن سنٹر میں ہی سٹاک کیا گیا تھا۔ میں

لپٹے گروپ کو لے کر فوراً وہاں پہنچا تو وہاں باس نارمن اور ایکشن گروپ کے چیف فورڈ کی لاشیں موجود تھیں۔ یہ لاشیں نارنگ رنگ روم میں رازد والی کرسیوں میں جکڑی ہوئی تھیں۔ باس نارمن کے دونوں نتھنے کٹے ہوئے تھے اور ان کا چہرہ بری طرح مسخ نظر آ رہا تھا۔ لیکن انہیں دل میں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ باس نارمن پر خوفناک اور غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے۔ اسلحہ بھی غائب تھا۔ تجھے جکڑ گیا کیونکہ باس اور فورڈ کے وہاں پہنچنے اور اس طرح کے حالات میں ہلاک ہونے کی کوئی وجہ نظر نہ آ رہی تھی۔ جب کہ جیمسن گروپ اس قسم کی حرکت کر ہی نہ سکتا تھا۔ بہر حال میں نے فوری طور پر ایکشن لیا اور جیمسن گروپ کے ایک اہم آدمی کو پکڑ لیا۔ یہ آدمی اس ریڈ میں شامل تھا۔ اس نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی تھی کہ ان کا اسلحہ اس بلڈنگ میں رکھا گیا ہے۔ لہذا انہوں نے وہاں ریڈ کیا لیکن عمارت خالی تھی۔ ایک کمرے میں دو لاشیں پڑی ہوئی تھیں جب کہ دوسرے کمرے میں بھی کرسیوں میں جکڑی ہوئی دو لاشیں موجود تھیں ان کے زخموں سے خون بہہ رہا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ انہیں چند لمحوں پہلے گولی ماری گئی ہے۔ بہر حال انہوں نے اسلحہ تلاش کیا اور پھر وہ اسے لے کر چلے گئے۔ اس پر میں نے ایکشن گروپ کے سیکنڈ چیف آرٹلز سے بات کی تو اس نے بتایا کہ باس نارمن نے فورڈ کو ہلاک کر دیا تھا کہ پاکیشیا سے ایک گروپ ناراک پہنچ رہا ہے جس میں دو عورتیں اور باقی مرد ہیں ان میں سے دو کا حلیہ بھی بتایا گیا اور

نے بتایا کہ ان میں سے ایک جس کا نام علی عمران ہے وہ پاکیشیا نٹ سروس کا ایجنٹ ہے۔ باس نے فورڈ کو حکم دیا کہ ان بتائے نہ دونوں آدمیوں کو اغوا کر کے تھری دن سنٹر کے نارنگ رنگ روم پہنچا دیا جائے چنانچہ ایکشن گروپ نے حکم کی تعمیل کی اور اس پانے ہوٹل پہنچ کر ان دونوں کو وہاں سے اغوا کر کے تھری دن پہنچا دیا گیا اور انتہا رنج فورڈ کو اطلاع دے دی گئی اور ایکشن گروپ کا چلا گیا۔ پھر فورڈ باس نارمن کو لے کر وہاں گئے۔ اس کے بعد کی لاشیں ملیں۔ اس پر میں نے فوری طور پر اس ہوٹل پر ریڈ کیا، وہاں سے معلوم ہوا کہ ان دونوں کے باقی ساتھی اچانک ہوٹل ذکر غائب ہو گئے ہیں۔ ان کے حلیے میں نے ایکشن گروپ سے لے ان کی تلاش کا حکم دے دیا ہے اور اب میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ ..... تمہارے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

جہاں مطلب ہے کہ نارمن اور فورڈ کو اس پاکیشیائی گروپ نے لے لیا ہے اور ..... چیف نے کہا۔

ظاہر ہے باس یہ انہی کا کام ہے۔ وہ کسی طرح آزاد ہو گئے اور پھر میں نے باس نارمن پر تشدد کر کے ان سے کچھ گچہ کی اور اس کے ہاتھ انہیں ہلاک کر کے نکل گئے اور ..... تمہارے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن کیوں۔ وہ کون لوگ ہیں اور نارمن نے انہیں کیوں اغوا لیا اور ..... چیف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

باس نارمن نے ہنری کو پاکیشیا بھجوا یا تھا۔ کیونکہ باس نارمن کو منڈوپ نے اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سے جو فائل اس نے ہمارے لئے حاصل کی تھی اسے حاصل کرنے والا اس کا آدمی ہلاک کر دیا گیا ہے ہنری نے باس کو رپورٹ دی کہ اس آدمی کو اغوا کرنے والا دہانہ ایک مقامی بد معاش ٹائیگر نام کا ہے اور ٹائیگر کا ساتھی ایک شخص علی عمران ہے جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے اور اتر کے ساتھ ہی اس نے اطلاع دی کہ عمران اور ٹائیگر لپٹے گروپ کے ساتھ پاکیشیا سے ناراک روانہ ہو چکے ہیں۔ اس اطلاع پر باس نارمن نے فورڈ کو کارروائی کا حکم دے دیا تھا اور..... تمنا من نے جو اہم دیتے ہوئے کہا۔

”ہو نہ تو یہ سارا سلسلہ اس فائل کا ہے۔ ٹھیک ہے تم لوگوں کو تلاش کر ادا اور سنا نہیں اغوا کرنے کی ضرورت نہیں ہے! نظر آنے سے گولی سے اڑا دو۔ باقی میں سنبھال لوں گا اور لیا آل..... چیف نے کہا اور ٹرانسمیٹر تک کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اٹھا اور دوبارہ اس صوفے پر آکر بیٹھ گیا جس کے سامنے تپائی پر فوج موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھا یا اور فون کے نیچے ایک بٹن دبا کر ام نے تیزی سے خبر فائل کرنے شروع کر دیے۔

”رین بولکب..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنا دی۔

”میرم سے بات کر اؤ میں رونالڈ بول رہا ہوں..... چیف نے

اور تھکمانہ لگے میں کہا۔

”میں سر رونالڈن کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو میرم بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میرم میں رونالڈ بول رہا ہوں..... رونالڈ نے کہا۔

”اوہ آپ خیریت کیسے یاد کیا ہے..... میرم کا لہجہ یکھت منو دبانہ ہو گیا۔

”تم نے ایک ریڈیا کی سیکرٹ ایجنسیوں میں طویل عرصہ گزارا ہے۔

کیا تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو..... رونالڈ نے کہا۔

”جی ہاں بہت اچھی طرح جانتا ہوں لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں کیا اس سے آپ کا کوئی نکتہ تو پیدا نہیں ہو گیا..... دوسری طرف سے میرم نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں تشویش کی تھکیں نمایاں ہو گئی تھیں۔

”کیوں تم نے یہ بات کیوں پوچھی ہے..... رونالڈ نے چونک کر پوچھا۔

”اس لئے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے تیز اور خوفناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے۔ اگر اس کا کوئی نکتہ آپ کے ساتھ پیدا ہو گیا ہے تو پھر آپ کو فوری طور پر ایسے انتظامات کرنے چاہئیں کہ وہ آپ تک نہ پہنچ سکیں..... دوسری طرف سے میرم۔

جواب دیا۔

”بھئی تک وہ ویسے ہی نہیں پہنچ سکتے۔ تم اس بات کو ذہن سے دو۔ اس سردس میں کوئی آدمی علی عمران بھی کام کرتا ہے۔“.....  
نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں وہ ویسے تو فزی لاسر ہے۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سرور سب سے اہم آدمی ہے اور دنیا کا خطرناک ترین لکچنٹ نگہ ہے۔“..... ثیرم نے جواب دیا۔

”رافیل کارپوریشن کے رافیل سے واقف ہو۔“..... اچانک  
نے پوچھا۔

”جی ہاں کیوں۔“..... ثیرم نے پوچھا۔

”اس کا کوئی تعلق اس سردس سے ہے۔“..... رونالڈ نے پوچھا۔

”حتمی طور پر تو معلوم نہیں ہے العتبہ سنا گیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سردس کے لئے بھی کام کرتا ہے۔“..... ثیرم نے جواب دیا۔  
”ادے ٹھیک ہے بس یہی پوچھنا تھا۔“..... ”شکریہ۔“..... رونالڈ۔

اور فون کار سیور رکھ دیا۔ چند لمحوں تک وہ خاموش بیٹھا رہا۔ پھر  
نے ایک بار پھر سیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔  
”روجر بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف

ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”جیف بول رہا ہوں۔“..... رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

”میں جیف حکم فرماتیے۔“..... دوسری طرف سے بولنے والے

لیکھت اجہائی مودبانہ ہو گیا۔

”رافیل کارپوریشن کے مالک رافیل کو جہاں بھی وہ موجود ہو۔“

اٹھا کر کے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر پر مناد کیا۔..... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں جیف۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور رونالڈ نے

رسیور رکھا اور صوفے سے اٹھ کر ایک بار پھر میز کی طرف بڑھ گیا۔

اس نے میز پر موجود انٹرکام کار سیور اٹھایا اور دو نمبر پر پس کر دیئے۔ نمبر

پر پس ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”میں جیف۔“..... بولنے والی کا لہجہ اجہائی مودبانہ تھا۔

”سارن کو اطلاع دے دو کہ دوسرا ایک آدمی کو اٹھا کر کے

ہیڈ کوارٹر پہنچانے کا جیسے ہی وہ آدمی پہنچے مجھے فوری اطلاع دی

جائے۔“..... رونالڈ نے کہا۔

”میں جیف۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رونالڈ نے رسیور

رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ پھر تہہ بہ تہہ ایک گھنٹے کے طویل انتظار

کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو رونالڈ نے ہاتھ چھڑا کر رسیور اٹھایا۔

”میں۔“..... رونالڈ نے کہا۔

”سارن نے اطلاع دی ہے جیف کہ دوسرا ایک آدمی کو پہنچا گیا

ہے۔“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی جہے جے حد

مودبانہ تھا۔

”ٹھیک ہے میں پہنچ رہا ہوں۔“..... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر

وہ اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دوڑا لے کر طرف بڑھ گیا۔ باہر نکل کر وہ

ہوا بچھے ہٹ کر واپس اپنی جگہ پر جا کر کھڑا ہو گیا ہے ہوش آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے تھے۔ رونالڈ خاموش بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔ جد لمحوں بعد اس آدمی کی آنکھیں ایک جھپکے سے کھلیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہی نکل گئی اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر ٹھٹھکی کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راڈز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ اللہ! اس کا ڈھیلا بڑا ہوا جسم اب پوری طرح جن گیا تھا۔

”مجھے پہچانتے ہو رافیل.....“ رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا تو ہوش میں آنے والے نے ٹھٹھکی چونک کر اس کی طرف دیکھا اور پھر آہستہ آہستہ اس کے چہرے پر شہید حیرت کے تاثرات ابھرنے لگے۔

”تم۔ تم۔ تم رونالڈ۔ یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ یہ مجھے کیوں اس طرح جکڑا گیا ہے۔ کیا مطلب.....“ رافیل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم سے چند معلومات حاصل کرنی ہیں رافیل تم اس کرے میں موجود ٹائٹلنگ کے آلات کو اچھی طرح دیکھ لو۔ اگر ان میں سے ایک بھی آلے کو استعمال کیا گیا تو تمہاری روح بھی صدیوں تک چھٹی چلائی رہے گی اور سب کچھ تمہاری زبان سے خود بخود باہر آجائے گا لیکن چونکہ تمہارے ساتھ میرے دوستانہ تعلقات ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سب کچھ خود بخود بتا دو.....“ رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا۔

”اچھے دوستانہ تعلقات ہیں کہ تم نے مجھے اغوا کر لیا اور یہاں کرسی

مختلف راہداروں سے ہوتا ہوا ایک کمرے کے بند دروازے پر پہنچا۔ اس دروازے کی ساخت بتا رہی تھی کہ اس کمرے کی ساخت ساؤنڈ پروف ہے۔ دروازے کے باہر ایک نوجوان موجود تھا جس کے کاندھے سے مٹھین گن لگی ہوئی تھی اس نے رونالڈ کو دیکھتے ہی موندانے انداز میں سلام کیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ رونالڈ سر ملاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں ٹائٹلنگ کے قدیم اور جدید تمام آلات موجود تھے۔ دو پہلوان نما آدمی بھی موجود تھے جن کے جسموں پر جست لباس تھے۔ ایک لوہے کی کرسی پر ایک اوجڑ عمر آدمی جس کے جسم پر تھری بیس سوٹ تھا بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کی گردن اور جسم ڈھلکا ہوا تھا۔ کرسی کے گرد لوہے کے راڈز موجود تھے اس کرسی کے سامنے ایک بڑی کرسی موجود تھی۔ رونالڈ سیدھا اس کرسی کی طرف بڑھا اور اس نے کرسی کو اس کی پشت سے پکڑ کر ڈراما بیچے کی طرف کھسکا یا اور اس پر بیٹھ گیا۔

”اے ہوش میں لے آؤ.....“ رونالڈ نے سرد لہجے میں کہا تو ایک پہلوان نما آدمی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی نیلے رنگ کی شیشی پکڑی ہوئی تھی۔ اس نے اس بے ہوش آدمی کے قریب آکر شیشی کا ڈھکن ہٹایا پھر ایک ہاتھ سے اس نے اس کا منہ اونچا کیا اور دوسرے ہاتھ سے شیشی کا ڈھانہ اس آدمی کی ناک سے نکا دیا چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کے ساتھ ہی اس کے سر سے بھی ہاتھ ہٹالیا۔ شیشی کا ڈھکن بند کر کے وہ لٹے پاؤں تیزی سے چلتا

ریڈ کرافٹ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو"..... رافیل نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں۔ تمہیں کیا معلومات چاہئیں تمہیں؟..... رونالڈ نے پوچھا۔  
 "پاکیشیا میں ایک آدمی ہے جس کا نام علی عمران ہے وہ فری لانسر ہے لیکن پاکستان سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے لیکن اپنے طور پر بھی وہ مختلف مشن سرانجام دیتا رہتا ہے۔ دیکھو وہ میرا ذاتی بطور پر دوست بھی ہے۔ اس نے مجھے فون کیا تھا اور کہا تھا کہ میں اس تنظیم کے کسی ایسے آدمی کو ٹریس کروں جو اس کے بارے میں سب کچھ جانتا ہو۔ اس تنظیم کے ہیڈ کو اڑاؤ اور ریڈ ہال کے بارے میں بھی اس نے مجھے بتایا تھا جس پر میں نے اپنا آدمی بھجوا دیا لیکن تم یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہو۔ تمہارا اس تنظیم سے کیا تعلق ہے؟..... رافیل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہی تعلق ہے جو تمہارا اس عمران سے ہے۔ تمہارا آدمی وہاں بکڑا گیا تو انہوں نے مجھے یہ کام سونپ دیا۔..... رونالڈ نے جواب دیا۔  
 "تم نے خواہ مخواہ اتنی تکلیف خود بھی اٹھائی اور مجھے بھی تکلیف دلائی مجھے معلوم ہے کہ تمہارا بھی مغربی کا دھندہ ہے اور پھیلے بھی ہم آپس میں معلومات کا تبادلہ کرتے رہتے ہیں تم مجھ سے براہ راست بات کر لیتے..... رافیل نے جواب دیا۔

"بتایا تو ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید تم کچھ نہ بولو۔ یہ بتاؤ کہ اس عمران نے تمہیں کہاں سے کال کر کے یہ کام سونپا تھا؟..... رونالڈ نے

پر جکڑ کر دھمکیاں بھی دے رہے ہو۔ اگر تمہیں دو سائنہ تعلقات کا ہی خیال تھا تو تم مجھے براہ راست فون بھی کر سکتے تھے یا خود بھی میرے آفس آ سکتے تھے؟..... رافیل نے برا سامنہ بناتے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ایسا مجبور کیا گیا ہے۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ تم کچھ نہ بولتے۔ جو کہ جہاں تمہیں بہر حال کچھ بولنا پڑے گا۔ البتہ میرا وعدہ کہ اگر تم تعاون کیا تو میں تم سے معافی مانگ لوں گا اور تمہیں زندہ اور سلامت واپس بھجوا دیا جائے گا؟..... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہ ٹھیک ہے پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو؟..... رافیل نے اکابر طویل سانس لیٹے ہوئے کہا۔

"تم پاکستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو؟..... رونالڈ نے کہا تو رافیل چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے رونالڈ سے اس قسم کے سوال کی قطعاً توقع ہی نہ تھی۔

"ہاں اور یہ بات تو اس فیئل میں کام کرنے والے سب جانتے ہیں میں جہاں پاکستان سیکرٹ سروس کے مفادات کے لئے کام کرتا ہوں لیکن میرا صرف معلومات حاصل کرنے تک محدود ہے؟..... رافیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا آدمی ریڈ ہال میں کیا معلومات حاصل کرنے گیا تھا رونالڈ نے کہا تو رافیل ایک بار پھر چونک پڑا۔

"وہاں وہ کسی ایسے آدمی کو ٹریس کرنا چاہتا تھا جو ایک خفیہ خ

خلاف کوئی کارروائی نہ کر دوں گے۔ تمہیں جو تکلیف ہوئی ہے میں اس کے لئے ولی طور پر معذرت خواہ ہوں۔..... روناٹھ نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ ڈسپی اس کا اشارہ سمجھتا ہے۔ وہ رافیل کو بے ہوش کر کے ہینڈ کو آرٹر سے نکالے گا اور پھر اسے کسی بھی جگہ اسی حالت میں چھوڑ دے گا۔ تاکہ اسے معلوم نہ ہو سکے کہ اس سے کہاں پوچھ گچھ کی گئی ہے۔ ویسے چیلے اس کا رافیل کو زندہ واپس بھیجنے کا قطعی ارادہ نہ تھا اس لئے وہ براہ راست اس کے سامنے آگیا تھا۔ لیکن پھر اس نے ارادہ اس لئے بدل دیا کہ وہ اب اس رافیل کے ذریعے اس عمران کو ٹریس کرانا چاہتا تھا۔

پوچھا۔

”ناراک سے“..... رافیل نے جواب دیا۔

”تم نے اسے جواب کس انداز میں دیا تھا..... روناٹھ نے کہا۔  
”وہ خود یہاں آ رہا ہے مجھے اس نے کہا تھا کہ جب تک وہ ولنکلن پہنچے میں ایسا آدمی ٹریس کر آؤں میں نے اس سے پوچھا کہ وہ یہاں کہاں ٹھہرے گا تاکہ میں اسے وہاں پرورٹ دے دوں تو اس نے کہا کہ وہ خود یہاں پہنچ کر مجھے کال کرے گا۔ وہ دراصل استہانی غلط طبیعت کا آدمی ہے اس لئے اس نے مجھے اپنے مشتعل کچے بتانے سے گریز کیا۔..... رافیل نے جواب دیا۔

”کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ اگر عمران یہاں پہنچ کر تم سے رابطہ کرے تو تم اس کا پتہ معلوم کر کے مجھے اطلاع دو گے“..... روناٹھ نے جلد لے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”کر دوں گا لیکن یہ بتا دوں کہ وہ شخص حدودِ جہ تیز آدمی ہے اس لئے جہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم براہ راست اس کے منہ نہ لگو بس اپنی پارٹی کو معلومات مہیا کرنے تک ہی محدود رہو“..... رافیل نے کہا۔  
”ٹھیک ہے میں جہاری بات کا خیال رکھوں گا۔ اوکے“۔ روناٹھ نے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ڈسپی رافیل صاحب کو یہاں سے باہر تک چھوڑ آؤ اور رافیل دیکھ تم نے چونکہ مجھ سے تعاون کیا ہے اس لئے میں بھی تمہیں زندہ سلامت واپس بھجوا رہا ہوں اس لئے مجھے یقین ہے کہ آئندہ تم میرے

تھینک یو سر۔ کیا میں آپ کی دایہی کا انتظار کروں؟..... ٹیکسی  
ڈرائیور نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

نہیں ہو سکتا ہے ہمیں کافی درہ ہو جائے؟..... عمران نے کہا اور  
لہجہ بڑھ گیا۔ جو یا اور صالحہ خاموشی سے اس کے پیچھے چلتی ہوئیں  
عمارت کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک تیز  
رفتار لفٹ کے ذریعے آٹھویں منزل پر پہنچ گئے۔ یہاں ایک آفس پر  
لسٹ کارپوریشن کا چھوٹا سا بورڈ موجود تھا۔ عمران نے دروازہ کھولا اور  
اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے جو یا اور صالحہ بھی اندر داخل ہو گئیں  
ایک خاصا بڑا ہال دکھائی دیا جس میں آفس ٹیبلیں لگی ہوئی تھیں اور  
اہتمامی خاموشی سے کام ہو رہا تھا۔ ایک طرف ایک شیشے کا کبین تھا  
جس کے باہر ایک خاتون بیٹھی فون سننے میں مصروف تھی۔ کبین کے  
دروازے پر نیچر سمٹھ کا نام لکھا ہوا تھا۔

”مسٹر سمٹھ سے کہیں کہ فلاؤینا سے لیڈی ماؤتھ تشریف لائی  
ہیں؟.....“ عمران نے اس فون سننے والی لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”ہیس سر؟.....“ لڑکی نے کہا اور ساتھ بڑے ہوئے انٹرکام کارسیور  
اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

”باس فلاؤینا سے لیڈی ماؤتھ تشریف لائی ہیں ان کے ساتھ ایک  
مرد اور ایک خاتون بھی ہیں؟.....“ لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔  
”ہیس سر؟.....“ لڑکی نے دوسری طرف سے کچھ سننے کے بعد کہا اور  
رسیور رکھ دیا۔

ٹیکسی خاصی تیز رفتاری سے ونگٹن کی ایک مصروف سڑک پر  
دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی کی سائیڈ سیٹ پر عمران  
بیٹھا ہوا تھا جب کہ عقبی سیٹ پر صالحہ اور جو یا موجود تھیں۔ وہ  
دونوں بھی ایکریمین میک اپ میں تھیں جب کہ عمران بھی ایکریمین  
بنا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے ایک موڑ کاٹا اور پھر اس سائیڈ روڈ  
پر سے ہوتی ہوئی وہ ایک بارہ منزلہ عمارت کی پارکنگ میں جا کر رک  
گئی۔ یہ عمارت سائٹ ہاؤس کہلاتی تھی۔ اس میں بے شمار کمینوں  
کے دفاتر تھے۔ ٹیکسی رکتے ہی عمران نیچے اترا اور اس کے ساتھ ہی جو یا  
اور صالحہ بھی نیچے اترائیں۔ عمران نے میز دیکھا اور پھر جب سے اس  
نے ایک ڈائونٹ نکال کر ٹیکسی ڈرائیور کی طرف بڑھا دیا۔  
”باقی چھاری نمپ؟.....“ عمران نے خالصاً ایکریمین لہجے میں کہا  
اور آگے بڑھ گیا۔



آئے تھے۔ شاید اسے لیڈی کے ہاتھ نہ ملانے والی بات پسند نہ آئی تھی۔  
 "ہم ایک خاص سائنسی فارمولے پر اپنے خرچ پر مزید ریسرچ کرنا چاہتے ہیں اور ہمیں اطلاع ملی ہے کہ سائنس دانوں کا ایک گروپ جسے شٹلر گروپ کہا جاتا ہے۔ اس طرح کے کام کرتا ہے اور اس شٹلر گروپ سے آپ کا کاروباری رابطہ ہے۔..... جو یانے بڑے شاہانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔  
 "جی ہاں ہمارا کام سائنسی آلات کی سپلائی ہے اس لئے ہمارا ان سے واقعی رابطہ موجود ہے لیکن وہ گروپ تو بہت ہماری معاونتے چارج کرتا ہے اور دوسری بات یہ کہ آپ کو ہمیں بھی فیس ادا کرنی پڑے گی۔..... نیجر نے خالصٹا کاروباری لہجے میں کہا۔

"میرا تعارف چیلے آپ سے کرایا جا چکا ہے اس لئے آپ کو اتنی سی بات تو سمجھ جانی چلے تھی کہ دولت میرا پر اہم نہیں ہے۔..... جو یانے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ ایک لاکھ ڈالر ہماری فیس ادا کر دیں اور اپنے فارمولے کی فائل بھی ہمیں دے دیں۔ یہ فائل شٹلر گروپ تک پہنچ جائے گی۔ وہ اسے چیک کریں گے اور پھر جس انداز کی اس پر ریسرچ ہونی ہوگی۔ اسی انداز کے اغراجات اور فیس وہ بتا دیں گے۔ اگر آپ کو وہ فیس قبول ہوئی تو کام شروع ہو جائے گا ورنہ وہ فائل آپ کو واپس مل جائے گی۔..... نیجر نے جواب دیا۔  
 "پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ نے اپنی فیس بے حد کم بتائی ہے۔

"تشریف لے جائیں۔..... لڑکی نے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران آگے بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور پھر خود ایک طرف ہٹ گیا۔

"تشریف لے چلے لیڈی صاحبہ اور آپ بھی سیکرٹری صاحبہ۔ عمران نے بڑے خود بانہ لہجے میں کہا تو جو یانہ سہلائی ہوئی آگے بڑھی۔ اس کے پیچھے ساتھ بھی اندر چلی گئی تو عمران بھی اندر داخل ہوا اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔ یہ ایک چھوٹا سا آفس تھا لیکن اچھائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک دفتری میز کے پیچھے ایک لہجے سر کا مالک ادھیر عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"میں نیجر ہوں سمجھ۔..... اس آدمی نے جو یانہ اور ساتھ کو آگے بڑھتے دیکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"لیڈی صاحبہ کی طرف سے مصافحے کی ڈیوٹی میں سرانجام دیا کرتا ہوں۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں لیڈی صاحبہ کا نیجر ہوں۔ عمران نے آگے بڑھ کر نیجر سمجھ کا ہاتھ تھمتے ہوئے کہا جب کہ جو یانہ بڑے مطمئن اور شاہانہ انداز سے ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صوفے پر بیٹھ گئی۔ ساتھ بھی خاموشی سے اس کے قریب بیٹھ گئی تھی۔

"فرمائیے لیڈی صاحبہ میں اور میرا ادارہ آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہے۔..... نیجر نے ہاتھ ملا کر دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا لیکن اب اس کا لہجہ خشک تھا اور چہرے پر بھی کھردرے پن کے تاثرات ابھر

ایک لاکھ ڈالر دینا ہی ہماری شان کے خلاف ہے۔ ہم آپ کو پانچ لاکھ ڈالر فیس دیں گے..... جو یانے ایسے کہا جیسے پانچ لاکھ ڈالر اس کے لئے پانچ ڈالر کی حیثیت بھی نہ رکھتے ہوں۔ عمران اور صالحہ دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ ان دونوں کا انداز واقعی اس طرح مؤدبانہ تھا جیسے وہ لیڈی صاحبہ کے ملازم ہوں۔

”اوہ۔ اوہ آپ کا بے حد شکریہ لیڈی صاحبہ۔ آپ واقعی مہربان خاتون ہیں.....“ نیجر نے اہتائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ مسرت کی شدت سے ٹھٹھک چکا تھا۔ آنکھوں میں موجود چمک مزید تیز ہو گئی تھی۔

”یہ رقم ہم ابھی اور اس وقت بھی دے سکتی ہیں بشرطیکہ آپ شلائے گروپ سے ہمارا براہ راست رابطہ کرادیں۔ ہم اپنے ساتھی فارمولے کے سلسلے میں اہتائی محتاط ہیں۔ کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ اس فارمولے پر ریسرچ سے پوری دنیا کے عوام کو اہتائی مفاد مند کچھ کالیں ہم یہ چاہتی ہیں کہ اس فارمولے کا کریڈٹ ہمارے پاس رہے تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں قیامت تک ہمارا نام انسانیت نواز افراد کو لسٹ میں شامل رکھیں.....“ جو یانے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔ عمران کے چہرے پر جو یانے کی ان باتوں سے بے اختیار تحسین کے تاثرات آئے۔ کیونکہ عمران اسے جو کچھ سمجھا کر یہاں تک لایا تھا جو یانے کہیں بڑھ کر اچھے انداز میں بات کر رہی تھی۔

”ٹھیک ہے لیڈی صاحبہ ہمیں آپ کی شرط منظور ہے.....“

نے فوراً جواب دیا۔

”نیجر.....“ جو یانے بڑے حکیمانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ لیڈی.....“ عمران نے اٹھ کر کمرے ہوتے ہوئے اہتائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”مسٹر سمٹھ کو پانچ لاکھ ڈالر کا کارٹائیڈ چیک دے دیں.....“ جو یانے کہا۔

”یہ لیڈی.....“ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور جیب سے ایک چیک بک نکال کر اس نے اس کا ایک چیک بھاڑا اور آگے بڑھ کر اس نے چیک نیجر کے سامنے رکھ دیا۔ یہ چیک ایکریٹیک کے سب سے بڑے بینک کا کارٹائیڈ چیک تھا۔ نیجر نے جیسے ہی چیک دیکھا اس کا ہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ ایسے چیک ہر صورت میں کیسٹ کر دیئے جاتے ہیں۔ اس نے جلدی سے چیک اٹھایا اور اسے اپنی نفاس سے تہہ کر کے اس نے اپنی جیب میں رکھا اور پھر فون کا سیور اٹھایا۔

”شلائے گروپ کے چیف ڈاکٹر رانس سے میری بات کرائیں۔“ اس نے سیور اٹھا کر کہا اور واپس سیور رکھ دیا۔

”کیا ان کا باقاعدہ آفس ہے.....“ اس بار عمران نے پوچھا۔ ”جی نہیں۔ یہ ساتس دانوں کا ایک ایسا گروپ ہے جو حکومت سے ہٹ کر کام کرتا ہے۔ ان کی اپنی لیبارٹریز ہیں۔ ڈاکٹر رانس اس

طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

حد حوس ہوں گے..... مسکھ لے بہا۔

اب وہاں جا کر کیا کرنا ہے۔..... جو لیانے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

تم نے صرف اپنا جلوہ دکھانا ہے باقی کام میں خود کو لوں گا۔ آف میجر کو بھی تو کچھ کرنا چاہئے۔..... سائیکل سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے عقبی سیٹ پر موجود جو لیانے سے مخاطب ہو کر کہا تو جو لیانے کے ساتھ بیٹھی سالہ بے اختیار ہنس پڑی۔

جلو میجر تو کام مہیاں دکھا دے گا سیکرٹری کا کام کب شروع ہو گا؟ سالہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میرا خیال تھا کہ شاید دوسری طرف بھی کوئی لیڈی ہو اس لئے تمہیں ساتھ لایا گیا تھا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

نیکیس توڑی در بعد ایک آٹھ منزلہ عمارت کے سامنے جا کر رک گئی۔ عمارت پر مسدک پلازہ کا جہازی سائز کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ عمران نے

نیکیس ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ تینوں لفٹ کی طرف بڑھ گئے، توڑی در بعد وہ ڈاکٹر رائسن کے دفتر میں موجود تھے۔ ڈاکٹر رائسن کی

سیکرٹری نے جیسے ہی اندر علیحدہ کمرے میں لیڈی کے آنے کی اطلاع دی انہیں اندر بلایا گیا۔ ڈاکٹر رائسن ہماری جسم کا ادھر عمر آدمی تھا وہ

لپٹے چہرے سے ہی سانس دان لگ رہا تھا۔ بال اچھے ہوئے اور آنکھوں پر مونے فریم کی عینک پہنے ہوئے پناہ چھٹکی۔ اس طرح جسم پر موجود تحریریں پس منظر بھی باقاعدہ استری نہ کیا گیا تھا،

اس نے اٹھ کر جو لیانے سالہ اور عمران کا استقبال کیا سبھاں بھی عمران

نے اس سے مصافحہ کیا۔

تشریف رکھیے۔..... ڈاکٹر رائسن نے جو لیانے سے کہا اور جو لیانے ایک صوفے پر بیٹھ گئی سالہ اس کے ساتھ بیٹھی جب کہ عمران ان کے سامنے علیحدہ صوفے پر بیٹھ گیا تھا۔

ہم اس طرح براہ راست پارٹی سے ملاقات نہیں کیا کرتے کیونکہ اس طرح بعض اوقات بہت سی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں لیکن ظاہر ہے میں لیڈی صاحبہ سے ملاقات سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ آپ فرمائیں۔..... ڈاکٹر رائسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بے حد شکریہ ڈاکٹر رائسن دے بھی آپ سے ملاقات کرتے ہوئے مجھے مسرت ہو رہی ہے کیونکہ میں نے شلائز گروپ کی کارکردگی کی بے حد تعریف سنی ہے۔..... جو لیانے جواب دیا۔

شکریہ بہر حال آپ فرمائیں آپ کس چیز پر ریسرچ کرانا چاہتی ہیں۔..... ڈاکٹر رائسن نے کہا۔

مسٹر میجر تم وضاحت کرو۔..... جو لیانے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

ڈاکٹر رائسن لیڈی صاحبہ نے بنی مشکل سے پاکیشیا سے ایک اہم دفاعی فائل حاصل کی ہے جس کا کوڈ نام تحریر ایکس ہے۔ اس

فائل میں لیڈر ریڈ کے ذریعے خصوصی اینڈ من حیار کے سب میرین چلانے کے ابتدائی خاکے حیار کیے گئے ہیں۔ اب لیڈی صاحبہ اس فائل

میں موجود ابتدائی خاکوں پر مزید ریسرچ چاہتی ہیں۔..... عمران نے کہا

خلاف ہے۔ ہم نے واقعی اس فائل پر مزید ریسرچ کر کے فارمولا تیار کیا اور وہ فارمولا ہم نے دو روز پہلے اس تنظیم کے حوالے کر دیا ہے۔ ہم اگر چاہیں تو آپ سے بھی فائل لے کر بغیر کسی ریسرچ کے وہی فارمولا آپ کے حوالے بھی کر سکتے ہیں لیکن ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ یہ ہمارے اصول کے خلاف ہے۔ آپ کا چونکہ لنک براہ راست اس تنظیم سے ہے اس لئے اگر آپ ان سے رابطہ کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

”کیا آپ کے گروپ نے اس پر کام مکمل کر لیا ہے؟“ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”جی ہاں میں نے بتایا ہے کہ دو روز قبل کام مکمل کر کے فارمولا مجھوایا گیا ہے۔ ہمارا گروپ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی ہے اور ہمارے پاس پوری دنیا میں سب سے زیادہ بخاری اور جدید لیبارٹری آلات ہیں۔ ہم نے ایسے سائنس دان انتہائی بھاری محاذوں پر رکھے ہوئے ہیں جو سہینوں کا کام گھنٹوں میں مکمل کر لیتے ہیں۔“ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

”کیا اس فائل سے واقعی کوئی فارمولا تیار ہوا ہے جو قابل عمل بھی ہو اور مفید بھی؟“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں انتہائی اہم اور انقلابی فارمولا تیار کیا گیا ہے۔“ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

”کیا آپ اس سلسلے میں کوئی اشارہ کریں گے؟“ عمران نے کہا۔

ڈاکٹر رانسن عمران کی بات سن کر چونک پڑا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ فائل وہاں سے کیسے حاصل کی گئی تھی؟“ ڈاکٹر رانسن نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔

”حکومت پاکیشیا کے سائنس دانوں نے اس پر مزید ریسرچ کر کے اسے ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا تھا اس لئے حکومت پاکیشیا کے لئے یہ فائل بے کار ہو گئی۔ وہ اسے جلانا چاہتے تھے لیکن اس کی اطلاع لیڈی صاحبہ کو مل گئی۔ لیڈی صاحبہ ایسے قارئینوں میں بے حد دلچسپی رکھتی ہیں جو انقلابی طرز کے ہوں۔ اس کے ساتھ ساتھ لیڈی صاحبہ کا ایک خصوصی تنظیم کے ساتھ بھی لنک موجود ہے۔ لیڈی صاحبہ کو اطلاع ملی کہ اس خصوصی تنظیم نے بھی اس فائل کی نقل حاصل کی ہے اور اس سلسلہ میں آپ سمیت تین اور گروپس سے بھی رائے طلب کی گئی۔ باقی تین گروپس نے تو اسے پاکیشیا کی طرح ناقابل عمل اور غیر مفید قرار دے دیا لیکن آپ کے گروپ نے اس بارے میں اس خصوصی تنظیم کو رائے دی کہ اگر اس میں ضروری تبدیلیاں کر دی جائیں تو اس سے ایک انتہائی اہم اور انقلابی دفاعی اختیار تیار کیا جاسکتا ہے۔ اس پر لیڈی صاحبہ نے حکومت پاکیشیا سے اصل فائل باقاعدہ معاوضہ دے کر خرید لی اور اب ہم آپ کے پاس اس سلسلے میں آئے ہیں۔“ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آئی ایم سوری لیڈی صاحبہ۔ یہ ساری بات ہمارے اصولوں کے

نہیں کریں گے۔..... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ اگر میں نے آپ کو بتانے کا فیصلہ کر لیا ہے تو جو کچھ بتاؤں گا وہ سو فیصد درست ہوگا۔..... ڈاکٹر رانسن نے کہا۔

"تو پھر بتائیے۔..... عمران نے کہا۔

"شلائر گروپ نے اس فائل پر مزید ریسرچ کر کے لیور ریز کی توانائی کو کشش ثقل اور ارضی مقناطیسیت کو توڑنے اور اینٹی کشش ثقل اور اینٹی مقناطیسیت پیدا کرنے کا فارمولا تیار کیا ہے۔ اس فارمولے کا نام لیور ٹرانس رکھا گیا ہے۔ لیور ٹرانس کی مدد سے اب کسی بھی عام میزائل کو بین الاقوامی میزائل بنایا جاسکتا ہے۔ کسی بھی خلائی جہاز کو پلک جھپکنے میں مرتع یا انتہائی دور دراز سیارے تک پہنچایا جاسکتا ہے۔ اگر اس پر مزید ریسرچ کی جائے تو پوری دنیا کے ذرائع مواصلات بے کار ہو کر رہ جائیں گے۔ دنیا میں فاصلے کا تصور ہی ختم ہو جائے گا لاکھوں میل کا فاصلہ لیور ٹرانس کی مدد سے پلک جھپکنے سے بھی جھلے طے ہو جائے گا۔ یہ اس صدی کی انتہائی انقلابی ایجاد ہے۔" ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں پھیلنے لگیں۔

"اوہ۔ اوہ واقعی اس پاکیشیائی سائنس دان نے اس فائل میں سب میرین اور اسے چلانے کا جو خاکہ تیار کیا تھا وہ واقعی لیور ٹرانس کی تھیوری پر پورا اتر سکتا ہے۔ لیکن وہ اس خاص پوائنٹ کو ثابت نہ کر

"سوری مسٹر میجر یہ پرنس سیکرٹ ہے اور ہم پرنس سیکرٹ کسی بھی صورت میں آؤٹ نہیں کیا کرتے۔..... رانسن نے جواب دیا۔

"آپ کو ذاتی طور پر اس بارے میں علم نہیں ہے یا آپ اپنے اصول کی وجہ سے بتانا نہیں چاہتے۔..... عمران نے کہا۔

"میں خود تو یہ کام نہیں کرتا۔ البتہ مجھے فائل رپورٹ مل جاتی ہے اور بس۔..... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیا۔

"چلیں آپ الیہا کریں کہ ہم سے معاملہ لے لیں اور وہ فائل رپورٹ ہمیں بتا دیں۔ میرا مطلب ہے کہ کس قسم کا اختیار۔ ہم آپ کو اس کے لئے ذاتی طور پر دس لاکھ ڈالر ابھی اور اسی وقت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس طرح لیڈی صاحبہ کو یہ فیصلہ کرنے میں آسانی ہو جائے گی کہ کیا وہ اس تنظیم سے رابطہ کریں یا اس آئیڈیے کو ہی ڈراپ کر دیں۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چیک بک نکالی اور پانچ پانچ لاکھ کے دو کارڈ نیٹڈ چیک بکڈ اس نے ڈاکٹر رانسن کے سامنے رکھ دیئے۔ ڈاکٹر رانسن کی نظریں دونوں چیکوں پر جیسے جم سی گئیں۔ اس کے بھرے پر تذبذب کے آثار نمایاں ہو گئے تھے پھر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے میں بتا دیتا ہوں۔ ہمارا اصول تفصیل نہ بتانے کا ہے اور تفصیل کا مجھے علم بھی نہیں ہے۔..... ڈاکٹر رانسن نے کہا اور دونوں چیک اٹھا کر اس نے جیب میں ڈال لئے۔

"لیکن ڈاکٹر رانسن اس بات کا خیال رہے کہ آپ کوئی غلط بیانی

سکا تھا کہ لیور توانائی کو لیور ٹرانس میں کیسے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔  
مجھے حیرت ہے کہ شلارز گروپ نے اتنی جلدی کیسے اس قدر اہم اور  
انقلابی فارمولا مکمل کر لیا۔..... عمران کے لہجے میں حیرت کے ساتھ  
ساتھ محسوس کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔

”شاید ہم بھی باقی گروپوں کی طرح یہی رائے دیتے کہ تھری ایکس  
ناقابل عمل اور غیر مفید ہے لیکن ہمارے گروپ میں دوساتس دان  
ایسے تھے جو اس پراجیکٹ پر پچھلے سے ہی طویل عرصے سے کام کر رہے  
تھے۔ ان کے پاس جب تھری ایکس فائل پہنچی تو اس فائل میں ایک  
نکتہ ایسا تھا جس نے ان کے اس پراجیکٹ میں موجود ایسی الجھن جو  
طویل عرصے سے کسی طرح بھی سمجھ نہ آ رہی تھی۔ دور کر دی۔ اس  
طرح یہ دنیا کا اہم ترین فارمولا تیار ہو گیا۔..... ڈاکٹر انسن نے جواب  
دیا۔

”لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کہ ریڈ کرافٹ کو آپ نے کسی دفاعی  
ہتھیار کے بارے میں فارمولا تیار کر کے دیا ہے جب کہ یہ فارمولا تو ہر  
چیز میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔..... عمران نے جان بوجھ کر ریڈ  
کرافٹ کا نام لیتے ہوئے کہا۔

”ریڈ کرافٹ چونکہ صرف ہتھیاروں میں دلچسپی رکھتی ہے اس لئے  
انہیں صرف وہی فارمولا تیار کر کے دیا گیا ہے جس سے دنیا کے تیز  
ترین میزائل تیار کیے جاسکتے ہیں۔ اس فارمولے کی وجہ سے دنیا کے  
بین البراعظمی میزائلوں کے دیو ہیکل لائجر ختم ہو جائیں گے۔ دیو ہیکل

لائجروں پر بے پناہ اخراجات بھی آتے ہیں اور ان لائجروں کی نقل  
و حرکت بھی بے حد مشکل ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں مجبوراً خاص خاص  
پوائنٹس پر نصب کرنا پڑتا ہے اور پھر یہ پوائنٹس جاسوسی سیارے  
چیک کر لیتے ہیں اس طرح یہ بین البراعظمی میزائل اور ان کے لائجر ہر  
وقت دشمنوں کی نظروں اور نارگٹ میں رہتے ہیں پھر یہ دیو ہیکل لائجر  
گو بے پناہ سپیڈ سے ان میزائلوں کو نارگٹ پر پھینکتے ہیں لیکن اس کے  
باوجود ان کی رفتار اتنی نہیں ہوتی کہ یہ رستے میں ہٹ نہ کیے جاسکیں  
اس لئے انہی میزائل انہیں رستے میں ہی آسانی سے تباہ کر دیتے ہیں  
لیکن لیور ٹرانس سے پھینکے جانے والے میزائلوں میں ایسی کوئی خالی نہ  
ہو گی۔ لائجر چونکہ سائز میں بے پناہ چھوٹے اور مختصر ہوں گے اس لئے  
ان کی نقل و حرکت بھی آسان ہو گی پھر میزائلوں کی سپیڈ بھی اس قدر  
ہو گی کہ کوئی انہی میزائل انہیں کسی صورت بھی رستے میں تباہ نہ کر  
سکے گا۔ وہ ایک براعظم سے پلک چھینکے میں دوسرے براعظم تک پہنچ  
جائیں گے۔ ڈاکٹر انسن نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس فارمولے سے جنگ اور زیادہ خوفناک  
ہو جائے گی۔ اگر ایکریما چاہے تو پلک چھینکے میں پورے براعظم ایشیا  
کو نارگٹ بنا سکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں میں نے پہلے بتایا ہے کہ لیور ٹرانس فارمولے سے فاصلوں  
کی حیثیت ہی ختم ہو جائے گی۔ فاصلے زبرد ہو کر رہ جائیں گے۔  
دوسرے لفظوں میں ان میزائلوں کو اب نیرو ڈسٹنس میزائل بھی کہا جاتا

سکتا ہے۔..... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ فارمولا آپ نے ریڈ کرافٹ کی کسی لیبارٹری میں مجھوایا ہے یا اس کے سربراہ کو مجھوایا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ہمارا ان کی کسی لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہم رکھنا چاہتے ہیں۔ ریڈ کرافٹ کے سربراہ رونالڈ نے ہمیں قاتل اور محاذِ صف دیا اور اس نے ہم سے یہ فارمولا واپس حاصل کر لیا۔..... ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ فارمولا آپ نے رونالڈ کو ریڈ ہال میں جا کر دیا تھا یا اس نے یہاں آکر وصول کیا تھا۔..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رانسن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرتے تھے۔

”یہ تو انتہائی خفیہ تنظیم ہے۔ آپ کو اس بارے میں اس قدر معلومات کیسے حاصل ہیں۔..... ڈاکٹر رانسن نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ کو میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ لیڈی صاحبہ کا اس تنظیم سے لنک ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ٹھیک ہے بہر حال یہ فارمولا میں نے خود جا کر رونالڈ کو دیا تھا۔“ ڈاکٹر رانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کے وہ دوسرا استاد جنہوں نے اس فارمولا پر کام کیا تھا وہ اس پر مزید کام بھی تو کر رہے ہوں گے۔“ عمران نے پوچھا۔

”اس سلسلے میں ہمارے ساتھ بہت بڑی شہ جوڑی ہوئی ہے دونوں

سائنس دان رات کو کلب گئے تو وہاں اچانک بم فائر ہوا اور ہلاک ہونے والوں میں یہ دونوں سائنس دان بھی شامل تھے۔ آج کے اخبارات میں اس کی پوری تفصیل دی گئی ہے۔ ہمیں ان قاتل سائنس دانوں کی اس طرح اچانک موت سے انتہائی شدید ترین نقصان اٹھانا پڑا ہے لیکن مجبوری ہے۔..... ڈاکٹر رانسن نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا۔

”کیا رونالڈ نے ان سائنس دانوں کے بارے میں آپ سے معلومات حاصل کی تھیں۔..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر رانسن بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ واقعی آپ نے یہ بات کی ہے تو مجھے خیال آ رہا ہے۔ جب میں یہ قاتل دینے رونالڈ کے پاس گیا تو رونالڈ نے اپنے گروپ کے چار اہم سائنس دانوں کو بلار کھا تھا۔ ان چاروں نے اس فارمولا کو چیک بھی کیا اور پھر میرے ساتھ اس بارے میں تفصیل بات چیت بھی کی۔ میں نے انہیں ان دونوں سائنس دانوں کی ریسرچ کے بارے میں بتایا تو رونالڈ نے ان دونوں سائنس دانوں کے بارے میں سوالات کیسے کیے تھے۔ اس وقت تو میرا خیال تھا کہ ایسا وہ صرف فارمولا کی تسلی کے لئے کر رہا ہے کیونکہ بہر حال اس نے انتہائی بھاری اور کثیر محاذِ صف ادا کیا تھا لیکن اب آپ کی بات سے مجھے خیال آ رہا ہے کہ کہیں ان سائنس دانوں کو ختم کرنے کے لئے تو کلب پر بم نہیں پھینکا گیا تھا لیکن آج سے پہلے تو ایسا کبھی نہیں ہوا۔ حالانکہ رونالڈ کو ہمارے



گروپ نے بے شمار اہم فارمولے تیار کر کے دیئے ہیں۔ ڈاکٹر رانس نے جو اب پیچھے ہوئے کہا۔

”ان ہلاک ہونے والے ساتس دانوں کے کیا نام تھے۔“ عمران نے پوچھا۔

”ڈاکٹر شیفر ڈاور ڈاکٹر جیکسن۔ یہ دونوں ویسٹرن کارمن کے بہنے والے تھے۔ ویسٹرن کارمن کے اہتائی نامور ساتس دان تھے۔“ ڈاکٹر رانس نے جواب دیا۔

”اوہ۔ یہ نام تو واقعی کسی زمانے میں بے حد معروف رہے ہیں۔ پھر اچانک یہ دونوں غائب ہو گئے تھے۔ یہ وہی ہیں جنہوں نے ویسٹرن کارمن میں ڈی میڈل کا فارمولا تیار کیا تھا جو بعد میں بین البراعظمی میڈل تیار کرنے کا باعث بنا۔“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ ویسے مجھے آپ کی معلومات نے پاگل کر دیا ہے۔ کیا آپ واقعی لیڈی صاحبہ کے میجر ہیں یا.....“ ڈاکٹر رانس نے حیرت مبری نظروں سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”فی الحال تو میجر ہوں۔ لیکن ترقی کرنے کی مسلسل کوشش کر رہا ہوں دیکھو لیڈی صاحبہ کب مجھ پر مہربان ہوتی ہیں۔ بہر حال اب اجازت دیجئے۔ لیکن اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہماری اس ملاقات اور ان باتوں کے بارے میں روناؤ کو علم نہیں ہونا چاہئے۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ وہ اہتائی خطرناک آدمی ہے۔ اگر اسے ذرا سی بھی

بھٹک پڑ گئی کہ میں نے آپ کو اس فارمولے کے بارے میں اٹھارہ ہی کر دیا ہے جو میں نے اسے دیا ہے تو میں تو میں شاید پورا اٹھارہ گروپ ہی ہلاک کر دیا جائے۔ میں تو آپ سے اور لیڈی صاحبہ سے خود ہی درخواست کرنے والا تھا کہ آپ ہمارے متعلق اسے کچھ نہ بتائیں۔“ ڈاکٹر رانس نے کہا۔

”ٹھیک ہے آپ بھی اپنا منہ بند رکھیں گے اور ہم بھی گلہ بانی۔“ عمران نے کہا تو جو لیڈی صاحبہ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی عمران اور صالحہ کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رانس بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر جو لیڈی صاحبہ کی طرف مڑی اور اس کے پیچھے عمران اور صالحہ بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ڈاکٹر رانس بھی انہیں چھوڑنے کے لئے دروازے تک گیا پھر واپس چلا گیا۔

مال یا اس سے بھی زیادہ ہو۔

نہیں رونالڈ بول رہا ہوں..... رونالڈ نے کہا۔  
 چیف لیور ٹرانس فارمولے میں کچھ ابہام موجود ہیں۔ کیا اس  
 میں ہماری ان سائنس دانوں سے بات ہو سکتی ہے جنہوں نے  
 مولاجیاء کیا ہے..... ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔  
 کیا ابہام۔ فرسٹ میٹنگ میں تو آپ نے اسے ہر لحاظ سے اد  
 زار دے دیا تھا..... رونالڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

نہیں چیف وہ واقعی اوکے تھا۔ لیکن اب جبکہ اس پر عمل درآمد کا  
 آیا ہے تو یہ ابہام محسوس ہوا ہے۔ اگر ان سے ایک میٹنگ اور  
 لئے تو یہ مسئلہ صرف دس منٹوں میں حل ہو سکتا ہے..... ڈاکٹر  
 نے جواب دیا۔

لیکن وہ دونوں سائنس دان تو کل رات کلب میں بم فائر سے  
 ہو گئے ہیں..... رونالڈ نے جواب دیا۔

ادہ وری بیڈ۔ پھر تو ہمیں خود اس سلسلے میں کام کرنا ہو گا۔  
 پیٹر نے جواب دیا۔

کیا آپ خود یہ کام کر لیں گے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس قدر اہم  
 اور اہم سے ہی ضائع ہو جائے..... رونالڈ نے تشویش بھرے  
 میں کہا۔

ادہ نہیں چیف ایسی کوئی بات نہیں صرف اس قدر فرق پڑے گا کہ  
 پر فوری طور پر عمل درآمد ممکن نہ ہو سکے گا۔ اس پر مزید ریسرچ

رونالڈ صوفے پر بیٹھا ہوا شراب پینے کے ساتھ ساتھ ایک اخبار  
 مطالعے میں مصروف تھا اس کے چہرے پر سکون و اطمینان کے تاثرات  
 موجود تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رونالڈ نے ہا  
 بڑھا کر سیور اٹھالیا۔

نہیں..... رونالڈ نے سر دیکن حکیمانہ لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر پیٹر آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں..... دوسری طرف  
 سے ایک موبائل نوائی آواز سنائی دی۔

ڈاکٹر پیٹر ادہ بات کر اڑا..... رونالڈ نے چونک کر کہا اور ساتھ  
 ساتھ میں پکڑا ہوا اخبار اس نے میز پر رکھ دیا۔ اس کے پر سکون چہرے  
 یقیناً تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ریسور سے ایک  
 بوڑھی سی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بولنے والے کی عمر



پہنچے ہی انہیں خود وہاں سے لے لوں گا۔۔۔۔۔ ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔  
 "اوکے۔۔۔۔۔" رونالڈ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا۔  
 لمحوں تک کریڈل پر ہاتھ رکھنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹا لیا۔  
 "یس چیف۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز۔  
 دی۔

"ڈاکٹر پیٹر سے بات کراؤ۔۔۔۔۔" رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا  
 چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔  
 "یس۔۔۔۔۔" رونالڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر پیٹر لائن پر موجود ہیں چیف۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے کہا  
 "ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں۔۔۔۔۔" چند لمحوں بعد ڈاکٹر پیٹر  
 منو بانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر میری ریڈیو لیاٹری کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے بات  
 چکی ہے۔ آپ فارمولہ کی فائل لے کر البرٹ روڈ پر واقع روکر پلازہ  
 جائیں۔ ڈاکٹر ولیم کا ذاتی آفس وہاں موجود ہے وہ آپ کے منتظر ہے  
 گئے اور آپ کو وہاں سے لیاٹری لے جائیں گے۔۔۔۔۔" رونالڈ نے کہا  
 "یس چیف میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں لیکن میرے ساتھ دو  
 سائنس دان بھی ہوں گے۔۔۔۔۔" ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ چاہیں لیکن ڈاکٹر پیٹر میں اس فارمولے  
 ہر صورت میں عملی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ فارمولہ ریڈ کرا  
 سکے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔" رونالڈ نے کہا۔

"یس سر آپ فکر مت کریں۔ یہ لمحوں دور ہو جائے گی۔ اس لئے  
 ایک ماہ کے اندر اندر ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ لیڈر ٹرانس میڈائل  
 لانچر تیار کر کے اس کا عملی تجربہ کر سکیں۔۔۔۔۔" ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔  
 "اس کے لئے آپ کو میڈائلوں کی ساخت میں بھی توجہ دینا پڑے گی  
 پڑیں گی۔۔۔۔۔" رونالڈ نے کہا۔

"وہ معمولی بات ہے چیف وہ ہو جائے گی۔۔۔۔۔" ڈاکٹر پیٹر نے  
 جواب دیا۔

"اوکے گڈ بائی۔۔۔۔۔" رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے  
 اطمینان بھرا سانس لیا اور میز پر رکھا ہوا شراب کا گلاس اٹھالیا۔ اس کے  
 چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے شراب کا گھونٹ لیا  
 ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رونالڈ نے ایک بار پھر گلاس میز پر  
 رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔  
 "یس۔۔۔۔۔" رونالڈ نے کہا۔

"چیری کافون ہے چیف۔۔۔۔۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔  
 "اوہ اچھا بات کراؤ۔۔۔۔۔" رونالڈ نے چونک کر کہا اس نے چیری کو  
 رافیل کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔

"ہیلو چیری بول رہا ہوں چیف۔۔۔۔۔" چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ  
 آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے چیری۔۔۔۔۔" رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔  
 "چیف ان ایشیائی افراد کو ٹریس کر لیا گیا ہے۔۔۔۔۔" دوسری طرف

سے چری کی آواز سنائی دی۔

”تفصیل بتاؤ..... روناٹل نے تیرے لیے کہا۔

”ہاں میں نے رافیل کی ذاتی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس کے آفس اور رہائش گاہ کے خصوصی فون بھی ٹیپ کرائے تھے۔ اب سے آدھا گھنٹہ پہلے رافیل کے آفس میں فون پر پرنس آف ڈمپ کی کال آئی۔ چونکہ یہ بالکل منفرد نمائندہ کا نام تھا اس لئے میں چونک پڑا اور اس بات حیرت سے معلوم ہو گیا کہ یہ پرنس آف ڈمپ وہی آدمی ہے جس کی آپ کو تلاش تھی۔ سچتا میں نے فوری طور پر فون کرنے والے کی لوکیشن خصوصی مشین پر چیک کی تو یہ فون سٹیلٹس کالونی کی ایک کوشی سے کیا جا رہا تھا۔ سچتا میں نے اپنے آدمی وہاں بھجوا دیئے اور انہوں نے ایس وی ایکس پر جب کوشی کی اندرونی لوکیشن چیک کی تو معلوم ہوا کہ وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد موجود ہیں اور یہ سب لوگ مقامی نظر آرہے تھے لیکن ان کے درمیان بات چیت ایشیائی زبان میں ہو رہی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ میک اپ میں ہیں۔ اس کے علاوہ چیف رافیل سے گفتگو کے درمیان تب کا نام بھی آیا ہے۔ چیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام..... روناٹل نے چونک کر کہا۔

”میں چیف آپ کا نام بھی لیا گیا ہے اور کسی فارمولے کا بھی ذکر کیا گیا ہے..... چیری نے جواب دیا۔

”کس نے میرا نام لیا تھا رافیل نے..... روناٹل نے ہونٹ

جباتے ہوئے کہا۔

”میں چیف اس آدمی پرنس نے..... چیری نے جواب دیا۔

”کیا جہازے پاس اس گفتگو کی ٹیپ موجود ہے..... روناٹل نے پوچھا۔

”میں چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اے فون کے ساتھ لنک کر کے مجھے سنواؤ..... روناٹل نے جواب دیا۔

”میں پاس ویسے ان لوگوں کے بارے میں مجھے حکم دے دیں تاکہ میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دوں..... چیری نے کہا۔

”فی الحال صرف نگرانی کا کہہ دو۔ ٹیپ سننے کے بعد کوئی حسی فیصلہ کروں گا..... روناٹل نے جواب دیا۔

”میں چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ کی خاموشی کے بعد چیری کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو چیف میں نے نگرانی کی ہدایات دے دیں ہیں۔ اب میں ٹیپ لنک کر رہا ہوں..... چیری نے کہا۔

”میں..... روناٹل نے جواب دیا۔

”ہیلو پرنس آف ڈمپ بول رہا ہوں..... ایک اچھی سی آواز

سنائی دی۔

”رافیل بول رہا ہوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو..... رافیل کی

آواز سنائی دی۔

”وہ اس مخبر گروپ کا چیف ہے۔ اس کا پورا نام رونالڈ جیکسن ہمبر بھی ہے لیکن عام طور پر وہ جیکسن ہمبر کے نام سے ہی مشہور ہے اور اس نے مجھے اعوا کر کے مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی.....“ رافیل نے جواب دیا۔

”یہ رونالڈ کیسا ناکن یوٹج کے ریڈ ہال میں رہتا ہے؟.....“ پرنس نے پوچھا۔

”نہیں اس کا ریڈ ہال سے کیا تعلق اس کا آفس گرائنڈ روڈ پر واقع وکٹوریہ کمرشل بلازہ میں ہے۔ وہاں بظاہر یہ اسپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہے۔ ہمبر کارپوریشن کے نام سے۔ لیکن دراصل اس کا اصل دھندہ مخبری ہے.....“ رافیل نے جواب دیا۔

”اوکے تھینک یو.....“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”چیف آپ نے ٹیپ سن لی ہے.....“ چیری کی آواز سنائی دی۔  
”ہاں اور سنو تم ان کی نگرانی جاری رکھو لیکن انتہائی محتاط انداز میں کیونکہ یہ لوگ سیکرٹ سروس کے لجنٹ ہیں عام لوگ نہیں ہیں لیکن اگر یہ لوگ ریڈ کرافٹ کے بارے میں کوئی خاص کھوج حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو تم بنے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے.....“ رونالڈ نے کہا۔

”جیسے آپ کا حکم چیف لیکن میرا خیال ہے کہ اگر ان کا خاتمہ ہی کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے.....“ چیری نے کہا۔

”بہیں ولننگن سے ہی بول رہا ہوں تم سناؤ۔ کیا رپورٹ ہے۔“  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں نے ریڈ ہال میں اپنا ایک خاص مخبر بھیجا تھا۔ لیکن اسے ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا بلکہ انہوں نے یہاں کے ایک بڑے مخبر گروپ کو ہائر کر لیا۔ اس نے مجھے اعوا کیا اور مجھ سے تمہارے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی۔ انہیں تمہارے متعلق پوری طرح علم ہے وہ تمہارے اصل نام اور جہادری حیثیت کو بھی جانتے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ تمہارا آرہے ہو.....“ رافیل نے جواب دیا۔

”کیسا نام ہے اس مخبر گروپ کا؟.....“ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔  
”نام تو لاسٹ پوائنٹ ہے.....“ رافیل نے جواب دیا۔

”اس کے چیف کا کیا نام ہے؟.....“ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔  
”جیکسن ہمبر.....“ رافیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مطلب ہے کہ تم ریڈ کرافٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکتے.....“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں اور میں اس لئے بھی خاموش ہو گیا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ میری نگرانی ہو رہی ہے۔ اب اگر میں مزید کچھ کرتا تو اس پر بات چھی نہ رہ سکتی تھی.....“ رافیل نے جواب دیا۔

”رونالڈ نام کے کسی آدمی کو جلتے ہو.....“ پرنس نے کہا۔  
”ہاں لیکن تم اس نام کو کیسے جلتے ہو.....“ رافیل نے کہا۔  
”تم جس رونالڈ کو جلتے ہو وہ کون ہے؟.....“ پرنس نے کہا۔

”نہیں یہ سرکاری لوگ ہیں سجدہ لوگوں کی ہلاکت سے مسئلہ ختم نہیں ہو جائے گا۔ اُن کی جگہ دوسرے لے لیں گے جب کہ ہمیں فوری طور پر کوئی خطرہ بھی نہیں ہے اس لئے صرف نگرانی کرتے رہو۔“  
 رونا لٹنے کہا اور سیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود عمران جو لیا اور صالحہ تینوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ کمرے میں صفدر داخل ہو رہا تھا۔

”ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے عمران صاحب“..... صفدر نے اندر آکر کہا۔

”کتنے افراد ہیں..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔  
 ”فی الحال تو ایک ہی آدمی مارک ہوا ہے۔“ عقبی طرف موجود ہے..... صفدر نے جواب دیا۔

”کیا اسے اخوا کر کے یہاں لایا جاسکتا ہے“..... عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں آسانی سے لایا جاسکتا ہے“..... صفدر نے جواب دیا۔  
 ”آؤ مگر..... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ تم باہر خیال رکھو ہو سکتا ہے اس کے دوسرے ساتھی بھی ہوں۔ میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے اس آلے کو جیب میں رکھا اور جھٹک کر اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر پھر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

”ریڈ کرافٹ“..... کاسٹر نے جواب دیا تو عمران نے پیر اس کی گردن سے ہٹایا اور جھمک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھا



بھٹک پڑ گئی کہ میں نے آپ کو اس فارمولے کے بارے میں اشارہ ہی کر دیا ہے جو میں نے اسے دیا ہے تو میں شاید پورا اٹلا کر گروپ ہی ہلاک کر دیا جائے۔ میں تو آپ سے اور لیڈی صاحبہ سے خود ہی درخواست کرنے والا تھا کہ آپ ہمارے متعلق اسے کچھ نہ بتائیں۔  
ڈاکٹر رائسن نے کہا۔

• ٹھیک ہے آپ بھی اپنا منہ بند رکھیں گے اور ہم بھی گڈ بائی۔  
عمران نے کہا تو جو لیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھنے ہی عمران اور صالحہ کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رائسن بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر جو لیا دروازے کی طرف مڑی اور اس کے پیچھے عمران اور صالحہ بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ ڈاکٹر رائسن بھی انہیں چھوڑنے کے لئے دروازے تک گیا پھر واپس چلا گیا۔

کر کھڑا کر دیا۔

• صفدر اپنی کا کوٹ اس کے عقب میں نیچے کر دو۔..... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر تیزی سے اس آدمی کے عقب میں آیا جو مسلسل دونوں ہاتھوں سے گردن مسل رہا تھا۔ صفدر نے ایک جھٹکے سے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کیے اور پھر اس کا کوٹ دوسرے جھٹکے سے اس کی کمر کی طرف سے نیچے کر دیا۔

• اب اسے ہٹا دو۔..... عمران نے کہا اور صفدر نے اسے کرسی پر دھکیل دیا۔

• سنو کاسٹر ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے جو کچھ پوچھا جائے درست جواب دے دو تو ہم تمہیں خاموشی سے باہر پہنچا دیں گے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا یا ہوشیار بننے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے تمہاری روح تمہارا ساتھ چھوڑ دے گی اور اساتو تم جلتے ہی ہو کہ ریڈ کرافٹ یا چیری کو لاش سے کوئی دلچسپی نہ ہو گی۔..... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور جیب سے سائیلنسر لگا مشین پشپل نکال کر اس نے اس کی نال کا سر کی طرف کر دیا۔

• تم۔ تم جو پوچھو گے میں بتا دوں گا مجھے مت مارو پلیز۔..... کاسٹر نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اس گروہ کا کوئی عام سا کارکن تھا اس لئے وہ عام آدمی کی طرح ہی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

• تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی یہاں نگرانی کر رہے ہیں۔ عمران نے پوچھا۔

ز سال یا اس سے بھی زیادہ ہو۔

”یس رونالڈ بول رہا ہوں“..... رونالڈ نے کہا۔

”چیف لیڈر ٹرانس فارمولے میں کچھ ابہام موجود ہیں۔ کیا اس بلے میں ہماری ان سائنس دانوں سے بات ہو سکتی ہے جنہوں نے ارمولا ہیمار کیا ہے“..... ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔

”کیسا ابہام۔ فرسٹ میٹنگ میں تو آپ نے اسے ہر لحاظ سے او قرار دے دیا تھا“..... رونالڈ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”بس چیف وہ واقعی اوکے تھا۔ لیکن اب جبکہ اس پر عمل درآمد کا ت آیا ہے تو یہ ابہام محسوس ہوا ہے۔ اگر ان سے ایک میٹنگ اور جائے تو یہ مسئلہ صرف دس منٹوں میں حل ہو سکتا ہے“..... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

”لیکن وہ دونوں سائنس دان تو کل رات کلب میں بم فائر سے لکھ رہے تھے“..... رونالڈ نے جواب دیا۔

”اوہ ویری بیڈ۔ پھر تو ہمیں خود اس سلسلے میں کام کرنا ہو گا۔“ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

”کیا آپ خود یہ کام کر لیں گے کہیں ایسا تو نہیں کہ اس قدر اہم مولا سرے سے ہی ضائع ہو جائے“..... رونالڈ نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ نہیں چیف ایسی کوئی بات نہیں صرف استافرق پڑے گا کہ آپ پر فوری طور پر عمل درآمد ممکن نہ ہو سکے گا۔ اس پر مزید ریسرچ

رونالڈ صوفے پر بیٹھا ہوا شراب پینے کے ساتھ ساتھ ایک اخبار کے مطالعے میں مصروف تھا اس کے چہرے پر سکون و اطمینان کے تاثرات موجود تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ رونالڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”یس“..... رونالڈ نے سرد لیکن جھکمانہ لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر پیٹر آپ سے فوری بات کرنا چاہتے ہیں“..... دوسری طرف سے ایک مودبانہ نسوانی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر پیٹر اوہ بات کراؤ“..... رونالڈ نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار اس نے میز پر رکھ دیا۔ اس کے پرسکون چہرے پر یقیناً تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

”ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بوڑھی عورتی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے بولنے والے کی عمر سن

کرنا ہوگی اس لئے اس میں شاید ایک ہفتہ مزید لگ جائے..... ﴿۱۱﴾

پیڑ نے جواب دیا۔

”لیکن یہ ریسرچ کہاں ہوگی“..... رونا لڈنے کہا۔

• قاہرہ لیبارٹری میں ہی ہو سکتی ہے۔ آپ اپنی لیبارٹری احکامات بمطابق دیں۔ میں خود اپنے ایک ساتھی کے ساتھ وہاں چلا جاؤ گا۔ اس طرح کام جلدی اور آسانی سے ہو جائے گا۔..... ڈاکٹر میٹر جواب دیا۔

”ٹھیک ہے میں ابھی آپ کو پھر کال کرتا ہوں“..... رونالڈ نے اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ہاتھ ہٹایا۔

”ایسا..... رونالڈ نے ترجمے میں کہا۔

”یس چیف..... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی۔“  
 ”ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے بات کراؤ.....“ وہ  
 نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے پچھلے پر تشویش کے تاثر  
 بدستور موجود تھے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو اس نے  
 بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”یس..... رونا لڈ نے کہا۔

”ڈاکٹر ولیم لائن پر سوچو وہیں جیپ..... دوسری طرف سے کہا  
 ”ہیلو ڈاکٹر ولیم میں رونا لٹا بول رہا ہوں.....“ رونا لٹا نے حکم  
 لچے میں کہا۔

یس چیف حکم فرمائیے:..... دوسری طرف سے ایک ام

ہم نے پاکیشیا سے ایک فاعل حاصل کی تھی جس پر شٹلر گروپ نے کام کیا اور ایک انقلابی ہتھیار لیور ٹرانس کا فارمولا انہوں نے تیار دیا۔ لیکن اس گروپ کے جن دو ساتس دانوں نے اس فارمولے پر کام کیا تھا وہ رات ایک بم بلاسٹنگ میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس موملے کو عملی شکل دینے کے لئے میں نے اسے ریڈ ایف بمجوایا تھا بن ابھی ریڈ ایف کے انچارج ڈاکٹر پیٹر کا فون آیا ہے کہ اس موملے میں کوئی پیچیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اب چونکہ وہ دونوں ساتس دان ہلاک ہو چکے ہیں اس لئے ڈاکٹر پیٹر چاہتا ہے کہ اس پیچیدگی کو ریڈ لیبارٹری میں آپ کے ساتس دانوں کے ساتھ حل کر دیا جائے..... رونا لائے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”تھکیک ہے سرا اگر آپ کا حکم ہے تو ہم سارا کام پیٹننگ کر کے  
 ہی فارمولے پر کام شروع کر دیتے ہیں.....“ ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔  
 ”ہاں یہ اجنبی اہم ترین کام ہے۔ اسے سب سے پہلے ہونا  
 چاہیے.....“ رونا لڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے سر حکم کی تعمیل ہوگی..... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

میں ڈاکٹریز کو کال کر کے کہہ دیتا ہوں وہ فارمولے سمیت آپ سے مل لے گا۔ کہاں کا پتہ دیا جائے اسے۔ براہ راست لیبارٹری میں تو پہنچ سکے گا..... رونا نالہ نے کہا۔

”چیف آپ انہیں رو کر آفس کا پتہ دے دیں۔ میں ان کے وہاں

پہنچتے ہی انہیں خود وہاں سے لے لوں گا۔..... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا کہ..... رونالڈ نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر کیڑل دبا دیا۔..... لہجوں تک کیڑل پر ہاتھ رکھنے کے بعد اس نے ہاتھ ہٹا دیا۔

”یس چیف..... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سن دی۔

”ڈاکٹر پیٹر سے بات کر او“..... رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”یس..... رونالڈ نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر پیٹر لائن پر موجود ہیں چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو ڈاکٹر پیٹر بول رہا ہوں.....“ چند لمحوں بعد ڈاکٹر پیٹر دوبارہ آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر پیٹر میری ریڈ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ولیم سے بات چلی ہے۔ آپ فارمولہ کی فائل لے کر البرٹ روڈ پر واقع روکر پلاؤنگ جائیں۔ ڈاکٹر ولیم کا ذاتی آفس وہاں موجود ہے وہ آپ کے منتظر ہوں گے اور آپ کو وہاں سے لیبارٹری لے جائیں گے۔..... رونالڈ نے کہا۔

”یس چیف میں ابھی روانہ ہو جاتا ہوں لیکن میرے ساتھ دو ساتیس دان بھی ہوں گے۔..... ڈاکٹر پیٹر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ جیسے آپ چاہیں لیکن ڈاکٹر پیٹر میں اس فارمولے ہر صورت میں عملی شکل میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ یہ فارمولہ ریڈ کر افٹا کھلنے اہتائی اہمیت رکھتا ہے۔..... رونالڈ نے کہا۔

”یس سر آپ فکر مت کریں۔ یہ اطمینان دور ہو جائے گی۔ اس لئے ایک ماہ کے اندر اندر ہم اس قابل ہو جائیں گے کہ لیور ٹرانس میزائل لانچر تیار کر کے اس کا عملی تجربہ کر سکیں۔..... ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

”اس کے لئے آپ کو میزائلوں کی ساخت میں بھی توجہ دینا پڑے گی۔..... رونالڈ نے کہا۔

”وہ معمولی بات ہے چیف وہ ہو جائے گی۔..... ڈاکٹر پیٹر نے جواب دیا۔

”او کے گلڈ بائی.....“ رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے اطمینان بھرا سانس لیا اور میز پر رکھا ہوا شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے شراب کا گھونٹ لیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رونالڈ نے ایک بار پھر گلاس میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس..... رونالڈ نے کہا۔

”جیری کافون ہے چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ اچھا بات کر او“..... رونالڈ نے چونک کر کہا اس نے جیری کو رافیل کی نگرانی پر مقرر کیا تھا۔

”ہیلو جیری بول رہا ہوں چیف.....“ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

”کیا رپورٹ ہے جیری.....“ رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”چیف ان ایشیائی افراد کو ٹریس کر لیا گیا ہے..... دوسری طرف

سے چیری کی آواز سنائی دی۔

”تفصیل بلاؤ..... رونالڈ نے تیرے لیے میں کہا۔

”باس میں نے رافیل کی ذاتی نگرانی کے ساتھ ساتھ اس کے آفس اور رہائش گاہ کے خصوصی فون بھی پیپ کرائے تھے۔ اب سے آدھا گھنٹہ پہلے رافیل کے آفس میں فون پر پرنس آف ڈمپ کی کال آئی۔ چونکہ یہ بالکل منفرد نائپ کا نام تھا اس لیے میں چونک پڑا اور اس بات حیرت سے معلوم ہو گیا کہ یہ پرنس آف ڈمپ وہی آدمی ہے جس کی آپ کو تلاش تھی۔ سچا سچ میں نے فوری طور پر فون کرنے والے کی لوکیشن خصوصی مشین پر چیک کی تو یہ فون سٹیلانٹ کالونی کی ایک کوشی سے کیا جا رہا تھا۔ سچا سچ میں نے اپنے آدمی وہاں بھجوا دیے اور انہوں نے ایس وی ایکس پر جب کو ٹھی کی انڈرونی لوکیشن چیک کی تو معلوم ہوا کہ وہاں دو عورتیں اور پانچ مرد موجود ہیں اور یہ سب لوگ مقامی نظر آ رہے تھے لیکن ان کے درمیان بات چیت ایشیائی زبان میں ہو رہی تھی۔ اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ میک اپ میں ہیں۔ اس کے علاوہ چیف رافیل سے گھنگو کے درمیان آپ کا نام بھی آیا ہے۔“ چیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام..... رونالڈ نے چونک کر کہا۔

”میں چیف آپ کا نام بھی لیا گیا ہے اور کسی فارمولے کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔“ چیری نے جواب دیا۔

”کس نے میرا نام لیا تھا رافیل نے..... رونالڈ نے ہونٹ

جباتے ہوئے کہا۔

”میں چیف اس آدمی پرنس نے..... چیری نے جواب دیا۔

”کیا تمہارے پاس اس گھنگو کی پیپ موجود ہے..... رونالڈ نے

پوچھا۔

”میں چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اے فون کے ساتھ لنک کر کے مجھے سنواؤ..... رونالڈ نے

جواب دیا۔

”میں باس دیکھو ان لوگوں کے بارے میں مجھے حکم دے دیں تاکہ

میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دوں..... چیری نے کہا۔

”فی الحال صرف نگرانی کا کہہ دو۔“ چیف سننے کے بعد کوئی حتمی

فیصلہ کروں گا..... رونالڈ نے جواب دیا۔

”میں چیف..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً پانچ منٹ

کی خاموشی کے بعد چیری کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو چیف میں نے نگرانی کی ہدایات دے دیں ہیں۔ اب میں

پیپ لنک کر رہا ہوں..... چیری نے کہا۔

”میں..... رونالڈ نے جواب دیا۔

”ہیلو پرنس آف ڈمپ بول رہا ہوں..... ایک انجینیئر آواز

سنائی دی۔

”رافیل بول رہا ہوں۔ تم کہاں سے بول رہے ہو..... رافیل کی

آواز سنائی دی۔

”وہ اس خمبر گروپ کا چیف ہے۔ اس کا پورا نام روناٹا جیکسن ہمبر بھی ہے لیکن عام طور پر وہ جیکسن ہمبر کے نام سے ہی مشہور ہے اور اس نے مجھے اخوا کر کے مجھ سے جہارے بارے میں پوچھ گچھ کی تھی۔“..... رافیل نے جواب دیا۔

”یہ روناٹا کیا سٹاکن ویج کے ریڈ ہال میں رہتا ہے۔“..... پرنس نے پوچھا۔

”نہیں اس کا ریڈ ہال سے کیا تعلق اس کا آفس گرائڈ روڈ پر واقع وکٹوریہ کمرشل پلازہ میں ہے۔ وہاں بظاہر یہ امپورٹ اینکسپورٹ کا کام کرتا ہے۔ ہمبر کا رپورٹیشن کے نام سے۔ لیکن دراصل اس کا اصل دھندہ مخبری ہے۔“..... رافیل نے جواب دیا۔

”اوکے تھینک یو۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”چیف آپ نے ٹیپ سن لی ہے۔“..... چیری کی آواز سنائی دی۔  
 ”ہاں اور سنو تم ان کی نگرانی جاری رکھو لیکن انتہائی محتاط انداز میں کیونکہ یہ لوگ سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ہیں عام لوگ نہیں ہیں لیکن اگر یہ لوگ ریڈ کرافٹ کے بارے میں کوئی خاص کلیو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو تم نے مجھے فوری رپورٹ دینی ہے۔“..... روناٹا نے کہا۔

”جیسے آپ کا حکم چیف لیکن میرا خیال ہے کہ اگر ان کا خاتمہ ہی کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔“..... چیری نے کہا۔

”جیسے ولنکنگ سے ہی بول رہا ہوں تم سنناؤ۔ کیا رپورٹ ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں نے ریڈ ہال میں اپنا ایک خاص خمبر بھیجا تھا۔ لیکن اسے ٹریس کر کے ہلاک کر دیا گیا بلکہ انہوں نے یہاں کے ایک بڑے خمبر گروپ کو ہائر کر لیا۔ اس نے مجھے اخوا کیا اور مجھ سے جہارے بارے میں پوچھ گچھ شروع کر دی۔ انہیں جہارے متعلق پوری طرح علم ہے وہ جہارے اصل نام اور جہاری حیثیت کو بھی جانتے ہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم ہے کہ تم یہاں آ رہے ہو۔“..... رافیل نے جواب دیا۔

”کیا نام ہے اس خمبر گروپ کا۔“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”نام تو لاسٹ پوائنٹ ہے۔“..... رافیل نے جواب دیا۔

”اس کے چیف کا کیا نام ہے۔“..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

”جیکسن ہمبر۔“..... رافیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مطلب ہے کہ تم ریڈ کرافٹ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں کر سکتے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہاں اور میں اس لئے بھی خاموش ہو گیا کہ میں نے محسوس کیا ہے کہ میری نگرانی ہو رہی ہے۔ اب اگر میں مزید کچھ کہتا تو اس پر بات چھی نہ رہ سکتی تھی۔“..... رافیل نے جواب دیا۔

”روناٹا نام کے کسی آدمی کو جانتے ہو۔“..... پرنس نے کہا۔

”ہاں لیکن تم اس نام کو کیسے جانتے ہو۔“..... رافیل نے کہا۔

”تم جس روناٹا کو جانتے ہو وہ کون ہے۔“..... پرنس نے کہا۔

”نہیں یہ سرکاری لوگ ہیں۔ چند لوگوں کی ہلاکت سے مسئلہ ختم نہیں ہو جائے گا۔ ان کی جگہ دوسرے لے لیں گے جب کہ ہمیں فوری طور پر کوئی خطرہ بھی نہیں ہے اس لئے صرف نگرانی کرتے رہو۔“  
رونالڈ نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کمرے میں موجود عمران جو یا اور صالحہ تینوں نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ کمرے میں صفدر داخل ہو رہا تھا۔

”ہماری باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے عمران صاحبہ.....“ صفدر نے اندر آکر کہا۔

”کتنے افراد ہیں.....“ عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔  
”فی الحال تو ایک ہی آدمی مارک ہوا ہے۔“ عقبی طرف موجود ہے.....“ صفدر نے جواب دیا۔

”کیا اسے اغوا کر کے یہاں لایا جاسکتا ہے.....“ عمران نے کرسی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں آسانی سے لایا جاسکتا ہے.....“ صفدر نے جواب دیا۔  
”آؤ چہرہ.....“ عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ تم باہر خیال رکھو ہو سکتا ہے اس کے دوسرے ساتھی بھی ہوں۔ میں اس سے پوچھ گچھ کرتا ہوں۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے اس آلے کو جیب میں رکھا اور جھک کر اس نے اس آدمی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ سجدہ لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے لگے تو عمران سیدھا ہمو کر کھڑا ہوا گیا۔ سجدہ لمحوں بعد اس آدمی نے آنکھیں کھولیں اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ لیکن تھا کہ عمران نے اس کی گردن پر ہیر رکھ کر اسے موڑ دیا۔

”ریڈ کرافٹ“..... کاسٹر نے جواب دیا تو عمران نے پیر اس کے گردن سے ہٹایا اور جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اٹھ



کر کھوا کر دیا۔

”صفدر اہی کا کوٹ اس کے عقب میں بچے کر دو..... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر تیری سے اس آدمی کے عقب میں آیا جو مسلسل دونوں ہاتھوں سے گردن مسل بہا تھا۔ صفدر نے ایک جھٹکے سے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کیے اور پھر اس کا کوٹ دوسرے جھٹکے سے اس کی کمر کی طرف سے نیچے کر دیا۔

”اب اسے بٹھا دو..... عمران نے کہا اور صفدر نے اسے کر سی و دھکیل دیا۔

”سنو کا سڑ ہماری تم سے کوئی دشمنی نہیں ہے اس لئے جو کچھ پوچھ جائے درست جواب دے دو تو ہم تمہیں خاموشی سے باہر بٹھا دیں گے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا یا ہوشیار بننے کی کوشش کی تو دوسرے لمحے تمہاری روح تمہارا ساتھ چھوڑ دے گی اور اسحاق تم چلتے ہی ہو کہ رہا کرافٹ یا چیری کو لاش سے کوئی دلچسپی نہ ہوگی..... عمران نے سر لہجے میں کہا اور جب سے سائینسنگ مشین پشٹ نکال کر اس نے اس کی نال کا رخ کاسڑ کی طرف کر دیا۔

”تم۔ تم جو بوجھو گے میں بتا دوں گا مجھے مت مارو پلیز..... کاسڑ نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔ وہ شاید اس گردہ کا کوئی عام سا کارکن تھا اس لئے وہ عام آدمی کی طرح ہی خوفزدہ نظر آ رہا تھا۔

”تمہارے ساتھ اور کتنے آدمی یہاں نگرانی کر رہے ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”کک کیسا تعاون۔ کیا مطلب میں سمجھا نہیں..... چیری نے لہجے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہم رونالڈ کو اس کے ہیڈ کوارٹر سے باہر نکالنا چاہتے ہیں اور بس..... عمران نے کہا۔

”اوہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ وہ اپنے ہیڈ کوارٹر سے باہر شاذ و نادر ہی نکلتا ہے اور ان دنوں تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا..... چیری نے جواب دیا۔

”تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ تم ہمیں اس کے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کے راستے بتا دو..... عمران نے کہا۔

”میں کبھی ہیڈ کوارٹر گیا ہی نہیں میری ایسی حیثیت ہی نہیں ہے..... چیری نے جواب دیا۔

”پھر تیسری اور آخری صورت یہ ہے کہ تم ہمیں اس فارمولے کے بارے میں معلوم کر کے بتاؤ جو شلازگر روپ نے رونالڈ کے حوالے کیا ہے ہم یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ فارمولا اس وقت کہاں ہے۔“ عمران نے کہا۔

”وہ ایسی باتیں کسی صورت بھی نہیں بتاتا اور میرا ویسے ہی ان باتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے میں تو اس موضوع پر اس سے بات ہی نہیں کر سکتا..... چیری نے جواب دیا۔

”تو پھر تمہارا وجود بے کار ہے مسٹر چیری اس لئے تم اب قبر میں آرام کرو..... عمران نے سر لہجے میں کہا اور جب سے سائینسنگ مشین پشٹ نکال کر اس کا رخ چیری کی طرف کر دیا۔

”رک ہاؤ۔ رک جاؤ مجھے مت مارو۔ میں درست بتا رہا ہوں میں بے بس ہوں اور اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ رونا لڈا نے سسٹم ہی ایسا بنایا ہوا ہے۔“..... چیری نے جھپٹتے ہوئے کہا۔

”اس کے باوجود تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو ہمیں کوئی ایسی ٹپ دو جس سے ہم رونا لڈا کو قابو میں کر سکیں۔“..... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد اور سبوتا تھا۔

”اگر تم حلف لے کر وعدہ کرو کہ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں ایک ٹپ دے سکتا ہوں۔ اس پر عمل کرنا تمہارا اپنا کام ہوگا۔“..... چیری نے کہا۔

”ہمارا وعدہ کہ اگر تم نے واقعی کوئی ایسی ٹپ دی جس پر عمل ہو سکتا ہو تو تمہیں زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔“..... عمران نے جواب دیا اور مطمئن پسٹل واپس جیب میں رکھ لیا۔

”رونا لڈا روزانہ رات کو لورین کے فلیٹ میں دو گھنٹے گزارتا ہے۔ تم اسے وہاں کو کر سکتے ہو۔ لیکن یہ بتا دوں کہ لورین کی رہائش گاہ پر بداحت پہرہ ہوتا ہے۔“..... چیری نے کہا۔

”پوری تفصیل بتاؤ کہ لورین کون ہے اس کی رہائش گاہ کہاں ہے اور رونا لڈا روزانہ وہاں کیوں جاتا ہے اور کس وقت جاتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”لورین رونا لڈا کی چھوٹی بہن ہے۔ وہ دونوں ناگوں سے معذور ہے۔ رونا لڈا اپنی بہن سے بے پناہ محبت کرتا ہے لورین آج سے چار

سال قبل ایک کار کے حادثے میں معذور ہو گئی تھی۔ اس کا شوہر اس حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا۔ تب سے رونا لڈا روزانہ ایک دو گھنٹوں کے لئے لازماً وہاں جاتا ہے۔ وہ اگر وہ لنگٹن میں ہو تو لازماً جاتا ہے لیکن جب وہ وہاں جاتا ہے تو اس کا خصوصی حفاظتی دستہ اس کو بھی براہ تہائی سختی سے پہرہ دیتا رہتا ہے لورین کی رہائش گاہ برکے کالونی میں ہے۔ اس کی کو بھی کا نمبر دو سو بارہ ہے۔ ہلاک اے۔“..... چیری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کتنے بچے وہ وہاں جاتا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”رونا لڈا رات کو آٹھ سے دس بجے تک۔“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ پہرہ بھی اس کے جانے کے وقت وہاں ہوتا ہے یا ہر وقت ہوتا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں اس کے گاڑا اس کے ساتھ جاتے ہیں اور ساتھ ہی واپس آ جاتے ہیں۔ باقی تو وہاں ملازم ہوتے ہیں۔“..... چیری نے جواب دیا۔

”وہاں فون تو ہو گا کس کا نمبر معلوم ہے تمہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں اس لئے کہ رونا لڈا کا حکم ہے کہ آٹھ سے دس بجے کے دوران

اگر کوئی ایمر جنسی ہو تو اسے وہیں فون کر لیا جائے۔“..... چیری نے

جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون نمبر بتا دیا۔

”میرے خیال میں کمیٹین شیل اور ساتھیوں کو یہیں واپس بلا لیا

جائے تاکہ ہم یہیں سے تیار ہو کر لورین کی رہائش گاہ پر پہنچ جائیں۔“

معذور نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اس کے باوجود تم جھوٹ بول رہے ہو کہ تم نے اس کو ٹھکی کی تفصیل رونالڈ کو نہیں بتائی“..... عمران کا لہجہ یکھت سرد ہو گیا۔  
 ”م۔م۔م۔ نے کچ کہا ہے“..... چیری نے ہکلاتے ہوئے کہا۔  
 ”ویکھو چیری میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا لیکن تم نے جھوٹ بول کر ایسی غلطی کی ہے کہ جس کے بعد میرا وعدہ بھی قائم نہیں رہ سکتا“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔  
 ”م۔م۔م۔ نے واقعی جھوٹ بولا تھا۔ آئی ایم سوری“..... چیری نے جلدی سے کہا۔

”تو پھر اب بھی موقع ہے کہ تم نے لورین کے سلسلے میں جو جھوٹ بولا تھا اس پر بھی معذرت کر لو اور جو کچ ہے وہ بتا دو“..... عمران نے سرد لہجے میں کہا تو چیری بے اختیار جو تک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

”وہ۔ وہ تو میں نے کچ کہا تھا“..... چیری نے تیز لہجے میں کہا تو عمران نے دوبارہ جیب سے سائینسٹرنگ مشین پشٹ نکالا اور اس کا ورغ چیری کی طرف کر دیا۔

”آئی ایم سوری چیری مجھے جھوٹ سے نفرت ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک خاص صلاحیت بھی بخشی ہوئی ہے کہ کچ اور جھوٹ کا مجھے علم ہو جاتا ہے۔ تم نے جس وقت لورین کی بات کی تھی مجھے اسی وقت معلوم ہو گیا تھا کہ تم نے ہمیں بھنسانے کے لئے جال بچھایا ہے لیکن میں اس لئے خاموش رہا تھا کہ تم از خود اس جھوٹ کو درست کر سکو

”تم نے رونالڈ کو ہماری اس کو ٹھکی کے بارے میں کیا بتایا ہے“..... عمران نے صغیر کی بات سن کر چیری سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 ”میں نے اسے صرف اتنا کہا ہے کہ ہم نے تمہاری رہائش گاہ ٹریس کر لی ہے اسے رہائش گاہ کی تفصیل نہیں بتائی تھی“..... چیری نے تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔  
 ”تم نے ہمیں کس طرح ٹریس کیا تھا“..... عمران نے ہونٹ جباتے ہوئے پوچھا۔

”رونالڈ کو تمہاری جہاں آمد کی اطلاع مل گئی تھی اور یہ اطلاع بھی ملی تھی کہ تم نے رافیل سے جہاں آکر رابطہ کرنا ہے سہتا چنے رونالڈ کے حکم پر میں نے رافیل کی نگرانی شروع کر دی اور اس کے آفس اور رہائش گاہ کے فون بھی ٹریپ کرنے کا انتظام کر لیا پھر تم نے فون پر جب رافیل سے رابطہ قائم کیا تو ہم نے لوکیشن چیک کر لی اس طرح یہ جگہ ہمارے سامنے آئی“..... چیری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تم نے رونالڈ کو اس بارے میں کیا بتایا“..... عمران نے پوچھا تو چیری نے اسے بتایا کہ تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ اس نے ٹریپ بھی سنائی تھی۔

”پھر رونالڈ نے تمہیں صرف نگرانی کرنے کے لئے کیوں کہا۔ کو ٹھکی پر ریڈ کرنے کا حکم کیوں نہ دیا“..... عمران نے پوچھا۔  
 ”میں نے تو اس سے کہا تھا لیکن اس نے کہا کہ صرف نگرانی کرو“..... چیری نے جواب دیا۔

نے جھوٹ بولا ہے۔ یہ سیٹ اپ صرف بھٹسانے کے لئے تو استعمال لیا جاسکتا ہے۔ البتہ کوئی ایسا آدمی جو ایک بین الاقوامی خفیہ کا چیف ہو اس طرح کی کھلے عام حماقت نہیں کر سکتا۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر آپ کا کیا خیال ہے۔ یہ جگہ رونالڈ کو معلوم ہے اور وہ کسی بھی وقت یہاں ریڈ کر سکتا ہے۔..... صفدر نے کہا۔“  
 ”ہمیں بہر حال فوری طور پر یہ جگہ چھوڑنی پڑے گی۔ میں نے یہاں تے ہوئے ساتھ والی کوٹھی پر برائے فردخت کی پلیٹ دیکھی تھی اس لئے میرا خیال ہے کہ ہمیں فوری طور پر ساتھ والی کوٹھی میں شفٹ ہو جانا چاہئے۔ اس کے بعد میک اپ کی تبدیلی ہوگی اور اب بھی صورت رہ گئی ہے کہ اس کے ہیڈ کوارٹر ہڈائریکٹ ریڈ کیا جائے۔“

لیکن..... عمران نے اہتمامی سرو لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا البتہ اس کی انگلی نے ٹریگر پر حرکت شروع کر دی۔

”رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ میں نے واقعی جھوٹ بولا تھا رک جاؤ..... چیری نے ٹھکرت بڑیانی انداز میں چٹختے ہوئے کہا۔“  
 ”پھر بچ بول دو ورنہ..... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔“

”اس کی کوئی بہن نہیں ہے لیکن اس نے مشہور بھی کر رکھا ہے تاکہ اس کے دشمن وہاں جا کر بھٹس جائیں اور اس نے وہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ اگر کوئی اجنبی آدمی وہاں داخل ہو تو وہ خود بخود بے ہوش ہو جاتا ہے اور وہاں موجود اس کے خاص آدمی اسے اطلاع کر دیتے ہیں۔..... چیری نے کہا۔“

”تم نے اب بھی سچ نہیں بولا۔..... عمران کا لہجہ ایک بار پھر چلے سے زیادہ سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی سیدھی چیری کے سینے میں گھس گئی۔ چیری کے حلق سے کر بناک چیخ نکلی۔ اس کا جسم چند لمحوں تک جھٹکتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔“

”عمران صاحب آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ چیری نے لورین کے بارے میں جھوٹ بولا ہے۔..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔“

”جو سیٹ اپ چیری نے بنایا تھا وہ سیٹ اپ ہی بتا رہا تھا کہ اس

حیرت تھی۔

”سٹیلانٹ کالونی میں جن لوگوں کو ٹریس کیا گیا تھا اور جن کی نگرانی کا حکم آپ نے دیا تھا ان لوگوں نے چیف اور نہ صرف چیری بلکہ ہمارے چار اور ساتھی بھی ہلاک کر دیئے ہیں۔ ان میں سے تین کی لاشیں اور گاڑیاں قصبہ سٹاکن کے رستے میں درختوں کے ایک جھنڈ سے ملی ہیں جب کہ باس چیری اس کا آدمی کاسٹر اور باس چیری کے ڈرائیور کی لاشیں اسی کوٹھی سے برآمد ہوئی ہیں۔“..... سٹاکٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کس طرح ہوا۔ پوری تفصیل بتاؤ۔“..... رونالڈ نے سرو لہجے میں کہا۔

”باس چیری نے اس کوٹھی کی نگرانی میں سائسر اور اس کے گروپ کو تعینات کیا تھا۔ پھر باس کو اس گروپ کے آدمی کاسٹر نے فون کیا کہ ان میں سے تین آدمی ایک کار میں سوار ہو کر چلے گئے ہیں اور سائسر اپنے تین ساتھیوں کے ساتھ دو کاروں میں ان کے پیچھے گیا ہے جب کہ اب باقی لوگ چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں سے نکلنا چاہتے ہیں اور اس کے پاس سواری نہیں ہے کہ وہ ان کی نگرانی کر سکتے اور نہ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپول اس کے پاس ہیں۔ جس پر باس چیری نے سائسر کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا لیکن اس کی طرف سے کال رسپونڈ کی گئی تو باس نے مجھے ان کے بارے میں معلومات کرنے کی ہدایت کی اور وہ خود ڈرائیور کو ساتھ لے کر سٹیلانٹ کالونی

فون کی گھنٹی بجتے ہی رونالڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”ہیس۔“..... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”چیری کا اسسٹنٹ سٹاکٹ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف۔“  
دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

”سٹاکٹ۔ ادھ اچھا بات کراؤ۔“..... رونالڈ نے چوتھے ہوئے کہا۔

”ہیلو چیف میں سٹاکٹ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”تم نے کیوں کال کی ہے چیری کہاں ہے۔“..... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”باس چیری کو ہلاک کر دیا گیا ہے چیف۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو رونالڈ چونک پڑا۔

”ہلاک کر دیا گیا ہے کس نے کیوں۔“..... رونالڈ کے لہجے میں

پورے دارالحکومت میں پھیلا دو۔ اب جہاں بھی یہ لوگ نظر آئیں انہیں فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے۔..... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔  
 "یس چیف۔..... سکاٹ نے جواب دیا۔

"اور سنو ریڈ ہال کے میجر کو فون کر کے اسے بھی چلے اور قدامت بتا دو۔ اگر یہ لوگ ریڈ ہال نہیں سمجھیں گے تو وہ خود ہی انہیں سنبھال لے گا تم انہیں دارالحکومت میں ٹریس کرو۔..... رونالڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا سیر اٹھا لیا اور تین مین پریس کر دیے۔

"یس میجر بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے میجر کی آواز سنائی دی۔

"رونالڈ سپیکنگ۔..... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ نکلتا دہانہ ہو گیا۔

"چیری ہلاک ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ میں نے اس کے اسسٹنٹ کلاٹ کو اس گروپ کا باس بنا دیا ہے۔ ہمارا ایک دشمن گروپ جو دو درتوں اور پانچ مردوں پر مشتمل ہے اور جو دراصل پیا کیشیانی ہیں بن انہوں نے مقامی میک اپ کر رکھا ہے۔ ہمارے خلاف کام کر رہے ہیں۔ سکاٹ نے فون کر کے بتایا ہے کہ اس گروپ کے تین دیموں کو سٹانکن کے رستے پر ہلاک کیا گیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ لوگ جہاں ریڈ ہال نہیں۔ سکاٹ کو میں نے کہہ دیا ہے وہ تمہیں

چلے گئے۔ میں نے جب اپنے آدمیوں کے ذریعے سائسر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ان کی لاشیں درختوں کے ایک جھنڈ میں دیکھی گئیں میں نے باس چیری کو ٹرانسمیٹر پر کال کیا لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو میں خود وہاں گیا تو باس چیری کی کار کو ٹمشی کے اندر موجود تھی جبکہ باہر کوئی آدمی نہ تھا۔ میں اندر گیا تو وہاں باس چیری کے ساتھ ساتھ کاسٹر اور باس چیری کا ڈرائیور سب کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ باس چیری کی اور کاسٹر کی لاش کرسیوں پر بندھی ہوئی تھیں۔ باس چیری کا جسم رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ جب کہ کاسٹر کا کوٹ اس کے عقب میں چپے کیا گیا تھا جبکہ ڈرائیور کی لاش قالین پر پڑی ہوئی تھی اور وہ لوگ غائب تھے۔ اب میں اس کو ٹمشی سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔..... سکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کتنی دیر ہوئی ہے چیری کو ہلاک ہوئے۔..... رونالڈ نے مونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"ان کا جسم ٹھنڈا ہو چکا ہے۔ میرا خیال ہے دو گھنٹے گزر چکے ہیں۔..... سکاٹ نے جواب دیا۔

"تمہیں ان کے حلیوں اور قدامت کا تو علم ہوگا۔..... رونالڈ نے کہا۔

"یس چیف۔..... سکاٹ نے جواب دیا۔

"اب چیری کی جگہ تم اس گروپ کے باس ہو۔ تم اپنے گروپ کو

ان کے طے اور قد و قامت کی تفصیل بتا دے گا تم پورے سنا کن میں  
موجود اپنے ہتھنوں کو الٹ کر دو۔ کوئی بھی مشکوک آدمی یا گروپ  
نظر آئے تو انہیں گولی سے اڑا دو۔۔۔۔۔ رونالڈ نے کہا۔

”یس چیف۔۔۔۔۔“ میجر نے کہا تو رونالڈ نے ہاتھ مار کر کرڈل دیا  
اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے پہلے سے مختلف دو نمبر پیس کر دیے۔  
”یس برکے بول رہا ہوں۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز  
سنائی دی۔

”رونالڈ بول رہا ہوں۔۔۔۔۔“ رونالڈ نے سرو لہجے میں کہا۔  
”یس چیف۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکھت  
مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ جو مقامی میک اپ میں  
ہے ہیڈ کوارٹر میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔ میں نے میجر کو  
کہہ دیا ہے کہ وہ باہری ان کا حاتمہ کر دے۔ لیکن ہو سکتا ہے یہ لوگ  
اس سے بچ کر اندر آنے کی کوشش کریں اس لئے تم ہیڈ کوارٹر کو  
مکمل طور پر سیلڈ کر دو۔ جب تک میں حکم نہ دوں نہ کوئی باہر جائے اور  
نہ کوئی اندر آئے۔۔۔۔۔“ رونالڈ نے کہا۔

”یس چیف حکم کی تعمیل ہوگی۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور  
رونالڈ نے رسیور رکھا اور ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھا لیا۔  
”یس چیف۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مؤدبانہ

آواز سنائی دی۔

”لورین کی رہائش گاہ کے انچارج پیئرک سے بات کر آؤ۔“ رونالڈ  
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی تو  
اس نے ہاتھ پر ہکا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس۔۔۔۔۔“ رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔  
”پیئرک لائن پر ہے چیف۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے سیکرٹری نے  
کہا۔

”پیئرک بول رہا ہوں چیف۔۔۔۔۔“ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز  
سنائی دی۔

”پیئرک پاکیشیائی سیکرٹ سیکرٹس کا ایک گروپ میرے خلاف  
کام کر رہا ہے۔ انہوں نے چیری کو ہلاک کر دیا ہے اور چیری کی لاش  
جس انداز میں دریافت ہوئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے  
پوچھ گچھ کی گئی ہے اور لاش حالہ چیری نے انہیں لورین ٹریپ کے  
بارے میں بتایا ہوگا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ جہادے پاس  
پہنچیں تم نے پوری طرح الرٹ رہنا ہے اور یہ بھی سن لو کہ یہ لوگ  
اجتنابی خطرناک ہیں اس لئے ان کے بارے میں مجھے اطلاع دینے سے  
پہلے ان کی فوری ہلاک ضروری ہے۔۔۔۔۔“ رونالڈ نے کہا۔

”یس چیف۔۔۔۔۔“ حکم کی تعمیل ہوگی۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا  
اور رونالڈ نے ہاتھ مار کر کرڈل دیا اور پھر ہاتھ اٹھا لیا۔

”یس چیف۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ولیم سے بات کر آؤ جہاں بھی وہ ہو۔۔۔۔۔“ رونالڈ نے کہا اور

رسيور رکھ ديا۔ تقريباً پانچ منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور رونالڈا نے رسيور اٹھالیا۔

"ہیس..... رونالڈا نے سر دلچے میں کہا۔

"ڈاکٹر ولیم لیبارٹری میں موجود ہیں بات کیجئے..... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ایلیو رونالڈا بول رہا ہوں..... رونالڈا نے تیر دلچے میں کہا۔

"ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں چیف..... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر پیٹر جہارے آفس پہنچ گیا تھا..... رونالڈا نے پوچھا۔

"ہیس چیف ڈاکٹر پیٹر اپنے دو ساتیس وان ساتھیوں کے ساتھ آفس پہنچ گئے تھے انہیں لے کر لیبارٹری آگیا ہوں اور جہاں ہم نے اس فارمولے پر کام شروع کر دیا ہے..... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

"اس فارمولے کے حصول کے لئے پاکیشیائی ایجنٹ جہاں کام کر رہے ہیں اور میرے آدمی انہیں ٹریس کر رہے ہیں دیکھ تو انہیں لیبارٹری کے بارے میں کہیں سے کوئی علم نہیں ہو سکتا لیکن اس کے باوجود تم لیبارٹری کی سیکورٹی کو مکمل طور پر الٹ بھی کر دو اور لیبارٹری کو مکمل طور پر سیل کر دو تاکہ اگر وہ لوگ کسی بھی طریقہ لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کر لیں تو اندر داخل نہ ہو سکیں..... رونالڈا نے کہا۔

"ہیس چیف حکم کی تعمیل ہوگی..... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم

نے جواب دیا۔

"اوکے..... رونالڈا نے کہا اور رسيور رکھ کر اس نے اطمینان بھرا

طویل سانس لیا۔

"اب نکریں مارتے رہو..... رونالڈا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ عقبی طرف موجود ایک ریک کی طرف بڑھ گیا جس میں مختلف برانڈ کی شراب کی بوتلیں بھی ہوئی تھیں۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔



جی فرمائیے۔..... اسسٹنٹ منیجر کے آفس کے باہر بیٹھی ہوئی اس کی سیکرٹری نے عمران اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "ہمارے پاس فلائیٹیا کی ایک نجی لیبارٹری کی ڈیمانڈ موجود ہے ہم اسے آپ کے ذریعے پورا کرانا چاہتے ہیں۔..... عمران نے بڑے کاروباری لہجے میں کہا۔  
 "آپ کا نام..... سیکرٹری نے کہا۔  
 "میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے رائن۔..... عمران نے جواب دیا۔

"آپ فلائیٹیا سے آئے ہیں۔..... سیکرٹری نے پوچھا۔  
 "جی ہاں۔..... عمران نے جواب دیا تو سیکرٹری نے ہاتھ بڑھا کر سامنے پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھالیا۔  
 "دو صاحبان فلائیٹیا سے تشریف لائے ہیں وہ آپ سے بزنس ٹاک کرنا چاہتے ہیں کسی سائینس لیبارٹری کی سپلائی کئے۔..... سیکرٹری نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھا اور اٹھ کر کیشیے کا دروازہ دبا کر کھول دیا۔  
 "تشریف لے جا لیجئے جناب۔..... سیکرٹری نے کہا اور عمران اس کا شکریہ ادا کر کے آگے بڑھ گیا۔ یہ ایک جمونا سا آفس تھا اور عام سے انداز میں سجا ہوا تھا ایک دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا جو عمران اور صفدر کے اندر داخل ہونے پر اٹھ کھڑا ہوا۔  
 "میرا نام سلاشر ہے اور میں اسسٹنٹ منیجر ہوں۔..... ادھیڑ عمر آدمی

ٹیکسی ونگٹن کی ایک کرشل عمارت کے سامنے جا کر رکی تو عمران اور صفدر جو ٹیکسی میں موجود تھے نیچے اتر آئے صفدر نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ عمران کے ساتھ چلتا ہوا عمارت کی طرف بڑھ گیا وہ دونوں پہلے سے مختلف میک اپ میں تھے۔  
 "عمران صاحب کیا آپ کو یقین ہے کہ فرانسس کا پوریشن والوں سے کوئی سراغ مل جائے گا۔..... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔  
 "کوشش تو فرض ہے بہر حال روناٹ کی لیبارٹریاں اور فیکٹریاں سائینس سامان اور خام مال تو کسی نے کسی سے منگواتی ہی ہوں گی۔..... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلادیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک آفس میں موجود تھے یہ سائینس سامان سپلائی کرنے والی ونگٹن کی ایک مشہور فرم تھی۔

نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرا ساتھی ہے رائن ہمارا تعلق فلاڈلفیا سے ہے۔“ عمران نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”تشریف رکھیے۔“ سلاسٹر نے کاروباری انداز میں کہا اور عمران اور صفدر دونوں میری دوسری طرف کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”جی فرمائیے۔“ سلاسٹر نے کہا۔

”فلاڈلفیا میں ایک نجی لیبارٹری ہے ہم نے انہیں اہتائی قیمتی سامان سپلائی کرنا ہے اس لیبارٹری کا ٹیجر ہمارا ذاتی دوست ہے اس نے ہمیں سپلائی کے لئے یہ ہماری ٹھیکہ تو دے دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ایک شرط لگا دی ہے کہ یہ سامان ہم صرف اس کمپنی کے ذریعے سپلائی کریں گے جو ریڈ کرافٹ کی لیبارٹریوں اور فیکٹریوں کو سامان سپلائی کرتی ہے اور ہمارا خیال ہے کہ آپ کی کمپنی جہاں سب سے بڑی ہے اس لئے آپ انہیں سپلائی کرتے ہوں گے اس لئے ہم جہاں آپ کے پاس آئے ہیں۔“ عمران نے بڑے سہلے لہجے میں کہا۔

”ریڈ کرافٹ دیری سوری ہماری کمپنی انہیں سپلائی نہیں کرتی ان کی اپنی کمپنی ہے اینڈی کارپوریشن لیکن وہ تو کسی اور کو کسی قسم کا کوئی سامان سپلائی نہیں کیا کرتے۔“ سلاسٹر نے جواب دیا۔

”پھر تو ہمارا ٹھیکہ کامیاب نہیں ہو سکتا لیکن کوشش تو کی جاسکتی ہے ان کا پتہ تو آپ کو معلوم ہو گا اور اگر ہو سکے تو آپ ان کے کسی اہم

آدمی کو ہماری سفارش ہی کر دیں۔“ عمران نے کہا۔

”سوری مسٹر۔ نہ ہی میں ان کا پتہ بتا سکتا ہوں اور نہ ہی سفارش کر سکتا ہوں کیونکہ ہمیں خاص طور پر اس بات سے منع کیا گیا ہے۔“ سلاسٹر نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور دو بڑے نوٹ نکال کر اس نے ٹیجر کی طرف بڑھا دیئے۔

”یہ بات صرف آپ کے اور ہمارے درمیان رہے گی۔“ عمران نے کہا۔

”تمرڈ ایونیو پر سارجنٹ پلازہ میں ان کا آفس ہے اینڈی ٹوائے کارپوریشن۔“ بظاہر تو وہ ٹوائے کا کاروبار کرتے ہیں لیکن دراصل وہ سائنسی سامان سپلائی کرتے ہیں ان کے اسسٹنٹ ٹیجر ہیں مورس آپ ان سے مل لیں اور میرا نام بتا دیں اور ساتھ اس سے علیحدہ معاہدہ کر لیں۔ آپ کا کام ہو جائے گا۔“ سلاسٹر نے جلدی سے دونوں نوٹ اٹھا کر جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔“ عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر ٹیکسی میں سوار تھوڑا ایونیو کی طرف بڑے چلے جا رہے تھے سارجنٹ پلازہ ایک عام سی کرکشل بلڈنگ تھی اور وہاں واقعی اینڈی ٹوائے کارپوریشن کا آفس بھی موجود تھا انہوں نے جب اسسٹنٹ ٹیجر مورس سے ملنے کی خواہش ظاہر کی تو انہیں اس کے آفس میں پہنچا دیا گیا۔

”میرا نام مورس ہے فرمائیے۔“ ادھیر عمر مورس نے جو اپنی

کی طرف جھٹکے ہوئے مجسب بھرے لہجے میں کہا۔

”ہمیں معلوم ہے کہ آپ کی فرم دراصل ریڈ کرافٹ کی لیبارٹریوں اور فیکٹریوں کو سائنسی سامان اور خام مال سپلائی کرتی ہے جس قدر نوٹ آپ کو دینے گئے ہیں اتنے ہی اور دیتے جاسکتے ہیں بشرطیکہ آپ ہمیں صرف یہ معلوم کر کے بتادیں کہ ریڈ کرافٹ نے شکار گروپ سے جس فارمولے پر ریسرچ کرائی ہے اسے کس لیبارٹری یا فیکٹری میں بنجوا یا گیا ہے اور بس“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ مگر یہ تو.....“ مورس نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑے نوٹوں کی ایک دوسری گڈی نکال کر اس نے لپٹے سامنے میز پر رکھ لی۔

”صرف معلومات اور کسی کو بھی اس کا علم نہ ہو گا“..... عمران نے کہا اور گڈی آگے کی طرف سرکادی۔

”لیکن یہ میرے لئے انتہائی خطرناک بھی ہو سکتا ہے میری جان خطرے میں پڑ سکتی ہے“..... مورس نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

”کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوگی یہ ہمارا وعدہ“..... عمران نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے میں آپ پر اعتماد کرتا ہوں۔ سلاسر نے آپ کو بھیجا ہے اور میں اسے جانتا ہوں وہ کسی غلط آدمی کو نہیں بھیج سکتا۔“ مورس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوسری گڈی اٹھا کر اس نے میز کی دراز میں ڈالی اور پھر سامنے رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس

شکل و صورت اور گفتگو سے خالصتاً کاروباری آدمی لگ رہا تھا حیرت بھری نظروں سے عمران اور صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”فرانسس کارپوریشن کے اسسٹنٹ مینجیر سلاسر نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے میرا نام مائیکل ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں رائنر اور ہمارا تعلق فلائفٹا سے ہے“..... عمران نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا ٹھیک ہے فرم ایسے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں“۔ اس بار مورس نے قدرے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور بڑے نوٹوں کی ایک گڈی نکال کر اس نے مورس کے سامنے رکھ دی۔

”یہ سالم گڈی آپ کی ہو سکتی ہے اور کسی کو کچھ معلوم نہیں ہوگا بشرطیکہ آپ ہمیں چند معلومات درست طور پر مہیا کر دیں“۔ عمران نے کہا۔

”معلومات کیسی معلومات“..... مورس نے چونک کر کہا۔

”آپ یہ رقم اٹھا کر جیب میں رکھ لیں پھر بات ہوگی اور کسی قسم کی فکر مت کریں ہم کوئی غیر قانونی کام نہیں کرتے پرنس کے سلسلے میں ہی معلومات چاہیں“..... عمران نے کہا تو مورس نے جلدی سے گڈی اٹھائی اور میز کی دراز کھول کر گڈی دراز کے اندر ڈال دی۔ اس کی آنکھوں میں تیز جھک ابھرائی تھی۔

”جی اب فرم ایسے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں“..... مورس نے آگے

نے اس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کیا اور تیزی سے سب ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"ہیں..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ عمران اور صفدر چونک کر مزے کے بالکل قریب بیٹھے ہوئے تھے اس لئے ان کے کانوں میں دوسری طرف سے آنے والی ہلکی سی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"مورس بول رہا ہوں ڈیئر..... مورس نے کہا۔

"اودہ مورس کیسے فون کیا ہے..... دوسری طرف سے اس بار اجنبائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"جہیں معلوم تو ہے کہ ان دنوں میں معاشی طور پر رکھتا پریشاں ہوں مجھے بھاری رقم کمانے کا ایک سنہری موقع ملا ہے اگر تم تعاون کرو تو..... مورس نے کہا۔

"کیسا تعاون کھل کر بات کرو مورس تم چاہتے ہو کہ میں نے آج تک تمہارے ساتھ ہر قدم پر تعاون کیا ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہارے چیف نے شائزہ گروپ سے ایک فارمولا حاصل کیا ہے صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ یہ فارمولا تمہارے چیف نے کس لیبارٹری میں بھیجا ہے اور بس..... مورس نے جواب دیا۔

"یہ تم کیا..... دوسری طرف سے بولنے والی کے لہجے میں ہلکتی غصہ ابھرا تھا۔

"ڈیئر۔ پلیز۔ اور کچھ نہیں صرف نام اس سے جہیں یا تمہارے

چیف کو کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن میرا کام ہو جائے گا اور میرا وعدہ کہ تمہیں ایک ہفتے کے لئے تفریح برلے جاؤں گا..... مورس نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"لیکن کون سی پارٹی تم سے پوچھ رہی ہے کہیں پاکیشیائی ایجنٹ تو نہیں ہیں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ اودہ نہیں ڈیئر۔ یہ فلاڈیلفیا کی پارٹی ہے مگر نہ کرو میں انہیں ذاتی طور پر جانتا ہوں..... مورس نے کہا۔

"پھر وعدہ پورا کرو گے ناں..... دوسری طرف سے جھنجھٹوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"جہیں تو معلوم ہے ڈیئر کہ میں جو وعدہ کرتا ہوں اسے ہر حالت میں پورا کرتا ہوں..... مورس نے جلدی سے کہا۔

"تو پھر سن لو۔ یہ فارمولا چیف نے جیٹل ڈاکٹر پیٹر کی فیکٹری میں بھیج دیا تھا لیکن پھر ڈاکٹر پیٹر نے چیف کو فون کر کے کہا کہ اس میں کوئی خاص سائنسی اہمیت پیدا ہو گئی ہے جس پر چیف نے ڈاکٹر ولیم کی ریڈ لیبارٹری میں ڈاکٹر پیٹر کو فارمولے سمیت بھیج دیا ہے اب ڈاکٹر پیٹر اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ریڈ لیبارٹری میں موجود ہے اور اس فارمولے پر کام کر رہا ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ یہ سب کچھ بھول جاؤ اور صرف تفریح کرنے کی بات یاد رکھنا تمہیں یو..... مورس نے کہا اور رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے دی باتیں دوہرا دیں جو جیٹل عمران اور صفدر سن چکے تھے۔

نے کہا۔

”ریڈ لیبارٹری ریاست موٹانا کے شہر ہلینا میں ہے بہت بڑی اور جدید لیبارٹری ہے تمام لیبارٹری انڈر گراؤنڈ ہے دینے اور سیڑ کے سٹور ہیں اور موٹانا سیڑز کارپوریشن کے دفاتر ہیں۔“ مورس نے جواب دیا۔

”راستہ کہاں سے جاتا ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”ہلینا کی سب سے مشہور قال حے ہلینا قال بھی کہا جاتا ہے کے قریب ایک چھوٹا سا زرعی فارم ہے جس کے گرد باقاعدہ چار دیواری موجود ہے اس کے اندر ایک عمارت بنی ہوئی ہے یہ فارم لارڈ پولٹا کی ملکیت ہے اور ذاتی فارم ہے اس عمارت کے اندر سے راستہ لیبارٹری کو جاتا ہے تمام سلائی اس عمارت تک پہنچائی جاتی ہے اور اس کے بعد آگے لے جانی جاتی ہے۔“ مورس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہاں فارم میں دھیرے کا کیا انتظام ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”لارڈ پولٹا کے ذاتی گاڑو ہاں پہرہ دیتے ہیں اور خوشنوار کتے بھی رکھے گئے ہیں۔“ مورس نے جواب دیا۔

”لارڈ پولٹا نام کا کوئی لارڈ ہے یا صرف فرضی نام ہے۔“ عمران نے پوچھا۔

”نہیں اس نام کا لارڈ موجود ہے موٹانا میں ہی رہتا ہے لیکن اس کا صرف نام استعمال ہوتا ہے اور بس۔“ مورس نے جواب دیا۔

”کیا اس لارڈ کی ریڈ کرافٹ میں کوئی حصہ داری ہے۔“ عمران

”آپ کو تفریح کے لئے مزید رقم کی ضرورت ہو گی اس کا بھی بندوبست ہو سکتا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک اور گڈی نکال کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر اب آپ نے کیا پوچھنا ہے۔“ مورس نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

”ریڈ لیبارٹری کا محل وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کے بارے میں تفصیلات۔“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے مجھے دیجئے۔“ مورس نے بے چین سے لہجے کہا تو عمران نے گڈی آگے بڑھادی جو اس نے پھکی کی سی تیزی سے جھپٹ کر اٹھائی اور اسے بھی میز کی دراز میں رکھ دیا اس کے چہرے پر بے پناہ مسرت کے تاثرات ابھرائے تھے

”آپ نے التباہ خیال رکھنا ہے کہ کوئی بات قلم نہ بتائیں ورنہ جو لوگ اس طرح بے دریغ دولت لٹا سکتے ہیں وہ دوسرا راستہ بھی اپنا سکتے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”آپ فکر نہ کریں میں جو کچھ بتاؤں گا وہ سچ ہو گا میں آپ میرے متعلق کسی کو نہیں بتاتا۔“ مورس نے کہا۔

”آپ کے متعلق ہم کسی کو نہ بتائیں گے لیکن ہم نے بھی یہ معلومات فروخت کرنی ہیں اس لئے اس میں کوئی غلطی ہمارے لئے مسئلہ بن سکتی ہے اس بات کا خیال آپ نے رکھنا ہے۔“ عمران

ن پڑا۔

”ہماری زبان میں ایک محاورہ ہے کہ کنویں کی مٹی کنویں میں ہی ری ہو جاتی ہے یہی کام یہاں ہوتا ہے گیم کلب سے جیتا ہوا مال میں کے لوگوں میں ہی تقسیم کر دیا جاتا ہے“..... عمران نے کہا اور خدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”وہیے جس طرح آپ گیم کلب کی مشیڑی کو خالی کرتے ہیں اگر آپ واقعی اس بارے میں سنجیدہ ہو جائیں تو میرا خیال ہے پورے یورپیہ میں مشینی جوئے کا خاتمہ ہو جائے“..... صفدر نے کہا اور لران ہنس پڑا۔

”وہیے تو جو ا حرام ہے لیکن جب مسئلہ مال حرام ہو دے جائے حرام فتنہ والی بات ہو تو پھر یا کیشیا کا پسہ کیوں استعمال کیا جائے۔“ لران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اب آپ کا کیا پروگرام ہے“۔ صفدر نے پوچھا۔

”ظاہر ہے اب ہمیں فوری طور پر ریاست موٹھانا کے شہر ہلینا جانا پڑے گا۔ اب باقی کارروائی وہیں ہوگی“..... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

نے پوچھا۔

”ہو سکتا ہے ہو مجھے اس بارے میں تفصیل کا علم نہیں ہے۔“ مورس نے جواب دیا۔

”اوکے بے حد شکریہ۔ اب آپ سب کچھ بھول جائیں گے۔ گڈ بائی“..... عمران نے کہا اور مورس سے مصافحہ کر کے وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”آپ کی یہ لائن آف ایکشن تو خاصی کامیاب جا رہی ہے“۔ صفدر نے باہر آتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

”بچلے میرا خیال تھا کہ رونا لٹا کو کور کر کے اس سے ساری معلومات حاصل کی جائیں لیکن رونا لٹا نے جس انداز کا ہیڈ کوارٹر بنایا ہوا ہے اس کو کور کرنے میں خاصا وقت چاہیے اور استقامت میرے پاس نہیں ہے اگر اس فارمولے سے لیور ٹرانس تیار کر لیا گیا تو پھر ہمیں اس فارمولے کے حصول کا کوئی فائدہ نہ رہے گا اس لئے اس طرف سے مایوس ہونے کے بعد میں نے یہ نئی لائن آف ایکشن سوچی ہے بظاہر تو اس میں کامیابی کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا لیکن یہ معاشرہ دولت کا پجاری ہے اس لئے تم نے دیکھا کہ دولت کی جھلک نے تمام رکاوٹیں دور کر دیں“..... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”وہیے مجھے بعض اوقات اس طرح بڑے بڑے نوٹوں کی گڈیاں کسی کو دینا عجیب سا لگتا ہے“..... صفدر نے کہا تو عمران بے اختیار

میں کہا۔  
 "جہیں معلوم ہے کہ گزشتہ ایک ہفتے سے تم ہیڈ کوارٹر سے باہر  
 ہی نہیں نکلے..... بیلی نے کہا۔  
 "اوہ جہیں کیسے معلوم ہوا تم تو ونگٹن سے باہر تھیں۔" رونالڈ  
 نے چونک کر کہا تو بیلی بے اختیار ہنس پڑی۔  
 "تو جہاں کیا خیال ہے کہ مجھے جہاں کے متعلق کچھ معلوم نہیں  
 ہوتا مجھے جہاں کے بارے میں ایک ایک لمحے کی خبر رہتی ہے۔" بیلی  
 نے کہا۔

"یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے اگر میرے خلاف مخبری جہیں ہو  
 سکتی ہے تو میرے دشمنوں کو بھی تو ہو سکتی ہے۔" رونالڈ نے ہنستے  
 ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دشمن بیلی ہو۔ جس کے متعلق  
 جہاں کے ہیڈ کوارٹر کے ہر آدمی کو علم ہے کہ بیلی اور رونالڈ میں کیسے  
 تعلقات ہیں..... بیلی نے جواب دیا تو رونالڈ بے اختیار قہقہہ مار کر  
 ہنس پڑا۔

"جہیں جس نے بتایا ہے درست بتایا ہے میں واقعی ایک ہفتے  
 سے ہیڈ کوارٹر سے باہر نہیں گیا....." رونالڈ نے کہا۔

"سچی وجہ تو سننے کے لئے میں اپنا بہترین ٹرپ چھوڑ کر واپس آگئی  
 ہوں....." بیلی نے کہا۔

"تم نے مجھ سے فون پر بات کر لی ہوتی....." رونالڈ نے کہا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھے ہوئے رونالڈ نے چونک کر  
 سامنے رکھی ہوئی ایک فائل سے سر اٹھایا اور دروازے کی طرف دیکھنے  
 لگا۔ دروازے سے ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اندر داخل ہو  
 رہی تھی رونالڈ کا چہرہ اسے دیکھ کر بے اختیار کھل اٹھا۔

"اوہ بیلی تم۔" تم نے تو کہا تھا کہ ابھی جہیں دس روز مزید لگیں  
 گئے پھر اس طرح اچانک آمد کیسے ہو گئی..... رونالڈ نے مسکراتے  
 ہوئے کہا اس کے ساتھ ہی اس نے فائل بند کر کے اسے میز کی دراز  
 میں رکھ دیا اور رکھ دینے والی لڑکی جس کا نام بیلی تھا میز کے سامنے  
 رہی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بیلے یہ بتاؤ کہ تم کب سے راہب بن گئے ہو....." بیلی نے  
 ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"راہب کیا مطلب....." رونالڈ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے

سنا اس لئے میں یہاں محدود ہو گیا ہوں جب کہ تنظیم کے لوگ ان کے خلاف کام کر رہے ہیں جیسے ہی ان کی ہلاکت کی اطلاع ملے گی میں بھی ذہنی طور پر آزاد ہو جاؤں گا۔..... رونا لٹنے جواب دیا۔  
 "وہ لوگ اب تک ٹریس بھی نہیں ہو سکے۔..... بیلی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ایک بار ٹریس ہو گئے تھے چیری نے انہیں ٹریس کیا تھا لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ چیری اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر کے نکل گئے ہیں اس کے بعد اب تک ان کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ملی۔..... رونا لٹنے جواب دیا۔

"لیکن جب چیری نے انہیں ٹریس کر لیا تھا اس وقت انہیں گولی کیوں نہ مار دی گئی۔..... بیلی نے کہا۔

"اس وقت میرا خیال تھا کہ یہ سرکاری ایجنٹ ہیں۔ چند ہفتوں کی ہلاکت سے کوئی فائدہ نہ ہو گا ان کی جگہ اور آجائیں گے اور ضروری نہیں ہے کہ مرنے والے ٹریس بھی ہو سکیں اس لئے ان کی نگرانی کی جائے۔ یہ خود ہی نگرین مار کر نکل جائیں گے لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ میرا یہ فیصلہ غلط تھا انہوں نے چیری سے پوچھ گچھ کی ہے اس کے بعد میرا خیال تھا کہ وہ لو رین ٹریپ میں پھنس جائیں گے لیکن وہ وہاں بھی نہیں آئے اور اب غائب ہیں۔..... رونا لٹنے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ان کا مقصد صرف اس قاتل کی کاپی حاصل کرنا ہے تو وہ کاپی

"اور تم جی صفائی سے جھوٹ بول دیتے جب کہ مجھے معلوم ہے کہ جہار اچھرہ جہارے جھوٹ کا ساتھ نہیں دے سکتا اس لئے مجھے خواہنا پڑا ویسے مسئلہ کیا ہے کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔..... بیلی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں کوئی خاص تو نہیں ہوئی لیکن پھر بھی احتیاطا میں نے لپٹا آپ کو ہیڈ کو آرٹریک محدود کر لیا ہے۔..... رونا لٹنے جواب دیا۔  
 "احتیاطا کا کیا مطلب کھل کر بات کرو۔..... بیلی نے کہا۔

"اصل میں ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے میں نے ناراک میں نارمن کے ذریعے پاکیشیا سے ایک فائل کی کاپی حاصل کی تھی نارمن نے کام سوانکا کے مندرجہ گروپ کے ذریعے کر لیا پھر مجھے اطلاع ملی کہ نارمن اور اس کے ساتھیوں کو ناراک میں ہلاک کر دیا گیا ہے اور کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی علی عمران اور اس کے ساتھیوں نے سرانجام دیا ہے وہ اس کاپی کے پیچھے آئے اور انہیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کاپی ریڈ کرافٹ نے حاصل کی ہے اور ریڈ کرافٹ کا ہیڈ کو آرٹریک نارمن میں ریڈ ہال کے نیچے ہے میرے نے یہ کاپی شلار گروپ کو دی تھی انہوں نے اس سے ایک انتہائی اور انقلابی فارمولہ تیار کر کے مجھے بھیجوا دیا اور میں اس فارمولے کی صورت بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا چاہتا تھا جب کہ یہ پاکیشیا ایجنٹ مسلسل میرے پیچھے لگے ہوئے ہیں اور انہیں بھی معلوم ہے اور مجھے بھی کہ جب تک وہ مجھ پر ہاتھ نہ ڈال دیں انہیں کچھ نہیں مل



رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کے ان کے  
درمیان مزید کوئی بات ہوتی میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی  
رونالڈ نے ہاتھ جوڑا کر سیور اٹھایا۔

”یہیں..... رونالڈ نے کہا۔“

”بوفیلو آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف..... دوسری طرف  
سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔“

”بوفیلو اچھا ٹھیک ہے بات کر آؤ..... رونالڈ نے چونک کر کہا۔  
”ہیلو چیف میں بوفیلو بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک  
مردانہ آواز سنائی دی۔“

”کیا بات ہے بوفیلو کیسے فون کیا ہے..... رونالڈ نے کہا۔“

”چیف کیا آپ کال ڈائریکٹ کر سکتے ہیں یا کوئی ایسا فون نمبر جو  
ڈائریکٹ ہو ایک انتہائی اہم بات کرنی ہے..... بوفیلو نے کہا تو  
رونالڈ کے چہرے پر تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔“

”سپیشل فون پر بات کر لو..... رونالڈ نے ہونٹ جباتے ہوئے  
کہا۔“

”اس کا نمبر مجھے معلوم نہیں ہے..... دوسری طرف سے کہا گیا  
اور رونالڈ نے اسے نمبر یاد کیا۔“

”اوکے میری کال کا انتظار کریں..... دوسری طرف سے کہا گیا  
اور رونالڈ نے سیور رکھ دیا۔“

”یہ بوفیلو کیا بات کرنا چاہتا ہے..... رونالڈ نے میز کی دروازے

تو چہارے کسی کام کی نہیں ہے کیونکہ تم نے تو اس سے جو فارمولا  
حاصل کرنا تھا وہ کر لیا.....“ بیللی نے کہا۔

”لیکن میری اطلاع کے مطابق انہیں یہ معلوم ہو چکا ہے کہ شلاز  
گروپ نے اس بارے میں مثبت رپورٹ دی ہے اس لئے اب لا محالہ  
وہ اس فارمولے کو حاصل کرنا چاہیں گے جو میں کسی صورت بھی  
نہیں دینا چاہتا کیونکہ یہ ایک ایسا فارمولا ہے کہ جب اس فارمولے  
سے ہتھیار تیار ہوں گے تو پوری دنیا کی دولت ہمارے قدموں میں  
ڈھیر ہو جائے گی.....“ رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ شلاز گروپ کے ذریعے براہ  
راست وہ فارمولا حاصل کر لیں.....“ بیللی نے کہا۔

”اس کا میں نے پہلے ہی بندوبست کر لیا ہے جن دوساتس دانوں  
نے اس فارمولے پر کام کیا ہے انہیں میں نے ایک بم دھماکے میں  
ہلاک کر دیا ہے.....“ رونالڈ نے جواب دیا۔

”لیکن تم اس طرح کب تک چھپ کر کہاں بیٹھو گے جہیں خود  
باہر نکل کر ان کا خاتمہ کرنا چاہیے.....“ بیللی نے کہا۔

”نہیں اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ صرف مجھے معلوم ہے کہ وہ  
فارمولا کہاں ہے اور جب تک مجھ پر یہ قابو نہ پالیں اس وقت تک وہ  
لاکھ ٹکریں ماریں انہیں فارمولے کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا اور  
یہاں ہیلو کو اثر میں وہ کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اگر میں  
باہر گیا تو ہو سکتا ہے کہ کسی وقت یہ لوگ مجھ پر قابو پالیں۔“

کھول کر اس میں سے ایک کارڈ لیس فون پیس نکال کر باہر رکھتے ہوئے کہا۔

"کوئی خاص بات ہی ہوگی یہ آدمی تو بے حد تیز ہے۔..... بیلی نے کہا اور رونالڈ نے اشیاء میں سر ہلادیا۔ چند لمحوں بعد فون پیس میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی تو رونالڈ نے اس کا بٹن دبایا۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی آن کر دو میں بھی یہ گھنگھو سننا چاہتی ہوں۔" بیلی نے کہا تو رونالڈ نے ایک اور بٹن دبایا۔

"ہیلو ہیلو بوفیلو بول رہا ہوں۔..... دوسرے لمحے بوفیلو کی آواز کمرے میں گونجی۔

"یس رونالڈ بول رہا ہوں۔..... رونالڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیف آپ کا کوئی اہم فارمولا ریڈ لیبارٹری میں موجود ہے۔" دوسری طرف سے بوفیلو نے کہا تو رونالڈ اس طرح کرسی پر اچھلا جیسے اسے اچانک الیکٹرک کرنٹ لگ گیا ہو۔

"کیا مطلب تمہیں کسی فارمولے کے بارے میں کیسے علم ہوا۔" رونالڈ کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ شدید تشویش کا عنصر نمایاں تھا۔

"آپ کی لیبارٹریوں کو جو فرم سامان وغیرہ سپلائی کرتی ہے انڈیا ٹوائے کارپوریشن اس کے اسسٹنٹ مینجر مورس کے پاس اچانک بڑی رقم نظر آئی حالانکہ دو روز پہلے وہ جوئے میں اپنی ساری جمع پونجی ہار چکا تھا تو مجھے اس پر شک سا گزرا میں نے اسے پکڑا اور پھر تھوڑے سے

تشدید پر اس نے زبان کھول دی ہے اس نے بتایا ہے کہ اس کے پاس فلاڈیلفیا سے دو آدمی مائیکل اور رانسن آئے تھے۔ انہوں نے یہ رقم اس لئے دی ہے کہ وہ اس فارمولے کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے جس کی فائل آپ نے پاکیشیا سے حاصل کی تھی اور جس پر شلائز گروپ نے کام کیا ہے اس مورس کی گرل فرینڈ آپ کی سیکرٹری کو بیٹی ہے اس نے کو بیٹی کو چکر دے کر اور اسے تفریح کرانے کا وعدہ کر کے یہ معلوم کر لیا ہے کہ یہ فارمولا موٹانا کے شہر ہیلنا میں واقع ریڈ لیبارٹری میں چھپچھوایا گیا ہے اور اس نے انہیں اس لیبارٹری کا محل وقوع اور راستے کے بارے میں بھی معلومات مہیا کی ہیں اس لئے میں نے آپ سے ڈائریکٹ فون کی بات کی تھی تاکہ کو بیٹی یہ بات سن نہ لے۔..... بوفیلو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری بیڈ اس مورس سے ان دونوں آدمیوں کے چلنے معلوم کرو۔..... رونالڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں نے معلوم کر لئے ہیں۔..... بوفیلو نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چلنے دوہرا دیئے۔

"اس مورس کو موت کی سزا دے دو۔..... رونالڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سپیشل فون کا بٹن آف کر دیا اس کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس کو بیٹی نے غدار کی ہے میں اسے انتہائی عبرت ناک سزا دوں گا۔..... رونالڈ نے فون کا سیور اٹھا لیا تو ہونٹے کہا۔

برساتا ہوا۔ بیللی اس دوران خاموش بیٹھی رہی اس کا چہرہ سیاہ تھا  
کو بیٹی کے ہلاک ہونے پر رونالڈ نے ریو الوور اپس دراز میں رکھا اور پھر  
بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے اس کے ساتھ ہی اس نے  
انٹرکام کار سیور اٹھایا اور دو نمبر پر لیس کر دیئے۔

”میں مرنی بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک مروانہ آواز  
سنائی دی۔

”میرے آفس میں آؤ اور کو بیٹی کی لاش اٹھا کر لے جاؤ اور اسے برقی  
بھٹی میں ڈال دو اس لڑکی نے غداری کی ہے اور میں نے اسے موت کی  
سزا دے دی ہے اور سنو اس کی اسسٹنٹ منیگی کو اس کی جگہ دے  
دو“..... رونالڈ نے تیز لہجے میں مرنی کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”میں چیف“..... دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا اور  
رونالڈ نے رسیور رکھ دیا تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان  
اندر داخل ہوا اس نے رونالڈ اور بیللی دونوں کو سلام کیا اور پھر جھک  
کر فرش پر پڑی ہوئی کو بیٹی کی لاش اٹھا کر اس نے کاندھے پر ڈالی اور  
کمرے سے باہر نکل گیا۔

”اب مجھے بتاؤ کہ تم نے کیا سوچا ہے“..... بیللی نے کہا۔  
”بتایا تو ہے کہ اب میں خود ان لوگوں کے مقابلے پر نکل کر  
سلمنے آؤں گا یہ لوگ میری توقع سے کہیں زیادہ تیز اور فعال ہیں  
میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ اس طرح سلوم کر لیں گے کہ  
فارمولا اس وقت کہاں موجود ہے“..... رونالڈ نے ہونٹ چباتے

”میں چیف“..... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی مودبانہ  
آواز سنائی دی۔  
”میرے پاس آؤ“..... رونالڈ نے کہا اور رسیور ایک جھٹکے سے  
کریڈل پر پٹخ دیا۔

”تم اس کو بیٹی سے زیادہ ان لوگوں کی فکر کرو رونالڈ“..... بیللی  
نے جواب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی رونالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔  
”مجھے اب خود ان کے مقابلے پر جانا پڑے گا“..... رونالڈ نے  
ہونٹ چباتے ہوئے کہا اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور  
نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔

”انیٹی نوائے کمپنی کا اسسٹنٹ مینیجر مورس جہارا دوست  
ہے“..... رونالڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

”میں چیف“..... لڑکی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”اور تم نے صرف تفریح کرانے کے وعدے پر اسے وہ راز بتا دیا  
جس سے ریڈرافٹ کو کروڑوں اربوں ڈالر زکا نقصان ہو سکتا ہے تم  
نے غداری کی ہے“..... رونالڈ نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ  
ہی اس نے میز کی کھلی دراز سے ریو الوور اٹھایا اور پھر اس سے پہلے کہ  
کو بیٹی کوئی جواب دیتی کہہ ریو الوور کے دھماکے اور کو بیٹی کے حلق سے  
نکلنے والی چیخ سے گوج اٹھا کو بیٹی جیتنی ہوئی اچھل کر نیچے فرش پر گری تو  
رونالڈ نے اٹھ کر اس پر ایک بار پھر فائر کھول دیا اور جب تک کو بیٹی کا  
جسم ساکت نہیں ہوا وہ غصے کی شدت سے اس پر مسلسل گولیاں

نے ہوٹ جاتے ہوئے کہا۔  
 "یہی تو ٹرپ ہو گا ایک بار وہ اندر آگئے تو پھر زندہ باہر نہ جاسکیں  
 گے۔..... بیلی نے کہا۔  
 "لیکن یہ معاملہ خطرناک بھی تو ہو سکتا ہے۔..... رونالڈ نے کہا۔  
 "کیسے خطرناک ہو سکتا ہے مجھے ریڈ لیبارٹری کے حفاظتی اقدامات  
 کا علم ہے میں اور تم بذات خود وہاں موجود رہیں گے۔..... بیلی نے  
 جواب دیا۔  
 "لیکن اس آدمی کا رابطہ ان سے کیسے ہو گا۔..... رونالڈ نے جلد  
 لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔  
 "اس بات کو تم مجھ پر چھوڑ دو میں ان سے مل کر خود انہیں  
 لیبارٹری تک لے جاؤں گی۔..... بیلی نے کہا۔  
 "لیکن تم ان سے رابطہ کیسے کرو گی۔..... رونالڈ نے حیرت  
 برے لمحے میں کہا۔  
 "جہیں معلوم تو ہے بلینا میں میری ذاتی تنظیم بھی موجود ہے میں  
 انہیں تلاش کر لوں گی یہ کام تم مجھ پر چھوڑ دو۔..... بیلی نے بڑے  
 با اعتماد لہجے میں کہا۔  
 "اگر تم انہیں تلاش کر سکتی ہو تو پھر انہیں لیبارٹری میں لے آئے  
 کی کیا ضرورت ہے تم ان کا خاتمہ باہر بھی کر سکتی ہو۔..... رونالڈ نے  
 کہا۔  
 "میں نے بتایا تو ہے کہ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں عام لوگ نہیں اس

ہوئے کہا اس کے چہرے پر ابھی تک خفس کے تاثرات موجود تھے۔  
 "لیکن کیا جہازری ریڈ لیبارٹری غیر محفوظ ہے۔..... بیلی نے کہا تو  
 رونالڈ چونک پڑا۔  
 "غیر محفوظ نہیں وہ تو ہر لحاظ سے محفوظ ہے اور میں نے ڈاکٹر ولیم کو  
 بھی احتیاطاً گہر دیا تھا کہ وہ لیبارٹری کو سیل کر دے وہاں تو وہ لوگ  
 کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے لیکن اب میں مزید ان لوگوں کو  
 کھلی چھٹی نہیں دے سکتا۔..... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
 "تو پھر تم وہاں جا کر کیا کرو گے۔..... بیلی نے کہا۔  
 "میں بلینا آفس میں خود بیٹھ کر انہیں تلاش کروں گا اور ان کا خاتمہ  
 کروں گا۔..... رونالڈ نے کہا۔  
 "اگر میں ایک تجویز دوں تو کیا تم اس پر عمل کرو گے۔..... بیلی  
 نے کہا تو رونالڈ چونک پڑا۔  
 "ہاں ہاں کیوں نہیں بتاؤ۔..... رونالڈ نے کہا۔  
 "تم ان لوگوں کے لئے باقاعدہ کوئی ٹرپ تیار کرو یہ سیکرٹ  
 ایجنٹ ہیں جب کہ تم انہیں عام لوگوں کی طرح ٹرپ کر رہے ہو یہ  
 بغیر ٹرپ کے جہاز کے ہاتھ نہیں آسکتے۔..... بیلی نے کہا۔  
 "کیسا ٹرپ۔..... رونالڈ نے ہوٹ جاتے ہوئے کہا۔  
 "لیبارٹری کے کسی آدمی کو چارے کے طور پر استعمال کرو۔..... بیلی  
 نے کہا تو رونالڈ چونک پڑا۔  
 "اوه لیکن اس طرح تو وہ لوگ اندر داخل ہو جائیں گے۔..... رونالڈ

لئے ان کا خاتمہ بھی عام انداز میں نہیں کیا جاسکتا..... بیلے نے کہا۔  
 "تم کھل کر بات نہیں کر رہیں کھل کر بات کرو یہ ریڈ کرافٹ  
 کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بن چکا ہے"..... رونالڈ نے کہا۔

"دیکھو رونالڈ ریڈ کرافٹ کا اصل کام انتہائی خوفناک اور پیچیدہ  
 جنگی ہتھیار تیار کر کے فروخت کرنا ہے اور ریڈ کرافٹ کا سارا سیٹ  
 آپ ہی اس طرز پر بنایا گیا ہے آج سے پہلے شاید کبھی ریڈ کرافٹ کا  
 واسطہ کسی سیکرٹ ایجنسی سے نہیں چلا ہی دیا ہے کہ تم یہاں چھپ  
 کر بیٹھے ہوئے ہو اور جہازری تنظیم اندھیرے میں ٹانگ ٹوئیاں مار  
 رہی ہے اور وہ سیکرٹ ایجنٹ مسلسل آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور  
 یہ بھی بتا دوں کہ جہازری ریڈ لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات بھی انہیں  
 نہ روک سکیں گے اور وہ نہ صرف فارمولہ لے جائیں گے بلکہ ہو سکتا  
 ہے کہ وہ جہازری ریڈ لیبارٹری ہی تباہ کر دیں تم سے بنیادی غلطی اس  
 وقت ہوئی جب جہازری آدمیوں نے انہیں ٹریس کر لیا لیکن تم نے  
 انہیں فوری طور پر ہلاک کرانے کی بجائے صرف ٹکرائی کرنے کے لئے  
 کہہ دیا تم نے ابھی تک ان کی کارکردگی کا تجزیہ نہیں کیا تم نے محسوس  
 نہیں کیا کہ وہ لوگ یہاں جہازری ہینڈ کوآرڈر میں داخل نہیں ہوئے  
 اور نہ ہی انہوں نے یہاں داخل ہونے کی کوشش کی ہے کیوں۔ اس  
 لئے کہ انہیں صرف اپنے مقصد سے غرض ہے وہ فصول کاموں میں  
 وقت ضائع نہیں کیا کرتے ان کا نارگٹ فارمولے کا حصول ہے اور وہ  
 اس کے پیچھے کام کر رہے ہیں اب انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ فارمولا

ریڈ لیبارٹری میں ہے اس لئے اب ان کا نارگٹ ریڈ لیبارٹری ہو گا اور  
 تم نے دیکھا کہ انہوں نے کس طرح یہ بات معلوم کر لی کہ فارمولا  
 یہاں موجود ہے سیکرٹ ایجنٹ اسی انداز میں کام کرتے ہیں وہ صرف  
 اپنے مقصد کے پیچھے دوڑتے ہیں عام مجرموں کی طرح ذاتی انتقام اور  
 حصول قتل و غارت میں نہیں لگتے اس لئے اگر تم واقعی اپنا فارمولا  
 ان سے بچانا چاہتے ہو تو تمہیں بھی ان کے انداز میں اپنا دفاع کرنا ہو  
 گا..... بیلے نے پوری تقریر کر ڈالی۔

"جہازری بات واقعی درست ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ آج سے  
 پہلے میرا کبھی سیکرٹ ایجنٹوں سے واسطہ نہیں پڑا تھا لیکن جہازری  
 ذہن میں اپنے دفاع اور ان کے خاتمے کے لئے کیا تجویز ہے اس تجویز کو  
 کھل کر بتاؤ..... رونالڈ نے ہوٹ۔ مچھپتے ہوئے کہا۔

"یہ بات تو طے ہے کہ فارمولا ہلینا میں واقع ریڈ لیبارٹری میں ہے  
 اور انہیں بھی اس ریڈ لیبارٹری کے بارے میں معلوم ہو چکا ہے اس  
 لئے لا محالہ یہ لوگ ہلینا نہیں گئے یا پھر چکے ہوں گے اور ان کا نارگٹ  
 ریڈ لیبارٹری ہی ہو گا اب رہ گئی یہ بات کہ یہ لوگ ریڈ لیبارٹری میں  
 کیسے داخل ہوں گے تو جس طرح انہوں نے یہاں جہازری سیکرٹری  
 کو بیٹھ سے کسی بھی انداز میں اصل بات انگوالی ہے اسی طرح یہ لوگ  
 لیبارٹری کے کسی بھی آدمی سے کسی بھی انداز میں رابطہ قائم کریں  
 گے..... بیلے نے کہا۔

"جب ان کا رابطہ ہو ہی نہیں سکے گا تو کیسے کریں گے یہی بات تو

میری کچھ میں نہیں آ رہی۔..... رونالڈ نے کہا۔

”ہو سکتا ہے وہ یہی انداز اختیار کریں جو انہوں نے ریڈ لیبارٹری کو ٹریس کرنے کے لئے کیا ہے لیبارٹری میں بہر حال انسان رہتے ہیں وہاں خوراک بھی جاتی ہوگی سستی سامان بھی جاتا ہوگا اور دیگر ضروریات بھی جاتی ہوں گی، ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس سپلائی لائن کے ذریعے لیبارٹری میں موجود کسی آدمی سے رابطہ کر لیں۔..... بیلی نے کہا تو رونالڈ کی آنکھیں پھیلی چلی گئیں

”اوه اوه واقعی۔ تم درست کہہ رہی ہو مجھے تو اس بات کا اندازہ تک نہ تھا کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے ویری بیڈ میں تو اس لئے مطمئن تھا کہ لیبارٹری سیلڈ ہے۔..... رونالڈ نے کہا تو بیلی مسکرا دی۔

”میں نے کچھ عرصہ سیکرٹ ایجنسیوں میں ملازمت کی ہے گو میری ملازمت کا تعلق فیلڈ سے نہ تھا لیکن میں ان لوگوں کی کارکردگی دیکھتی رہتی تھی۔..... بیلی نے کہا تو رونالڈ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”جبراب کیا کرنا چاہیے۔..... رونالڈ نے کہا۔

”ہی ٹریپ۔ ایسا ٹریپ تیار کرو کہ وہ لوگ سیدھے اس میں پھنس جائیں انہیں شک ہی نہ ہو کہ کوئی ٹریپ ہے۔..... بیلی نے کہا۔

”لیکن کیسا ٹریپ۔ کیسے رابطہ ہوگا کچھ بتاؤ بھی تو یہی۔۔۔۔۔ رونالڈ نے جھلٹے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہ جہازے بس کا نہیں ہے۔ تم ایک کام کرو وائٹ انجنیئر

والوں کی خدمات حاصل کرو وہ سب کچھ خود ہی کر لیں گے۔..... بیلی نے کہا۔

”وائٹ انجنیئر جہاز کا مطلب ہے وہ تنظیم جس سے تم وابستہ ہو۔۔۔۔۔ رونالڈ نے چونک کر کہا۔

”ہاں اس تنظیم میں ایک گروپ ایسا ہے جس میں انتہائی بچھے ہوئے سابقہ سیکرٹ ایجنٹ کام کرتے ہیں اس گروپ کو تو بعض اوقات حکومت ایکڑیمیا بھی اپنے کسی خاص مقصد کے لئے ہائر کر لیتی ہے اس گروپ کا نام ہارڈ گروپ ہے اس کا انچارج ایک بچھا ہوا سابقہ سیکرٹ ایجنٹ جان ڈیو ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ جان ڈیو اس عمران سے پہلے نگرانی چکا ہو۔..... بیلی نے کہا۔

”اے کے پھر تم خود ہی اس سے رابطہ کرو جو معاوضہ تم ملے کرو گی مجھے منظور ہوگا۔..... رونالڈ نے کہا تو بیلی اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اٹھی اور اس نے میز پر سے ہونے فون کا رسیور اٹھا لیا۔ بیلی نے اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کر دیا اس طرح فون ڈائریکٹ ہو گیا تھا اس کے ساتھ ہی اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بلک روڈ کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”جان ڈیو سے بات کرو میں بیلی بول رہی ہوں۔..... بیلی نے کہا۔

”میں میڈم ہولڈ آن کریں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

کرو گے۔..... بیلی نے کہا۔

"یہ فارمولا کہاں موجود ہے؟..... جان ڈیو نے کہا۔

"جملے تم ہاں یا ناں میں جواب دو باقی تفصیلات ہمیں بتادی جائیں گی۔..... بیلی نے کہا۔

"دیکھو بیلی یہ سروس دینا کی انتہائی خطرناک ترین سروس سمجھی جاتی ہے خاص طور پر اس عمران کو تو موت کا فرشتہ کہا جاتا ہے بظاہر یہ شخص انتہائی معصوم بھولا بھالا اور مزاحیہ باتیں اور حرکتیں کرنے والا آدمی ہے لیکن یہ حقیقت میں شوگر کو ٹڈا ہر کایسبول ہے اس لئے اس کا مقابلہ ہمارے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ بن جائے گا میں نے اس کے خلاف تین چار سرکاری مشنز میں کام کیا ہوا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ ہارڈ گروپ ان کے خلاف کام کر لے گا لیکن اس کے لئے ہم معاوضہ اپنی مرضی کالیں گے۔..... جان ڈیو نے کہا۔

"اگر معاوضہ ہمیں جہاری مرضی کامل جائے تب۔..... بیلی نے کہا

"تو ہم حیار ہیں۔..... جان ڈیو نے جواب دیا۔

"کھنا معاوضہ لو گے۔..... بیلی نے کہا۔

"یہ پورے گروپ کی زندگی اور موت کا مشن ہے اس لئے معاوضہ ایک کروڑ ڈالر ہو گا اور وہ بھی کمیشن اور ایڈوانس۔..... جان ڈیو نے جواب دیا۔

"سنو جان ڈیو معاوضہ پچاس لاکھ ڈالر ملے گا آدھا ایڈوانس اور آدھا کام کے بعد اگر ہمیں منظور ہو تو ٹھیک ہو رہے ہیں کسی اور سے بات کر

"ہیلو جان ڈیو بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک مروانہ آواز سنائی دی۔

"بیلی بول رہی ہوں جان ڈیو۔..... بیلی نے کہا۔

"اوه بیلی تم کہاں سے بول رہی ہو۔ برا عرصہ ہوا ملاقات ہی نہیں رہی۔ اس بار دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا گیا۔

"شاکن سے بول رہی ہوں جہارے لئے ایک کام ہانز کیا ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے کسی علی عمران کو جانتے ہو۔..... بیلی نے کہا۔

"علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس یہ نام جہاری زبان پر کیسے آ گئے۔ جہارا ان سے کیا تعلق ہے۔ جان ڈیو کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ریڈ کرافٹ نامی تنظیم کو جانتے ہو۔..... بیلی نے کہا۔

"ہاں جدید اسلحہ تیار کر کے فروخت کرنے والی تنظیم ہے تم کھل

کربات کرو۔..... جان ڈیو نے کہا۔

"ریڈ کرافٹ کا چیف رونالڈ میرا گھر ا دوست ہے وہ آج کل پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران کے ہاتھوں پر نشان ہے اس نے ایک ابتدائی فارمولا پاکیشیا سے حاصل کیا۔ پھر ایک سائنسی گروپ سے اس پر کسی جدید ہتھیار کا فارمولا تیار کرایا اب عمران اور اس کے ساتھی یہ فارمولا حاصل کرنا چاہتے ہیں ریڈ کرافٹ تنظیم کو چونکہ سیکرٹ ہینڈنوں کے خلاف کام کرنے کا تجربہ نہیں ہے اس لئے میری تجویز پر رونالڈ ہارڈ گروپ کو یہ کام دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ بولو کام

بیلی نے کہا۔

”جلو تم کبھی بڑو تو ہم بچھڑ لاکھ لے لیں گے اس کم نہیں ہو گا۔“

جان ڈیو نے کہا۔

”اؤکے منظور ہے لیکن مجھے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں

چاہیں۔“ بیلی نے کہا۔

”مل جائیں گی فکر نہ کرو اگر وہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس

ہے تو بارڈر کوپ بھی کسی سے کم نہیں ہے۔“ جان ڈیو نے کہا۔

”گڈ پھر میں خود جہارے آفس میں آ رہی ہوں آدھا معاوضہ بھی ادا

کر دوں گی اور مزید تفصیلات بھی بتا دوں گی۔“ بیلی نے کہا اور

رسیور رکھ دیا۔

”معاوضہ تو زیادہ ہے لیکن ٹھیک ہے اگر اتنی رقم میں یہ لوگ

لاشوں میں تبدیل ہو جائیں تو یہ سوا دھنگا نہیں ہے۔“ رونا لڈ نے

کہا تو بیلی مسکرا دی۔

”فکر مت کرو بارڈر کوپ ہر صورت میں ان کا صحیح مقابل ثابت ہو

گا۔“ بیلی نے کہا۔

”میں بھی جہارے ساتھ ہی جا کر اس جان ڈیو سے ملوں گا تاکہ مجھے

بھی معلوم ہو سکے کہ یہ سیکرٹ ایجنٹ کیسے ہوتے ہیں۔“ رونا لڈ نے

کہا۔

”ٹھیک ہے ضرور جلو۔“ بیلی نے ہنستے ہوئے کہا تو رونا لڈ بھی بے

اختیار ہنس پڑا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ریاست موٹانا کے سب سے بڑے  
شہر ہلینا کی ایک کوچی میں موجود تھا۔ ان لوگوں کو ونگٹن سے ہلینا  
پہنچے ہوئے ابھی کچھ زیادہ دیر نہ ہوئی تھی۔ ہلینا ایئر پورٹ پر اترتے ہی  
عمران نے ایک پرائیویٹ ڈیلر کے ذریعے یہ رہائش گاہ اور دو کاریں  
حاصل کر لی تھیں اور اب وہ لوگ یہاں موجود تھے۔

”اب کیا پروگرام ہے۔“ جولیان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھ سے پروگرام مت پوچھا کرو۔ میرا تو ہمیشہ سے ایک ہی

پروگرام ہوتا ہے۔ تم اپنی بات کیا کرو۔“ عمران نے بڑے سنجیدہ

لہجے میں کہا۔

”تم سے پروگرام اس لئے پوچھنا پڑتا ہے کہ ہر جگہ پہنچ کر جہارا

پروگرام بدل جاتا ہے مجھے تو یوں لگتا ہے کہ تم اس مشن میں صرف

اندھیرے میں ہاتھ پیر مار رہے ہو۔“ جولیان نے بگڑے ہوئے لہجے



”الفرڈ بول رہا ہوں جناب“..... دوسری طرف سے ایک اجنبی آواز سنائی دی۔

”یس کیا رپورٹ ہے“..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”فون پر رپورٹ نہیں دی جاسکتی۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس آجاؤں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے آجاؤ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ الفرڈ کون ہے“..... جولیانے حیران ہو کر پوچھا۔

”یہاں کے ایک خبر گرورپ کا چیف ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر ونگٹن میں ہے۔ میں نے یہاں آنے سے پہلے ان سے بات کی تھی تاکہ یہاں موجود ریڈ کرافٹ کی لیبارٹری کے پارے میں معلومات حاصل ہو سکیں“..... عمران نے اس بار اجنبی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”لیکن اسے اس فون نمبر کا کیسے علم ہو گیا جب کہ یہ رہائش گاہ تو ہم نے یہاں پہنچنے کے بعد حاصل کی ہے“..... جولیانے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”یہی بات تو ان کی فیور میں جاتی ہے کہ یہ لوگ بے حد ہوشیار اور تیز ہیں“..... عمران نے کہا تو جولیانے اثبات میں سر ہلادیا۔

”صفدر باہر جا کر الفرڈ کو لے آؤ۔ اس نے یقیناً کوئی اہم بات معلوم کر لی ہے اس لئے وہ فون پر بات نہیں کرنا چاہتا“..... عمران نے کہا اور صفدر سر ہلانا ہوا اٹھا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

میں کہا۔

”جہاڑی بات درست ہے۔ میری امیدیں میری خواہشیں سب اندھیرے میں ہیں۔ اس اندھیرے میں روشنی تم پھیلا سکتی ہو لیکن تم نے نہ جانے کیوں روشنی کو ڈھانپ رکھا ہے“..... عمران نے کہا تو باقی ساتھی بے اختیار مسکرا دیے اور جولی ان کے مسکرانے پر چونک پڑی۔

”تو تم یہ دوسرے انداز کی بجواس کر رہے تھے میں سنجیدگی سے بات کر رہی ہوں“..... جولیانے زیادہ بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے شاید پہلے عمران کی بات سمجھ میں نہ آئی تھی۔

”جولیا تم خواہ مخواہ عمران صاحب پر بگڑ رہی ہو جب کہ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب اپنے مشن میں کامیابی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ ہمارا مشن فارمولا حاصل کرنا ہے اور فارمولا ہلینا میں موجود ہے اور ہم بھی یہاں پہنچ گئے ہیں“..... صالح نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ تو مجھے بھی معلوم ہے لیکن کیا یہ فارمولا بذریعہ ڈاک ہمارے پتے پر خود بخود پہنچ جائے گا“..... جولیانے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مس جولیا کی بات درست ہے۔ ہمیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہم نے یہاں پہنچ کر کیا کرنا ہے“..... صفدر نے جولیا کی حمایت کرتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ پر جھاکر رسیور اٹھا لیا۔

”یس عمران بول رہا ہوں“..... عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

تقریباً پندرہ منٹ کے بعد صفدر ایک مقامی نوجوان کے ساتھ واپس آیا۔ نوجوان کے جسم پر تھری پیس سوٹ تھا اور وہ لپٹے پھرے مہرے اور آنکھوں میں تیز چمک کی بنیاد پر خاصا مستعد ہوشیار اور ذہین آدمی نظر آ رہا تھا۔

”آؤ بیٹھو الفرڈ میرا نام عمران ہے“..... عمران نے کہا تو الفرڈ مسکراتا ہوا عمران کے سلسلے ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔  
”تم نے جس طرح یہاں ہماری رہائش اور ہمارا آقون نمبر ٹریس کر لیا ہے اس سے مجھ پر تمہاری کارکردگی کا اچھا اثر پڑا ہے“..... عمران نے کہا تو الفرڈ ہنس پڑا۔

”ہمارے ہیڈ کو ارثر نے آپ کی حفاظت کا بھی ہمیں حکم دیا تھا اس لئے ہم لوگ یہاں آپ کی آمد کے پہلے سے منتظر تھے۔ ہمارے آدمی اب بھی اس کو ٹھی کے گرد موجود ہیں“..... الفرڈ نے جواب دیا۔  
”لیکن ایسا تو کوئی معاہدہ تمہارے ہیڈ کو ارثر کے ساتھ نہیں ہوا تھا“..... عمران کے لہجے میں سنجیدگی تھی۔

”ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ ہمارے ہیڈ کو ارثر کے علم میں آیا ہے کہ ہارڈ گروپ کو یہاں آپ کے خلاف ہائر کیا گیا ہے اور ہارڈ گروپ انتہائی تیز فعال اور خطرناک گروپ ہے“..... الفرڈ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

”ہارڈ گروپ وہ کون لوگ ہیں اور کس نے انہیں ہمارے خلاف ہائر کیا ہے“..... عمران نے حیران ہوئے ہوئے کہا۔

”ایکریما میں ایک خفیہ تنظیم ہے وائٹ انجنز۔ یہ ہر قسم کے وھندوں میں لوٹ رہتی ہے۔ اس نے سابقہ سیکرٹ ایجنٹوں پر مشتمل ایک خفیہ گروپ بنایا ہوا ہے جس کو ہارڈ گروپ کہا جاتا ہے۔ اس کا سربراہ جان ڈیو ہے جو ایکریما کی کسی سرکاری ایجنسی میں طویل عرصے تک کام کرتا رہا ہے۔ ہمارے ہیڈ کو ارثر سے جب آپ نے ریڈ کرافٹ کی لیبارٹری کے لئے معاہدہ کیا تو ہمارے ہیڈ کو ارثر نے اپنے اصول کے تحت فوری طور پر کام شروع کر دیا چونکہ ریڈ کرافٹ کا ہیڈ کو ارثر ونگٹن کے نواح میں واقع قصبہ شاکن میں ہے اس لئے وہاں سے اس لیبارٹری کے بارے میں حتمی معلومات اکٹھی کرنے کے لئے کام شروع ہوا تو ہیڈ کو ارثر کو اطلاع ملی کہ ریڈ کرافٹ کا سربراہ روناٹھ وائٹ انجنز کی ایک عورت بیلی کے ہمراہ ہارڈ گروپ کے سربراہ جان ڈیو سے ملنے گیا ہوا ہے۔ یہ انتہائی چونکا دینے والی بات تھی اس لئے ہمارے خبروں نے وہاں صورت حال کو چمک کیا تو معلوم ہوا کہ روناٹھ نے آپ لوگوں کے خلاف اس بیلی کے کہنے پر ہارڈ گروپ کو ہائر کیا ہے اور ہارڈ گروپ کی ٹیم یہاں پہنچنے والی ہے۔ جس پر ہیڈ کو ارثر نے مجھے بریف کیا اور ساتھ ہی حکم دے دیا کہ جب تک ہمارا مشن مکمل نہیں ہو جاتا اس وقت تک آپ لوگوں کی حفاظت کی جائے۔ یہ ہماری تنظیم کا اپنا اصول ہے۔ سہانچہ ہمارے آدمی ایئر پورٹ پہنچ گئے اور پھر آپ جب یہاں پہنچے تو انہوں نے یہاں کی حفاظت شروع کر دی۔ اسی دوران میں نے لیبارٹری کا کھوج لگایا۔ اس لئے اب تفصیلی رپورٹ

دینے آیا ہوں۔ اس رپورٹ کے بعد ہمارا معاہدہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد آپ اپنی حفاظت یا نگرانی چاہیں گے تو آپ کو ہمارے ساتھ دنیا معاہدہ کرنا ہوگا ورنہ آپ کی مرضی..... الفرڈ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیبارٹری کے بارے میں کیا رپورٹ ہے؟“ عمران نے پوچھا تو الفرڈ نے جیب سے ایک ہاتھ سے بنا ہوا نقشہ نکالا اور اسے کھول کر عمران کے سامنے مزید دکھا دیا۔ یہ پلینا کا تفصیلی نقشہ تھا اور اس پر سرخ پینسل سے نشانات بنائے گئے تھے۔

”یہ دیکھیے اس جگہ پر موٹا ٹائپڈ فارم اور اس کے گودام دکھائے گئے ہیں۔ لیبارٹری اس کے نیچے ہے“..... الفرڈ نے ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے احباب میں سر ہلادیا کیونکہ الفرڈ کی بات پر وہ کنفرم ہو گیا تھا ورنہ وہ ایڈزی ٹوائے کارپوریشن کے اسسٹنٹ مینجر مورس سے پہلے ہی اس بارے میں معلوم کر چکا تھا لیکن عمران کنفرمیشن چاہتا تھا اور اب جب کہ الفرڈ نے بھی وہی جگہ بتائی تھی تو اس طرح وہ کنفرم ہو گیا تھا۔

”اس کا راستہ کدھر سے ہے؟“ عمران نے کہا۔

”اس کا راستہ پلینا فال کے قریب ایک جموٹے سے درمی فارم سے جاتا ہے۔ یہ دیکھئے یہ جگہ ہے“..... الفرڈ نے ایک اور جگہ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

”یہ کس کا فارم ہے؟“ عمران نے پوچھا۔

”یہ فارم لارڈ پوٹیل کا ہے لیکن دراصل لارڈ کا نہیں ہے بلکہ ریڈ کرافٹ کی ملکیت ہے صرف نام لارڈ پوٹیل کا لیا جاتا ہے۔ یہاں چار دیواری بنی ہوئی ہے۔ وہاں مسلح افراد بھی جنہیں لارڈ پوٹیل کے ذاتی محافظ کہا جاتا ہے موجود رہتے ہیں اور وہاں خود بخوار کتے بھی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات بھی ہیں“..... الفرڈ نے ایک بار پھر مورس کی بتائی ہوئی باتوں کو کنفرم کرتے ہوئے کہا۔

”لارڈ پوٹیل فرضی شخصیت ہے یا اصل آدمی ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”اصل آدمی ہے۔ یہ اراضی پہلے اسی کی ملکیت تھی اس سے ریڈ کرافٹ نے خرید لی۔ لارڈ پوٹیل بہت بوڑھا ہے اور بیمار رہتا ہے۔ اپنی آبائی حویلی میں رہتا ہے۔ چلنے پھرنے سے محذور ہے“..... الفرڈ نے جواب دیا۔

”اب اصل بات کی رپورٹ دو کہ اس کے اندر جانے کے لئے کوئی طریقہ“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں ایک آدمی سے رابطہ کر لیا گیا ہے۔ اس کا نام انتھونی ہے۔ یہ اس لیبارٹری میں سنٹر کپر ہے۔ اس سے ایک لاکھ ڈالر کی رقم ملے ہوئی ہے جو آپ نے ادا کرنی ہے“..... الفرڈ نے جواب دیا۔

”یہ آدمی کیا کرے گا؟“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ ایک خفیہ راستے سے آپ کو اندر لے جائے گا“..... الفرڈ نے جواب دیا۔

”ہاں میں ذاتی طور پر آپ کو بتا سکتا ہوں کہ ہارڈ گروپ کے چیف جان ڈیو کی ایک دوست مہاں بلیٹا میں رہتی ہے۔ اس کا نام پامیلا ہے وہ مہاں کے ایک ہوٹل میں اسسٹنٹ منیجر ہے۔ اس ہوٹل کا نام پام دیو ہے اس لئے جان ڈیو جب بھی بلیٹا آتا ہے اسی ہوٹل میں ٹھہرتا ہے۔ یا اگر وہ نہ بھی ٹھہرے تب بھی پامیلا کو بہر حال اس کا علم ہوتا ہے۔ کیونکہ جان ڈیو بغیر پامیلا سے ملے کسی صورت بھی بلیٹا سے واپس نہیں جاتا۔“ الفرڈ نے جواب دیا۔

”آپ نے اس جان ڈیو کو دیکھا ہوا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں نہ صرف دیکھا ہوا ہے بلکہ اس سے کئی بار ملاقات بھی ہو چکی ہے کیونکہ وہ بھی اپنے کاموں کے سلسلے میں ہماری ہی خدمات حاصل کرتا ہے۔“ الفرڈ نے جواب دیا۔

”ہو سکتا ہے اب بھی وہ ہمیں ٹریس کرنے کے لئے آپ کی ہی خدمات حاصل کرے۔“ عمران نے کہا تو الفرڈ مسکرا دیا۔

”بالکل ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم بے اصولی نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں اس سے صرف معذرت کر لوں گا۔“ الفرڈ نے جواب دیا۔

”کیا کہیں گے اسے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”آپ کے ذہن میں جو کچھ آ رہا ہے وہ میں سمجھتا ہوں۔ لیکن آپ فکر نہ کریں ہمیں یہاں طویل عرصہ ہو گیا ہے کام کرتے ہوئے اور آج تک کسی پارٹی نے ہماری شکست نہیں کی۔ میں اسے یہ نہیں کہوں گا کہ ہم چونکہ چیلے سے آپ کے ہاتھ پک ہیں اس لئے ہم معذرت خواہ

کہاں ہے یہ خفیہ راستہ اور اس سے کیسے رابطہ ہوگا۔“ عمران نے کہا۔

”اگر آپ کو یہ رقم قبول ہے تو میں آپ کے سامنے اس سے بات کر لیتا ہوں۔ رقم کی گارنٹی میں اسے دے دوں گا۔ باقی باتیں آپ خود اس سے ملے کر لیں۔“ الفرڈ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے کر لیتے ہیں لیکن اب اس ہارڈ گروپ کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کہاں آکر کیا کرے گا۔ تمہارے ہیڈ کو ادرثر نے کیا رپورٹ دی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”ہارڈ گروپ اس رستے کے گردنگرائی کرے گا اور آپ وہاں گئے تو وہ آپ کا خاتمہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ اس کے علاوہ اس گروپ کے افراد آپ کو کہاں ٹریس کریں گے اور آپ کا خاتمہ باہر ہی کرنے کی کوشش کریں گے۔ ویسے عمران صاحب یہ ہارڈ گروپ انتہائی تیز اور فعال گروپ ہے اس لئے آپ کو بہر حال اس سے محتاط رہنا ہوگا۔“ الفرڈ نے کہا۔

”کوئی ایسا طریقہ ہے کہ ہم خود اس ہارڈ گروپ سے رابطہ کر سکیں۔“ عمران نے کہا تو الفرڈ چونک پڑا۔

”آپ خود اس سے رابطہ کریں گے کیوں اس طرح تو آپ اس کے سامنے آجائیں گے۔“ الفرڈ نے حیران ہو کر کہا۔

”میں یہی چاہتا ہوں کہ چیلے اس گروپ سے نمٹ لوں اس کے بعد لیبارٹری کا رخ کروں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

جواب دیا۔

”مسٹر انتھونی آپ ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں ذرا تفصیل سے بتائیں اور“..... عمران نے کہا۔

”مجھ سے بات ہوتی ہے کہ میں چند افراد کو اس طرح لیبارٹری کے اندر پہنچا دوں کہ یہاں کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے اور چونکہ ایک راستہ الیہا ہے جو خفیہ ہے اور اندر سے ہی کھلتا ہے۔ میں اسے کھول دوں گا اور آپ اندر آجائیں۔ اندر آنے کے بعد آپ کیا کرتے ہیں اور آپ کے ساتھ کیا ہوتا ہے اس کا میں ذمہ دار نہ ہوں گا اور“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ خفیہ راستہ کہاں ہے اور“..... عمران نے پوچھا۔  
 ”یہ راستہ زرعی فارم کے عقب میں تقریباً ڈیڑھ سو گز کے فاصلے پر ایک اور زرعی فارم سے نکلتا ہے۔ اس زرعی فارم میں بہرہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ راستہ صرف خصوصی حالات میں ہی کھولا جاتا ہے ورنہ بند رہتا ہے اور“..... انتھونی نے کہا۔

”یہ راستہ کہاں جا کر ختم ہوتا ہے میرا مطلب ہے ہم اس راستے سے لیبارٹری میں کہاں پہنچ جائیں گے اور“..... عمران نے کہا۔  
 ”سپر سنٹر میں۔ یہ راستہ سپر سنٹر کے لئے خصوصی مشینری کے لئے ہی بنایا گیا ہے اور“..... انتھونی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے اب آپ بتائیں کہ آپ سے مزید رابطہ کیسے ہو سکے گا اور یہ راستہ آپ کب کھولیں گے اور“..... عمران نے کہا۔

ہیں بلکہ میں اس سے کہوں گا کہ میڈیکو انٹر کے ایک مشن کی وجہ سے ہم نے بکنگ ملے کر رکھی ہے اور پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے اس لئے وہ اس بارے میں جانتا ہے اس لئے وہ اصرار نہیں کرے گا“..... الفرڈ نے کہا۔

”اوکے آپ اب اس انتھونی سے رابطہ کر دیجئے تاکہ معلوم تو ہو کہ وہ کیا کہتا ہے“..... عمران نے کہا تو الفرڈ نے اشیات میں سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک جدید ساخت کا لیکن جھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔  
 ”ہیلو ہیلو الفرڈ کالنگ اور“..... الفرڈ نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے کال دینا شروع کر دی۔

”میں انتھونی انٹرننگ اور“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”انتھونی جس پارٹی کے بارے میں تم سے بات ہوئی تھی اس نے جہاز معاوضہ ایک لاکھ ڈالر کنفرم کر دیا ہے اس لئے اب تم اس پارٹی کے لئے کام کرو گے اور“..... الفرڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے رابطہ کراؤ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور الفرڈ نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”ہیلو ہیلو پرنس سپیکنگ اور“..... عمران نے جبر بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں انتھونی انٹرننگ اور“..... دوسری طرف سے انتھونی نے

”نہیں صرف سائیس دان کام کرتے ہیں۔ ان کی رہائش گاہیں اندر ہی ہیں جب کہ ہماری رہائش گاہ علیحدہ ہسٹ کر بنی ہوئی ہے۔ سائیس دان اور ان کے اسسٹنٹس کے علاوہ باقی سب ملازمین کو شام کو اس کالونی میں جانا پڑتا ہے اور.....“ انتھونی نے جواب دیا۔

”او کے پھر یہ طے ہو گیا کہ آپ شام کو راستہ کھول دیں گے اور.....“ عمران نے کہا۔

”جی ہاں ہماری ڈیوٹی آٹھ بجے آف ہوتی ہے۔ میں ساڑھے سات بجے دروازہ کھول دوں گا اور.....“ انتھونی نے جواب دیا۔

”او کے اور اینڈ آل.....“ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”اب میرے لئے کیا حکم ہے.....“ الفرڈ نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر جیب میں ڈالنے ہوئے کہا۔

”آپ اس جان ڈبو کا حلیہ تفصیل سے بتا دیں پھر آپ کو اجازت.....“ عمران نے کہا تو الفرڈ نے حلیہ بتایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

”نگرائی کے بارے میں کیا حکم ہے.....“ الفرڈ نے کہا۔

”ابھی فی الحال نگرائی کی ضرورت نہیں ہے آپ اپنے آدمی واپس لے جاسکتے ہیں.....“ عمران نے بھی اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”او کے گڈ بائی.....“ الفرڈ نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران کے اشارے پر صفدر اس کے پیچھے چل پڑا۔

”عمران صاحب تمہیں اس انتھونی پر اعتماد کیا جاسکتا ہے.....“ چند لمحوں بعد کپٹن شکیل نے کہا۔

”رابطہ اب نہیں ہو سکے گا کیونکہ میں اس وقت سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہی موجود ہوں۔ ٹرسٹر الفرڈ سے کال کے لئے یہی وقت طے ہوا تھا۔ اس کے بعد رابطہ نہیں ہو سکے گا۔ البتہ آپ مجھے بتا دیں کہ میں کب راستہ کھول دوں۔ راستہ آپ کو کھلا ہی طے گا اور.....“ انتھونی نے کہا۔

”آپ آج شام کو راستہ کھول دیں اور مزید تفصیل بھی بتا دیں اور.....“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے اس ڈری فارم پر سپر فارم کا پور ڈنگ ہوا ہے۔ اس کے اندر صرف ذو محافظ ہوتے ہیں جن پر آپ آسانی سے قابو پاسکتے ہیں اس کی درمیانی گلی کی کئی اختتام پر سیڑھیاں ہیں یہ سیڑھیاں نیچے ایک بڑے تہہ خانے میں پہنچتی ہیں۔ اس تہہ خانے کی مغربی دیوار میں راستہ کھلتا ہے وہ آپ کو کھلائے گا اور.....“ انتھونی نے کہا۔

”کیا ایسا ممکن ہو کہ آپ رات کو اس فارم میں ہمیں ملیں تاکہ؟ آپ سے اندرونی حالات معلوم کر سکیں اور.....“ عمران نے کہا۔

”نہیں جناب ویری سواری ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ شام کو ہمیں اپنے مکانوں میں جانا پڑتا ہے۔ ہم صبح تک اس کالونی سے باہر آ ہی نہیں سکتے۔ آج کل یہ خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں اور.....“ انتھونی نے کہا۔

”شام کے بعد کیا لیبارٹری کھول دی جاتی ہے اور.....“ عمران نے کہا۔

ہم ان کے ہاتھ آجائیں اور اگر ہم ایک بار ان کی نظروں سے نکل گئے تو پھر انہیں ہماری تلاش کے لئے بڑے باؤ پیٹنے پڑیں گے جب کہ وہاں لیبارٹری میں داخل ہونے کے بعد ہم کہیں بھی جا سکیں گے اور ریڈ کرافٹ پر بھی رعب ڈالا جاسکتا ہے کہ اگر ہارڈ گروپ نہ ہوتا تو ہم لیبارٹری میں داخل ہو چکے تھے۔..... عمران نے کہا۔

”تو پھر اب تمہارا کیا پروگرام ہے؟..... جو یوانے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہم اسی طرح کریں گے جس طرح کہ ٹرپ تیار کیا گیا ہے۔ اس طرح کم از کم ہم لیبارٹری میں تو داخل ہو جائیں گے پھر وہاں کیا ہوتا ہے یہ بعد کی بات ہے۔..... عمران نے کہا۔

”اس کی کیا ضرورت ہے۔ خواجہ کوہ کی پلانٹنگ وغیرہ کرنے کی۔ جب لیبارٹری کا پتہ چل گیا ہے اور ٹرپ کا بھی تو اسلحہ لے کر اس پر ریڈ کر دیتے ہیں۔“ تنویر نے جواب تک خاموش تھا منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر انہیں ذرا بھی شک پڑ گیا کہ کوئی گڑ بڑ ہے تو ہمارے لئے انتہائی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کا ٹرپ انہی کے خلاف استعمال کیا جائے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ لوگ وہاں ہمیں فوری ہلاک نہیں کریں گے۔“ صالح نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے عمران کی بات پر حیرت ہو رہی ہو۔

”ہمیں باقاعدہ ٹرپ کیا جا رہا ہے کیپٹن شکیل اور اس ٹرپنگ میں الفزڈ بھی شامل ہے۔..... عمران نے جواب دیا تو سارے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ یہ اندازہ آپ نے کیسے لگا لیا۔..... کیپٹن شکیل نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میری الفزڈ کے ہیڈ کو ارڈر کے سربراہ فلپ سے بات ہوئی تھی۔ فلپ میرا پرانا دوست ہے۔ اس نے میرے سامنے الفزڈ سے بات کی تھی کہ کیا وہ ریڈ لیبارٹری کے بارے میں کچھ جانتا ہے۔ لیکن فلپ کو الفزڈ نے بتایا تھا کہ اس نے صرف نام سنا ہوا ہے۔ البتہ وہ اسے ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا لیکن اب چند گھنٹوں میں سب کچھ اسے کس طرح معلوم ہو گیا ہے۔ انتھونی سے بھی رابطہ ہو گیا ہے اور ٹرانسمیٹر پر بھی بات ہو گئی ہے۔ یہ سب اندازہ بتا رہا ہے کہ ہمیں ٹرپ کرنے کے لئے باقاعدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے اور ظاہر ہے فلپ اس میں شامل نہیں ہوگا۔ یہ الفزڈ اس میں شامل ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن اگر ایسی بات ہے تو اس ہارڈ گروپ کو کیا ضرورت ہے کہ وہ اتنی لمبی پلانٹنگ کرے وہ اس کو ٹھی پر بھی ریڈ کر سکتے تھے۔“ صالح نے کہا۔

”وہ سیکرٹ ہینجنوں کا گروپ ہے مجرموں کا نہیں۔ وہ ہر پہلو کو سامنے رکھ کر پلان بناتے ہیں یہاں ریڈ کرنے سے ضروری نہیں کہ

کے ساتھ ہی اس نے سلسلے پڑا ہوا فون کارسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”یس ریڈ ہال“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”جان ڈیو بول رہا ہوں چیف آف ہارڈ گروپ جناب رونا لڈ سے فوری بات کرنی ہے۔ لیکن ان کا خصوصی نمبر میرے پاس نہیں ہے کیا آپ ان سے رابطہ کر سکتی ہیں“..... عمران نے پوچھ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کا رابطہ منیجر رچرڈ سے کرا دیتی ہوں۔ آپ ان سے بات کر لیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو رچرڈ بول رہا ہوں منیجر ریڈ ہال“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہارڈ گروپ کا چیف جان ڈیو بول رہا ہوں۔ جناب رونا لڈ کا ایک اہم مشن ہمارے پاس ہے اور اس سلسلے میں ایک ایمرجنسی بات کرنی ہے لیکن ان کا خصوصی نمبر میرے پاس نہیں ہے کیا آپ ان سے رابطہ کر سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ آن کیجئے۔ میں معلوم کرتا ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کافی درتیک لائن پر خاموشی طاری رہی۔

”ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں“..... منیجر کی آواز سنائی دی۔

”یس“..... عمران نے کہا۔

”دیکھو صالو اپنے ذہن کو اوپن رکھ کر بات کیا کرو۔ کیا جہاز ہا خیال ہے کہ ہم اچھوتوں کی طرح منہ اٹھائے وہاں پہنچ جائیں گے۔ الفرڈ اور جان ڈیو احمق ہیں۔ وہ مجھے یقین دلانے کے جکر میں ایک اہم کلید مجھے دے گئے ہیں اور وہ کلید ہے لیبارٹری کی خصوصی فریکوئنسی کا۔ اگر وہ میرے سلسلے یہ فریکوئنسی ایڈجسٹ نہ کرتا تو پھر میں کچھ اور سوچتا۔ اب میں اس فریکوئنسی سے فائدہ اٹھاؤں گا“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ ٹھوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔

”عمران صاحب اب ہم نے وہاں جانے سے پہلے کیا کرنا ہے۔“ صفدر نے آتے ہی کہا۔

”آرام کرنا ہے اور کیا کرنا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ الفرڈ کے بارے میں مطمئن ہیں جب کہ مجھے یہ آدمی مشکوک لگ رہا تھا“..... صفدر نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے اور صفدر حریت سے انہیں دیکھنے لگا جیسے اسے ان کے ہنسنے کی وجہ سمجھ میں نہ آتی ہو۔ جب صالو نے اسے اس کی عدم موجودگی میں ہونے والی بات چیت سے آگاہ کیا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

”لیکن عمران صاحب آپ اس فریکوئنسی سے کیا فائدہ اٹھائیں گے“..... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کچھ نہ کچھ تو کروں گا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس



عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کھڑا ہو گیا۔ باقی ساتھی بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"کیا تم جان ڈیو کو پہلے سے جانتے تھے کہ اس کی آواز اور لہجے کو نقل کر لیا اور رونا لٹ بھی نہ پہچان سکا حالانکہ الفریڈ کی رپورٹ کے مطابق وہ اس سے مل چکا ہے۔" جویانے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہاں اس سے کئی بار ملاقات بھی ہو چکی ہے۔" عمران نے جواب دیا تو جویانے اطمینان میں سر ہلا دیا۔

"بات کیجئے..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جان ڈیو بول رہا ہوں....." عمران نے کہا۔

"اوہ آپ خیریت کیسے یہاں فون کیا ہے۔ کہاں سے فون کر رہے ہیں آپ..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلنا سے بات کر رہا ہوں مسٹر رونا لٹ۔ ہم نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس بھی کر لیا ہے اور ان کے خلاف ایک ٹریپ بھی تیار کر لیا ہے اور ہمیں کامیابی کی سو فیصد امید ہے لیکن آپ سے اس مرحلے پر یہ پوچھنا تھا کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنا پسند کریں گے یا نہیں اور اگر پسند کریں گے تو کہاں..... عمران نے کہا۔

"اوہ تو ڈاکٹر ولیم سے آپ کی بات نہیں ہوئی۔ میں نے تو اسے کہہ دیا تھا کہ وہ آپ کو بتا دے کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو ہیلنا کی برکے کالونی کی کوٹھی نمبر ون ون زیدو۔ اسے ہلاک میں پہنچا دیں۔ وہاں ایک آدمی نارمنڈ ہو گا آپ اسے ریڈ ہال کا حوالہ دیں گے تو وہ آپ سے پورا تعاون کرے گا اور جب لاشیں وہاں پہنچ جائیں گی تو نارمنڈ مجھے کال کر کے رپورٹ دے گا۔ میں اسی وقت وہاں پہنچ جاؤں گا....." رونا لٹ نے جواب دیا۔

"ڈاکٹر ولیم نے تو بتایا تھا۔ میں نے سوچا کہ آپ سے کنفرم کر لوں اوکے تھینک یو....." عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ اب اس کوٹھی پر چلیں۔ باقی کھیل میں جا کر کھیلیں گے۔"

بھیجے ہوئے کہا۔

”دیکھیں باس جس طرح انتھونی نے غفیہ راستہ کھولنے کی بات کی ہے یہ انتہائی غیر معمولی بات ہے۔ عام طور پر ایسا نہیں ہوتا اس لئے میں کہہ رہا ہوں..... جیکسن نے کہا۔

”نہیں الفرڈ بے حد سمجھدار آدمی ہے اس نے اس عمران کی براہ راست انتھونی سے بات کرائی اور عمران نے اچھی طرح تسلی کر لینے کے بعد اسے کہہ دیا کہ وہ راستہ کھول دے۔ اس لئے اب عمران کو زیادہ سے زیادہ یہی شک ہو سکتا ہے کہ نہانے راستہ کھلا ہوگا یا نہیں۔ البتہ یہاں تک وہ بڑے اطمینان سے پہنچے گا..... باس نے کہا۔

”باس ایک اور بات میرے ذہن میں آرہی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اندر جا کر رات کے وقت کیا کریں گے جب کہ انہیں بھی معلوم ہوگا کہ رات کے وقت لیبارٹری کھول ہو جاتی ہے..... ایک اور آدمی نے کہا۔

”یہی بات عمران نے انتھونی سے پوچھی تھی اور میرے ذہن میں بھی تھی لیکن انتھونی نے اسے یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ سائنس دان اور ان کے اسسٹنٹ رات گئے تک کام کرتے رہتے ہیں اس لئے وہ آنے کا اس کے سوا اس کے پاس اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔“ باس نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوئی اچانک باس کے ہاتھ میں موجود چھوٹے سے ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سینی کی آواز سنائی دی اور باس نے جلدی سے اس کا بین دبایا۔

سرپینٹ فارم سے کچھ فاصلے پر چھ افراد درختوں کے ایک ذخیرے میں موجود تھے۔ ان سب کی نظریں اس درمی فارم کے لکڑی کے گیٹ پر لگی ہوئی تھیں۔

”باس کیا یہ لوگ اسی طرح سیدھے بغیر کچھ سوچے آجائیں گے..... اچانک ان میں سے ایک آدمی نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے لمبے قد کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ آدمی چونک پڑا۔

”کیا کہنا چاہتے ہو تم کھل کر بات کرو جیکسن یہ انتہائی اہم معاملہ ہے..... اس لمبے قد والے نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”باس جہاں تک مجھے معلوم ہے یہ عمران حد درجہ شاطر آدمی ہے اور یہ ٹرپ ایسا ہے کہ کوئی احمق ہی اس میں پھنس سکتا ہے۔“ جیکسن نے کہا۔

”وہ کس طرح تم نے ایسا کیوں سوچا ہے..... باس نے ہونٹ

اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیے۔ جیپ گیٹ کے سامنے آکر رک گئی پھر اس میں سے دو افراد اترے جن کے ہنسنوں پر سیاہ لباس تھے اس لئے وہ اندھیرے کا جزو معلوم ہو رہے تھے۔ پھر وہ بڑے محتاط انداز میں مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد ان میں سے ایک اچھل کر چھوٹی سی دیوار سے اندر کود گیا۔ اس کے بعد دوسرا بھی اندر کودا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ جان ڈیو ہونٹ، پیچھے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پھانک کھلنے کی آواز سنائی دی اور دونوں سامنے باہر آئے جیپ ایک بار پھر آگے بڑھی اور فارم کے اندر جا کر ان کی نظروں کے غائب ہو گئی۔

”آؤ..... جان ڈیو نے کہا اور وہ سب درختوں کے اس جھنڈ سے نکل کر بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ گیٹ پر پہنچ گئے۔ گیٹ کھلا ہوا تھا اور اندر کھڑی جیپ صاف نظر آ رہی تھی۔ وہ آہستگی سے اندر داخل ہوئے اور پھر بڑے ماہرانہ انداز میں بکھر کر جیپ کی طرف بڑھنے لگے۔ جیپ خالی تھی۔ جان ڈیو نے اشارہ کیا اور ان میں سے دو آدمی اس کے ساتھ آگے بڑھے جب کہ باقی وہیں رک گئے۔ جان ڈیو درمیانی راہداری سے گزرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ان کا انداز لمبے حد محتاط تھا۔ اندھیرے کے باوجود انہیں سب کچھ اس طرح نظر آ رہا تھا جیسے وہ روشنی میں دیکھ رہے ہوں کیونکہ وہ اس سارے فارم کو اچھی طرح دین میں دیکھ چکے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ انتہائی محتاط انداز میں سیڑھیاں اترتے ہوئے تہہ خانے میں پہنچے تو تہہ خانے کی ایک دیوار

”ہیلو ہیلو انتھونی کانگ اور..... ٹرانسمیر سے انتھونی کی آواز سنائی دی۔

”میں جان ڈیو اینڈنگ یو اور.....“ باس نے کہا۔  
”میں نے آپ کے حکم کے مطابق بیرونی دے کھول دیا ہے اور۔“  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اس کا آپریشنل یونٹ آن کر دیا ہے ناں اور.....“ جان ڈیو نے پوچھا۔

”میں سر اور.....“ دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ٹھیک ہے اب تم اطمینان سے واپس چلے جاؤ اب باقی سب کچھ ہم سنبھال لیں گے اور.....“ جان ڈیو نے جواب دیا۔

”او کے اور اینڈ آل.....“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جان ڈیو نے ٹرانسمیر آف کر دیا۔  
”تجانبے یہ لوگ کس وقت آئیں.....“ جیکسن نے کہا۔

”وہ کسی بھی وقت آ سکتے ہیں اس لئے ہمیں پوری طرح محتاط رہنا ہوگا.....“ جان ڈیو نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد انہوں نے دور سے ایک جیپ کے بیولے کو اندھیرے میں مارک کر لیا اور وہ سب چو کنا ہو گئے۔ جیپ کی تمام لائٹیں بند تھیں اور وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اس فارم کے گیٹ کی طرف بڑھی چلی آ رہی تھی۔

”وہ لوگ آگئے۔ اب ہم نے محتاط رہنا ہے.....“ جان ڈیو نے کہا۔

میں خلا موجود تھا۔ جان ڈیو نے ہاتھ اٹھایا اور اپنے ساتھیوں کو رککنے کا اشارہ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا سارمیوٹ کنٹرول جتنا آلہ نکال کر اس نے اس پر موجود ایک بٹن کو پریس کیا تو ہلکی سی سرسراہٹ کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں موجود خلا برابر ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی جان ڈیو نے چپلے بٹن سے ذرا نیچے لگا ہوا ایک اور بٹن پریس کر دیا۔ اس بٹن کے دھچنے ہی آلے کے اوپر سرخ رنگ کا ایک بلب چند لمحوں کے لئے جلا پھر بجھ گیا تو جان ڈیو نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

”لو بھئی پاکیشیا سیکرٹ سرورس اور اس عمران صاحب کا خاتمہ بالآخر ہو گیا“..... جان ڈیو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہیے ہاس ان کی تعریفیں تو بہت سنی تھیں لیکن یہ لوگ تو چوبیسوں کی طرح مارے گئے ہیں“..... جیکسن نے کہا تو جان ڈیو بے اختیار ہنس پڑا۔

”جو لوگ زیادہ عقلمند بنتے ہیں وہ اسی طرح چوبیسوں کی طرح ہی مارے جاتے ہیں“..... جان ڈیو نے کہا اور جیکسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”نارج جلاؤ تاکہ میں ڈاکٹر ولیم سے بات کر دوں“..... جان ڈیو نے کہا تو جیکسن نے جیب سے ایک نارج نکال کر جلائی۔ نارج کی روشنی ہوتے ہی تہہ خانہ تیز روشنی سے منور ہو گیا۔ جان ڈیو نے جیب سے وہی ٹرانسمیٹر نکالا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی

ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبا دیا۔

”ہیلو ہیلو جان ڈیو کالنگ اور“..... جان ڈیو نے بار بار کال دینا

شروع کر دی۔

”میں ڈاکٹر ولیم ایڈجسٹنگ اور“..... تمھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ولیم دشمن ہینٹوں کو زیر و سرکل میں قید کر کے آرگنیم گیس سے ہلاک کر دیا گیا ہے اور“..... جان ڈیو نے کہا۔

”اوہ وری گڈ کیا وہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور“..... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

”ہاں انتہائی زور اثر آرگنیم گیس کی وجہ سے ان کی ہلاکت سو فیصد ہے۔ اب آپ سپیشل دے کھلوائیں تاکہ ان کی لاشیں باہر نکالی جا سکیں اور“..... جان ڈیو نے کہا۔

”اوکے میں کھلاتا ہوں اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور جان ڈیو نے اور ایڈجسٹ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر تقریباً دس منٹ بعد سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار میں بند ہو جانے والا خلا دوبارہ نمودار ہو گیا۔

”آؤ“..... جان ڈیو نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

”لیکن ہاس گیس کے اثرات“..... جیکسن نے کہا۔

”نہیں وہ سپیشل دے کھلے ہی ختم ہو گئے ہیں آؤ“..... جان ڈیو نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا اس کے ساتھی اس کے عقب میں

اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک طویل راستہ تھا جس کا اختتام ایک کمرے میں ہوا اور پھر نارچ کی روشنی میں جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں نے چار افراد کو فرش پر ٹیڑھے میڈھے انداز میں پڑے ہوئے دیکھا۔ یہ چاروں مقامی تھے ان کے جسموں پر سیاہ لباس تھے۔

”یہ عمران کی لاش ہے“..... جان ڈیو نے آگے بڑھ کر ایک آدمی کے جسم کو ٹھوکر مارتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر عمران کے سینے پر ہاتھ رکھ دیا۔

”یہ ہلاک ہو چکا ہے باقی کو بھی چیک کر لو“..... جان ڈیو نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے باقی افراد کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

”یہ سب ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن باس اس گروپ میں دو عورتیں بھی شامل تھیں جب کہ یہاں صرف چار مرد ہیں“..... جیکسن نے کہا۔

”عورتوں نے اس مشن میں حصہ نہ لیا ہوگا۔ اصل اہمیت اس عمران کی تھی۔ اس کے خاتمے کے ساتھ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب کچھ ختم ہو گیا“..... جان ڈیو نے کہا اور پھر اس کے حکم پر ان چاروں لاشوں کو اٹھا کر اس کے ساتھیوں نے کاندھوں پر ڈالا اور واپس چل پڑے۔ جیب ابھی تک زرعی فارم کے احاطے میں کھڑی تھی لیکن جان ڈیو اسے نظر انداز کرتا ہوا احاطے سے باہر آگیا اور پھر وہ لوگ درختوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھ گئے۔ جھنڈ کے عقب میں ان کی دو بڑی جیبیں موجود تھیں۔ لاشوں کو ان جیبوں میں منتقل کر دیا گیا۔

”اب باس برکے کالونی چلتا ہے“..... جیکسن نے کہا۔

”ہاں“..... جان ڈیو نے جواب دیا اور دونوں جیبیں سٹارٹ ہو کر تیزی سے مڑیں اور پھر آگے بڑھ گئیں۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ برکے کالونی کی اس عظیم الشان کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے جس کا پتہ ڈاکٹر ولیم نے انہیں دیا تھا۔ جان ڈیو نیچے اترا اور اس نے گیٹ پر لگے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھانگ کھلا اور ایک مقامی آدمی باہر آگیا۔

”جہاں انا م کیا ہے“..... جان ڈیو نے اس سے پوچھا۔

”نارمنڈ“..... باہر آنے والے نے جواب دیا۔

”ریڈ ہال“..... جان ڈیو نے کہا۔

”اوہ یس سر۔ میں پھانگ کھولتا ہوں آئیے اندر آجلیے“..... نارمنڈ

نے موندنا نہ لہجے میں کہا اور مڑ کر واپس چھوٹے پھانگ میں ہی غائب ہو گیا۔ جب کہ جان ڈیو مطمئن انداز میں سر ملاتا ہوا دوبارہ جیب میں سوار ہو گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھانگ کھل گیا اور دونوں جیبیں اندر داخل ہو گئیں۔ پورچ میں جیبیں رکتے ہی جان ڈیو اور اس کے ساتھی نیچے اترائے۔ اسی لمحے نارمنڈ کوٹھی کا پھانگ بند کر کے واپس پورچ میں پہنچ گیا۔

”آئیے“..... نارمنڈ نے کہا تو جان ڈیو نے اپنے ساتھیوں کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں باہر نکالنے کے لئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جان ڈیو کے ساتھیوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس بڑے کمرے کے فرش پر رکھ دیں۔

لاشیں اس وقت یہاں موجود ہیں..... جان ڈیو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ وزی گڈ ویسے آپ نے کنفرم تو کر لیا ہوگا کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”جی ہاں یہ کنفرم شدہ ہے..... جان ڈیو نے ایک لمحہ خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔

”اوکے میں آ رہا ہوں..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”آپ کتنی دیر میں پہنچیں گے..... جان ڈیو نے پوچھا۔“

”میں اپنے خصوصی تیز رفتار ہیلی کاپٹر آؤں گا۔ زیادہ سے زیادہ بیس پچیس منٹ لگیں گے..... رونا لڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔“

”اوکے آجائیں ہم انتظار کر رہے ہیں..... جان ڈیو نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”باس یہ لوگ میک اپ میں ہیں۔ ان کا میک اپ تو صاف ہونا چاہیے.....“ جیکسن نے جان ڈیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہو جانے گا۔ ویسے میں اس عمران کے قد و قامت کو اچھی طرح پہچانتا ہوں..... جان ڈیو نے با اعتماد لہجے میں جواب دیا اور کرسی پر ہلچلے لگا۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی مسرت موجود تھی۔ کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ عمران کس قدر خطرناک اور فعال سیکرٹ ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اور اس کی اس طرح ہلاکت اس کے لئے انتہائی زبردست کامیابی تھی۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ہیلی کاپٹر کوٹھی کے وسیع

”میں چیف کو کال کرتا ہوں.....“ نارمنڈ نے کہا اور ایک طرف رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”ییس.....“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”نارمنڈ بول رہا ہوں برکے کالونی پلینا سے۔ چیف سے بات۔“

”کراؤ..... نارمنڈ نے کہا۔“

”ہولڈ آن کر دو..... دوسری طرف سے کہا گیا۔“

”ہیلو رونا لڈ بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک ہماری سی آواز سنائی دی۔“

”نارمنڈ بول رہا ہوں چیف چھ افراد چار لاشوں سمیت یہاں پہنچے ہیں۔ انہوں نے ریڈ ہال کا حوالہ دیا ہے..... نارمنڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔“

”ان سے میری بات کراؤ..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جان ڈیو نے آگے بڑھ کر نارمنڈ کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔“

”ہیلو جان ڈیو بول رہا ہوں چیف آف ہارڈ ڈرگروپ..... جان ڈیو نے کہا۔“

”رونا لڈ بول رہا ہوں سسٹر جان ڈیو کیا ہوا مشن کا..... دوسری طرف سے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔“

”ہمارا ٹرپ سو فیصد کامیاب رہا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی

و مرض لان کے اندر رہے ہوئے ایک ہیلی پیٹر پر اترا تو جان ڈیو لپٹا  
ساتھیوں سمیت وہاں موجود تھا۔ ہیلی کا پڑ سے رونالڈ کے ساتھ ساتھ  
ہیلی بھی باہر آگئی۔ ان دونوں کے چہروں پر بے پناہ مسرت تھی۔  
"کسیابی مبارک ہو....." رونالڈ نے اہتائی مسرت بھرے  
میں جان ڈیو کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔  
"آپ کو بھی مبارک ہو مسٹر رونالڈ....." جان ڈیو نے مسکراتے  
ہوئے جواب دیا۔

"نارمنڈ ہیلی کا پڑ میں جدید میک اپ واشر موجود ہے وہ لا  
لاؤ....." جان ڈیو نے ایک طرف کھڑے ہوئے نارمنڈ سے مخاطب  
کر کہا۔

"میں چیف....." نارمنڈ نے کہا اور تیزی سے ہیلی کا پڑ کی طر  
بڑھ گیا جب کہ رونالڈ ہیلی جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں کے سا  
اس بڑے کمرے میں پہنچ گیا جہاں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ تھا  
در بعد نارمنڈ ایک جدید ساخت کا میک اپ واشر اٹھائے کرے  
داخل ہوا۔

"ان کے چہروں سے میک اپ واشر کرو....." رونالڈ نے کہ  
نارمنڈ نے کارروائی شروع کر دی۔

"اس عمران کو میں تو نہیں پہچانتا کیا آپ پہچانتے ہیں....." رو  
نے جان ڈیو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں میرا اس سے کئی بار ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ یہ لاش عرا

ہے....." جان ڈیو نے ایک لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
"چلے اس کا میک اپ صاف کرو....." رونالڈ نے نارمنڈ سے  
مخاطب ہو کر عمران کی لاش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔  
"میں چیف....." نارمنڈ نے جواب دیا اور پھر اس نے لاش کا  
میک اپ واشر کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس لاش کے  
چہرے پر چمھایا ہوا کنٹو پ ہٹایا گیا تو رونالڈ کی آنکھوں میں چمک ابھر  
آئی۔ کیونکہ اب وہاں ایک ایشیائی چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔

"یہی عمران ہے....." جان ڈیو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔  
اس کا چہرہ عمران کا چہرہ دیکھتے ہی کھل اٹھا تھا کیونکہ بہر حال اس کے  
ذہن میں یہ خدشہ موجود تھا کہ کہیں اس کے ساتھ کوئی دھوکہ نہ ہوا  
ہو۔ لیکن جیسے ہی میک اپ واشر ہونے کے بعد عمران کا چہرہ سامنے آیا  
اس کے چہرے پر اطمینان کے ساتھ ساتھ بے پناہ مسرت کی چمک ابھر  
آئی۔

"دوسرے افراد کا میک اپ بھی واشر کرو....." رونالڈ نے کہا تو  
نارمنڈ نے وہی کارروائی دوسری لاشوں پر دوہرائی اور پھر باقی لاشوں  
کے چہروں پر موجود ایکریمین میک اپ واشر ہو گیا۔ اب ان کے بھی  
ایشیائی چہرے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"گلاش اس کا مطلب ہے کہ ہیلی نے آپ لوگوں کے متعلق جو کچھ  
بتایا تھا وہ درست ثابت ہوا....." رونالڈ نے ایک طویل سانس لیتے  
ہوئے کہا۔

”جیف میں نے پہلے ہیڈ کوادرٹ فون کیا وہاں سے مجھے بتایا گیا کہ آپ یہاں کے لئے روانہ ہوئے ہیں تو میں نے جہاں فون کیا۔ جان ڈیو صاحب سے آپ کی ملاقات ہو گئی ہوگی وہ لاشیں لے کر یہاں سے گئے ہیں“..... ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

”ہاں اور ان لاشوں کا میک اپ بھی واٹش کروایا گیا ہے۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ اب سارا معاملہ ٹھیک ہو گیا ہے۔ اب آپ اطہینان سے اپنا کام کرتے رہیں اور مجھے جلد از جلد یہ فارمولا مکمل کر دیں تاکہ میں اس پر تیزی سے کام شروع کر سکوں“..... روناٹھ نے کہا۔

”اسی لئے تو میں نے فون کیا ہے جیف کہ اب جب کہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں تو اب آپ فارمولا ہمیں فوراً واپس بھجوادیں تاکہ ہم اس پر دوبارہ کام شروع کر سکیں“..... دوسری طرف سے ڈاکٹر ولیم نے کہا تو روناٹھ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ فارمولا بھجوادوں کیا مطلب فارمولا تو آپ کے پاس ہے“..... روناٹھ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرے پاس ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ نے خود ہی ٹرانسمیٹر پر کال کر کے مجھے حکم دیا تھا کہ میں فارمولا برنگے کالونی کی کوٹھی میں موجود آپ کے آدمی نارمنڈ کو فوراً بھجوا دوں تاکہ وہ محفوظ رہ سکے اور میں نے آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فوراً خود ہی کال کر فارمولا کی فائل نارمنڈ کے حوالے کر دی تھی“..... ڈاکٹر ولیم نے جواب دیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ میں نے تو آپ کو نہ ہی کوئی کال کی

”مجھے معلوم تھا کہ ہارڈگروپ کبھی ناکام نہیں ہو سکتا“..... بلیک نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور جان ڈیو مسکرا دیا۔

”اب ہمیں اجازت دیجئے“..... جان ڈیو نے کہا۔

”ٹھیک ہے اب آپ جا سکتے ہیں۔ بے حد شکریہ“..... روناٹھ نے کہا لیکن اسی وقت فون کی گھنٹی بج اٹھی تو نارمنڈ نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔ وہ سب چونک کر فون کی طرف دیکھنے لگے کیونکہ اسی وقت یہاں کسی کے فون آنے کا کوئی جواز ان کے ذہنوں میں نہ تھا۔

”یس۔“..... نارمنڈ نے کہا۔

”کون بول رہا ہے“..... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

”میں نارمنڈ بول رہا ہوں“..... نارمنڈ نے کہا۔

”جیف روناٹھ یہاں ہیں میں ڈاکٹر ولیم بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”یس سر۔ بات کیجئے“..... نارمنڈ نے کہا۔

”ڈاکٹر ولیم صاحب ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں“۔ نارمنڈ نے مڑ کر روناٹھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ اچھا“..... روناٹھ نے کہا اور بڑھ کر رسیور لے لیا۔ اس چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ اس وقت رات ڈاکٹر ولیم کے فون کا کوئی جواز اسے نظر نہ آ رہا تھا۔

”یس روناٹھ بول رہا ہوں“..... روناٹھ نے کہا۔



ہے اور نہ کوئی حکم دیا ہے۔۔۔۔۔ رونالڈ نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

”نارمنڈ یہاں موجود ہے آپ اس سے پوچھ لیں۔“ ڈاکٹر ولیم نے کہا۔

”نارمنڈ کیا فارمولا تمہارے پاس ہے۔“ رونالڈ نے مڑ کر نارمنڈ سے کہا۔

”یہیں چیف ڈاکٹر ولیم صاحب فائل دے گئے تھے وہ میں نے سیف میں محفوظ کر دی ہے۔“ نارمنڈ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا تو رونالڈ کے انتہائی پریشان چہرے پر لچکتا اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوکے ڈاکٹر ولیم میں فائل آپ کو بھجوا دیتا ہوں۔“ رونالڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ سب کیا ہوا ہے جب میں نے کوئی کال ہی نہیں کی تو پھر۔“ رونالڈ نے رسیور رکھ کر بیلی اور جان ڈیو کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جو کچھ بھی ہوا ہے بہر حال فارمولا تو محفوظ ہے۔“ بیلی نے کہا۔

”جی ہاں بالکل محفوظ ہے۔ آپ لوگ قطعی فکر نہ کریں۔“ اچانک نارمنڈ نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا تو وہ سب بے اختیار اچھل پڑے۔

”کیا۔ کیا مطلب یہ تمہارا لہجہ۔“ رونالڈ نے حیرت بھرے لہجے

میں کہا۔

”مطلب یہ مسٹر رونالڈ کہ میرا نام نارمنڈ نہیں علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔۔۔۔۔ اس بار نارمنڈ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رونالڈ اور اس کے ساتھیوں کی آنکھیں حیرت سے پھٹتی چلی گئیں۔

سب ہوش میں لگے۔ ہوش میں آتے ہی ان سب نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر ہی رہ گئے۔

”تم۔ تم لوگ۔ مگر وہ لاشیں۔ وہ کن کی تھیں۔۔۔۔۔ جان ڈیو کے منہ سے سب سے پہلے حیرت بھری آواز نکلی کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی اصل جہروں میں نظر آ رہے تھے۔ جان ڈیو کی نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

”وہ لاشیں بھی انسانوں کی ہی تھیں۔ مجھے قطعی یہ یقین نہ تھا کہ تم اس حد تک چلے جاؤ گے کہ انہیں فوری طور پر اس قدر زہریلی گیس سے ہلاک کر دو گے۔ میرا خیال تھا کہ تم انہیں صرف بے ہوش کر دو گے اور پھر جہاں لا کر روناؤ کو بلاؤ گے اور پھر ان کا خاتمہ کر دو گے۔ اس طرح ہم انہیں بچالیں گے لیکن مجھے ان کی موت پر دلی صدمہ ہوا ہے۔ میرے اندازے کی غلطی کی وجہ سے ان چار جیتے جاگتے انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارنا پڑا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ مگر تم تو۔۔۔۔۔ تم تو۔۔۔۔۔ جان ڈیو نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا اس لئے وہ ہکلاتے ہوئے آخر کار خاموش ہو گیا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم کیا کہنا چاہتے تھے۔ میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ تم نے انفورم کے ساتھ مل کر ہمارے لئے جو ٹرپ تیار

کر سیوں پر روناؤ، بیلی، جان ڈیو اور اس کے پانچ ساتھی رسیوں سے بندھے ہوئے بیٹھے تھے جب کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت ان کے سامنے کر سیوں پر موجود تھا۔

”اب انہیں ہوش میں لے آؤ تاکہ ریڈ کرافٹ اور ہارڈ گروپ دونوں سے بیک وقت مذاکرات ہو سکیں۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا تو صفدر نے اٹھ کر جیب سے ایک لمبی گردن والی نیلے رنگ کی بوتل نکالی اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس نے چند لمحوں کے لئے باری باری سب کی ناک سے لگانی شروع کر دی سب نے آخر میں موجود آدمی کی ناک سے بوتل لگا کر جب اس نے ہٹائی تو ساتھ ہی اس کا ڈھکن لگا یا اور اسے جیب میں رکھتے ہوئے واپس اپنی کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد ہی ان سب کے جسموں میں حرکت کے تاثرات ابھرنے شروع ہو گئے اور پھر ایک ایک کر کے وہ

ٹرانسمیٹر موجود ہے اس لئے بات بگڑ رہا ہے پھر نہ کر سکے گا۔ اس طرح ریڈیو لیبارٹری کے ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی میں نے چیک کر لی۔ چنانچہ سب سے پہلے میں نے اس فریکوئنسی پر رونا نالا کی آواز اور لہجے میں ڈاکٹر ولیم کو کال کیا۔ پھر ڈاکٹر ولیم نے مجھے جہارے پلان کے متعلق خود ہی بتا دیا کیونکہ وہ صرف ایک سائنس دان ہے۔ اسے سیکرٹ ایجنٹوں کے معاملات کا علم ہی نہ ہے۔ وہ یہ ساری بات اپنے چیف کو بتا رہا تھا اس پر میں نے اسے کہا کہ ہو سکتا ہے کہ پلان ناکام ہو جائے یا کوئی اور بات سامنے آجائے اس لئے وہ فوری طور پر فارمولا کی فائل برکے کالونی کی اس کونٹری میں میرے آدمی نارمنڈ کو پہنچا دے اس طرح فارمولا محفوظ رہے گا۔ بات ڈاکٹر ولیم کے بھی سمجھ میں آگئی کہ اصل بات فارمولے کی حفاظت ہے اس لئے اس ٹرپ کے دوران اگر فارمولا لیبارٹری میں موجود ہی نہ ہو گا تو ٹرپ کا جو بھی نتیجہ نکلے بہر حال فارمولا محفوظ رہے گا۔ چنانچہ وہ خود یہاں آیا اور میں نے نارمنڈ کے طور پر اس سے فارمولا وصول کر لیا اور اسے پوری طرح مطمئن کر کے واپس مجھ کو دیا۔ گو فارمولا جو میں چاہتا تھا وہ میرے پاس پہنچ گیا تھا اور میں چاہتا تو فوری طور پر یہاں سے اپنے ساتھیوں سمیت نکل جاتا لیکن مجھے سیکرٹ ایجنٹوں کی کارکردگی کا علم ہے۔ لامحالہ جان ڈبو نے ٹرپ کی ناکامی کی صورت میں متبادل پلاننگ ذہن میں رکھی ہو گی اور اس کے آدمی لامحالہ ایئر پورٹ اور یہاں سے نکلنے کے دوسرے راستوں پر موجود ہوں گے اور ٹرپ کی ناکامی پر جان ڈبو ہم پر بھی ہاتھ ڈال سکتا

کیا تھا اس کا ہمیں اندازہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ الفاؤ اس قدر ذہین نہ تھا جس قدر وہ اپنے آپ کو سمجھتا تھا۔ بہر حال ہم نے اس ٹرپ سے بھی اپنے آپ کو بچانا تھا اور فارمولا بھی حاصل کرنا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس رونا نالا کو بھی اس کے ہیڈ کوارٹر سے باہر لٹکانا تھا اور تم لوگوں کو بھی اس بات کا احساس دلانا تھا کہ ہارڈ گروپ چاہے جس قدر بھی ہارڈ ہو۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے وہ بڑے بھی بزم ثابت ہو گا۔ چنانچہ ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے میں نے جوابی پلاننگ کی لیکن اس پلاننگ میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ تھی کہ رونا نالا کی آواز اور لہجے کا مجھے علم نہ تھا جب کہ جان ڈبو تم سے میں پہلے کئی بار ٹکرا چکا ہوں۔ اس لئے جہار انام سننے کے بعد میرے ذہن میں جہاری آواز اور لہجے کا خاکہ آگیا تھا۔ چنانچہ میں نے ریڈیو ہال فون کیا اور اپنے آپ کو جان ڈبو کہہ کر اس کے ذریعے رونا نالا سے رابطہ قائم کر لیا۔ رونا نالا نے جہاری آواز میں کوئی فرق محسوس نہیں کیا۔ رونا نالا سے مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اس جے جے جے ہمیں اس برکے کالونی کی کونٹری میں لانے کا کہا ہوا ہے۔ اس طرح دو باتیں میرے سامنے آگئیں۔ رونا نالا کی آواز اور لہجہ بھی معلوم ہو گیا اور یہ کونٹری بھی چنانچہ ہم سب سے پہلے اس کونٹری میں پہنچے سنہاں کا آدمی نارمنڈ میرے قودامت کا تھا۔ اس لئے میں نے اس کا خاتمہ کر کے خود اس کی جگہ لی۔ الفاؤ نے چونکہ میرے سامنے ٹرانسمیٹر پر انتھونی نے بات کی تھی اور انتھونی نے جہارے پلان کے مطابق یہی جواب دیا تھا کہ وہ چونکہ اس وقت

بیلی کے ساتھ جہاں آیا تو اچانک ڈاکٹر ولیم کا فون آگیا۔ اس طرح فارمولا جہاں پہنچنے کی بات سامنے آگئی۔ چونکہ تم سیکرٹ لیجنٹ ہو اس لئے تمہیں فوری طور پر مطمئن کرنا ضروری تھا اس لئے میں نے حامی بھر لی کہ فارمولا موجود ہے۔ میری جیب میں بے ہوش کر دینے والی انتہائی زور اثر گیس کا کیپول موجود تھا اسے میں نے جب جیب سے نکال لیا تو میں نے اصل بجے میں بات کر دی اور پھر اس کیپول کے ٹوٹنے ہی تم سب بے ہوش ہو گئے جب کہ میں نے سانس روک لیا۔ اس کے بعد میرے ساتھی جو تہہ خانے میں ایک لحاظ سے قید ہو گئے تھے باہر آ گئے..... عمران نے بڑے مطمئن انداز میں پوری تفصیل بتادی۔

تم۔ تم میری توقع سے کہیں زیادہ ذہین ثابت ہوئے ہو۔ بہر حال میں تمہارے مقابلے میں اعتراف شکست کرتا ہوں..... جان ڈیو نے ہنس دیا جاتے ہوئے کہا۔

اس اعتراف شکست سے تمہیں کیا فائدہ ہوگا..... خزان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

مجھے یقین ہے کہ تم اعتراف شکست کے بعد مجھے اور میرے ساتھیوں کو چھوڑ دو گے..... جان ڈیو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم اور تمہارے ساتھی جہاں سے جانے کے بعد پھر ہمیں روکنے کی کوشش نہیں کریں گے۔

تھا اس لئے جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں کی جہاں آمد اس انداز میں ہونی چاہئے کہ وہ اپنے ٹرپ کی کامیابی پر خوش ہوں تاکہ وہ اپنے آدمیوں کو کسی قسم کی ہدایت نہ دے سکے۔ اس کے لئے مجھے چار ایسے آدمیوں کی ضرورت تھی جو ہماری جگہ پر وہاں داخل ہو سکیں۔ سہتاچہ جہاں کے ایک مقامی گروپ سے میں نے چار افراد ہائر کئے اور خاص طور پر ایسے چار افراد منتخب کیے جن کے قد و قامت میرے اور میرے ساتھیوں سے ملتے ہوں۔ پھر میں نے ان پر ڈبل میک اپ کیا۔ پہلے اپنا اور پھر اوپر مقامی۔ اس ڈبل میک اپ سے میرا مقصد یہ تھا کہ وہاں انہیں بے ہوش کرنے کے بعد اگر تم لوگ اطمینان کے لئے ان کا میک اپ دیکھ کر دو تو ہمارا میک اپ ہی سامنے آئے اس طرح تم لوگ پوری طرح مطمئن ہو جاؤ گے اس کے ساتھ ہی میں نے ان میں سے ایک آدمی کے لباس کے اندر اسٹرین ایک خصوصی ٹیلی ویو آلہ چھپا دیا تاکہ وہاں ہونے والی ساری کارروائی کا مجھے جہاں علم ہو سکے۔ مجھے اس وقت بے حد افسوس ہوا جب تم نے زہریلی گیس کا فائر کر کے ان چاروں کو ہلاک کر دیا۔ لیکن بہر حال یہ آلہ کام کرتا رہا۔ اس کے بعد کی کارروائی تم جانتے ہو کہ تم بغیر ان کے میک اپ چیک کیے انہیں اٹھائے سیدھے جہاں پہنچ گئے۔ ہمیں اس آلے کی وجہ سے تمہاری آمد کا علم تھا لیکن اس روناٹک کو اس کے بل سے نکالنا تھا۔ اس لئے مجبوراً مجھے نارمنڈ کے روپ میں تمہارے سامنے آنا پڑا۔ جب کہ میرے ساتھی نیچے تہہ خانے میں رہے۔ پھر جب روناٹک اپنی دوست

”ٹھیک ہے مجھے منظور ہے“..... جان ڈیو نے کہا۔

”ٹرانسمیٹر فریکوئنسی بتاؤ..... عمران نے جیب سے ایک چھوٹا مگر جدید ساعت کا ٹرانسمیٹر نکالتے ہوئے کہا تو جان ڈیو نے جلدی سے فریکوئنسی بتادی۔ عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر ٹرانسمیٹر ساتھ بیٹھے صفدر کی طرف چڑھادیا۔ صفدر نے ٹرانسمیٹر لیا اور اٹھ کر وہ جان ڈیو کے پاس پہنچ گیا۔ اس نے اس کے قریب جا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو جان ڈیو کالنگ اور“..... جان ڈیو نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

”یس جو اس اٹلنگ یو پاس اور..... چند لمحوں بعد غرائس میں  
آواز سنائی دی۔ اور اس کے لفظ پر صفدر خود ہی بن برس کر رہا تھا۔  
”جو اس ہمارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ ان لوگوں کا خاتمہ کر دیا گیا  
ہے۔ اس لئے اب اپنے تمام ساتھیوں کو کال کر کے واپس چلے جاؤ۔  
اب نگرانی کی ضرورت باقی نہیں رہی اور..... جان ڈیو نے کہا۔  
”اوہ ویری گڈ پاس مشن کی کامیابی مبارک ہو اور..... دوسری  
طرف سے جو اس نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

• تھینک یو اب کل تم سے ملاقات ہوگی اور اینڈ آل ..... جان  
ڈیو نے کہا تو صفدر نے بن دبا کر ٹرانسمیٹرف کیا اور واپس آکر اپنی  
کرسی پر بیٹھ گیا۔

”ہاں اب تم سے بات ہو جائے مسٹر رونا لڈا.....“ عمران نے

عمران نے کہا۔

”میں حلف دینے کے لئے تیار ہوں“..... جان ڈیو نے جواب دیا۔

”لیکن تم کس استحقاق کی بنیاد پر یہ رعایت طلب کر رہے ہو۔“

عمران نے کہا۔

”میں اور میرے ساتھی سیکرٹ ایجنٹ (ہے) ہیں اور تم بھی سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ کم از کم اس مناسبت سے تم خیال کرو گے:..... جان ڈیو نے کہا۔

یہ مناجات اس وقت چہارے ذہن میں کیوں نہ آئی جب تم نے ہمیں انتہائی زہریلی گیس سے ہلاک کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”وہ - وہ اصل بات یہ تھی کہ میں بہر حال تم اور جہارے ساتھیوں سے خوفزدہ تھا۔۔۔۔۔ جان ڈیو نے ہکلائے ہوئے کہا۔

”تم نے سیکرٹ ایجنٹوں کی طرح رویہ ہی نہیں اپنایا جان ڈیو اور پھر جہارے اس اقدام سے چار ڈفی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ اس لئے آئی ایم سوری۔۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم معاف کر دو۔ پلیز معاف کر دو“..... جان ڈیو نے یقین سے گھٹکیا تے ہوئے لہجے میں کہا۔

• ایک شرط پر معافی مل سکتی ہے کہ تم اپنے آدمیوں کو میرے سامنے ہماری چٹنگ سے روک کر واپس مجبوراً دو۔..... عمران نے کہا تو جان ڈبو کا چہرہ لکھت کھل اٹھا۔

رونالڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”م۔ م۔ تم مجھے۔ ٹھیک ہے۔ مجھے بھی اعتراف ہے کہ تم لوگوں سے میرا کوئی مقابلہ نہیں ہے فارمولا تمہیں مل چکا ہے اس لئے اب میں کیا کہہ سکتا ہوں..... رونالڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن مسٹر رونالڈ مجھے معلوم ہے کہ اس فارمولے کو تم نے ہر حالت میں واپس حاصل کرنے کی کوشش کرنی ہے اور جس طرح تم نے پہلے منڈوپ گروپ کی خدمات حاصل کی تھیں اس طرح اب بھی تم کسی اور گروپ کی خدمات حاصل کر سکتے ہو اور میں نہیں چاہتا کہ تم پاکیشیا کے لئے مسلسل درو سرہنے رو..... عمران نے کہا۔

”میں حلف دیتا ہوں کہ میں اس فارمولے کو دہن سے نکال دوں گا..... رونالڈ نے جلدی سے کہا۔

”ایک صورت میں تمہیں معافی مل سکتی ہے کہ تم اپنے ان سائنس دانوں کو جنہوں نے اس فارمولے پر کام کیا ہے ہلاک کرا دو..... عمران نے اہتائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔ تم جیسے کہو گے مجھے ویسے ہی منظور ہے..... رونالڈ نے جلدی سے کہا۔

”سوچ لو۔ اس طرح تمہیں پوری ریڈ لیبارٹری کی تباہ کرانا پڑے گا۔ کیونکہ مجھے تو یہ معلوم نہیں ہے کہ وہاں کن کن سائنس دانوں نے اس پر کام کیا ہے..... عمران نے کہا۔

”تین تیار ہوں۔ لیبارٹریاں اور بھی بن جائیں گی۔ سائنس دانوں

کا کیا ہے وہ مجھ سے ہماری رقومات لیتے ہیں۔ وہ اور ہائر کے جاسکتے ہیں میں تیار ہوں تم جیسے کہو گے میں ویسے ہی کروں گا..... رونالڈ نے کہا۔

”مس نیلی مجھے معلوم ہے کہ تم نے رونالڈ کو ہارڈ گروپ ہمارے خلاف ہائر کرنے کا مشورہ دیا تھا اس لئے تم ہماری سب سے بڑی دشمن ہو..... عمران نے اہتائی سرور لہجے میں نیلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”وہ۔ وہ تو میں نے رونالڈ کی پریشانی دیکھ کر اسے مشورہ دیا تھا۔ جب یہ رونالڈ اپنی جان بچانے کے لئے لیبارٹری اور سائنس دان تباہ کرانے پر تیار ہے تو میرا کیا تعلق۔ میں بھی معافی مانگ لیتی ہوں۔ ویسے بھی میرا جہاد اُسے ساتھ کوئی براہ راست تو رابطہ ہی نہیں ہے۔ نیلی نے جواب دیا۔

”تنہو کیا خیال ہے۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے..... عمران نے تنہو سے مخاطب ہو کر کہا جو ہومٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن اس کے ہجرے پر تجھلاہٹ کے تاثرات نمایاں تھے۔

”یہ سب ہمارے دشمن ہیں۔ انہوں نے ہماری ہلاکت کے لئے کوئی کسر نہیں چھوڑی اس لئے ان میں سے ایک بھی زندہ نہ رہ نہیں جانا چاہئے اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے سو فیصد یقین ہے کہ یہ لوگ اس وقت جان بچانے کے لئے حلف کی بات کر رہے ہیں آزاد ہوتے ہی یہ پاگل کتوں کی طرح ہمارے پیچھے دوڑ پڑیں گے..... تنہو نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اس رونالڈ کو تو واقعی موت کی سزا ملنی چاہئے کیونکہ اس نے جس

طرح صرف اپنی جان بچانے کے لئے ساتس دانوں کے خاتمے کی بات کی ہے۔ ایسے آدمی کو تو زندہ نہیں رہنا چاہئے..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ رونالڈ کوئی جواب دیتا عمران نے جیب سے سائینسر لگا مشین پشٹ نکالا اور دوسرے لمحے جھک جھک کی آوازوں کے ساتھ ہی رونالڈ کے حلق سے کہ جٹا جٹا کی آواز اور وہ کرسی سمیت ودرام سے پشت کے بل نیچے جا گر۔ وہ اسی حالت میں چند لمحے تڑپتا رہا پھر ساکت ہو گیا۔

”یہ جان ڈیو اور اس کے ساتھی تو سیکرٹ ایجنٹ ہیں یہ اس بنا پر رعایت کے طلب گار ہیں.....“ عمران نے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”انہوں نے خود ہم سے کون سی رعایت کی ہے.....“ تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں بھی سائینسر لگا مشین پشٹ نظر آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ پہ در پہ بیچوں سے گونج اٹھا۔ تنویر نے جان ڈیو اور اس کے ساتھیوں پر ایک لمحہ ہلکے بغیر فائر کھول دیا تھا۔ وہ اس وقت تک گولیاں برساتا رہا جب تک وہ سب ساکت نہ ہو گئے۔ بیلی جو ایک سائینسر پر بھی ہونی تھی اس طرح اپنے ساتھیوں کو مرتے دیکھ کر چیخ مار کر بے ہوش ہو گئی۔

”ہو نہر رعایت چاہتے ہیں نانسس.....“ تنویر نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم نے اس بیلی کو گولی نہیں ماری۔ اس کی کوئی خاص وجہ.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے تنویر سے پوچھا۔

”یہ عورت ہے اس لئے اس کا فیصلہ میں جو کیا کر سکتی ہیں۔ تنویر نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جو کیا کی بجائے اس کا فیصلہ میں زیادہ آسانی سے کر سکتا ہوں۔“ آخر ہم سیکرٹ ایجنٹ ہیں اس لئے متبادل صورت تو بہر حال ہمیں ملنے رکھتی ہی پڑتی ہے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اسے گولی مار دو.....“ جو یانے بھوک کر تنویر سے کہا اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پشٹ کا رخ کرسی پر بے ہوش پڑی ہوئی بیلی کی طرف کیا اور ٹرگ کر دیا۔

”ارے ارے یہ تو بے ہوش ہے کم از کم اسے ہوش میں تو لے آؤ.....“ عمران نے بول کھلائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن ظاہر ہے گولی تو عمران کی بات سن کر نہ رک سکتی تھی چنانچہ بیلی گولی کھا کر کرسی سمیت نیچے گری۔ اور چند لمحے اسی حالت میں چپنے کے بعد ساکت ہو گئی۔

”میں تمہاری متبادل صورت کو بے ہوشی کے دوران ہی ختم کرانا بہتر سمجھتی تھی.....“ جو یانے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں کے جہروں پر بھی بے اختیار مسکراہٹ دوڑ گئی کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ جو یانے کیوں اچانک بیلی کی موت کا فیصلہ دے دیا تھا۔

”اس بار تو واقعی قتل عام کرنا چاہیے۔“..... صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”جس گردپ سے میں نے وہ چار افراد ہار کئے تھے انہیں جب اپنے آدمیوں کی لاشیں ان سب کے ساتھ ملیں گی تو کم از کم وہ ہمیں ان کی موت کا ذمہ دار نہ سمجھیں گے۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لے کر اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو سب ساتھیوں نے ہجرات میں سر ہلا دیئے۔

”دلیہ عمران صاحب اگر آپ اپنی خدا داد فہانت سے یہ سارا سیٹ اپ نہ کرتے تو یہ فارمولا واپس ملنا تقریباً ناممکن سا ہو گیا تھا۔“ صالح نے کہا۔

”اس کی فہانت ہی تو حیف کہ مجبور کر دیتی ہے کہ اسے ٹیم کا لیڈر بنائے ورنہ اس میں سرخاب کے پر تو نہیں لگے ہوتے۔“..... جوایا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میری اسی فہانت نے تو ساری گوبد کر رکھی ہے ورنہ اب تک نہانے کتنے عیاؤں عیاؤں میرے آگے بچھے پھر رہے ہوتے۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب عمران صاحب۔“..... صفدر نے مسکراتے ہوئے شرازت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی گوبد کہ خواتین کسی عقلمند کو اپنا شوہر بنانا پسند نہیں کرتیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”جو اس مت کرو ہر موقع پر یہ فضول باتیں اچھی نہیں لگتیں۔“..... جوایا نے بھنائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”بے موقعہ فضول باتیں کرنا تو اس کی عادت بن چکی ہے۔“..... تنویر نے فوراً ہی جوایا کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

”تم نے بے موقعہ باتیں کر کے کون سا تیر مار دیا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ساتھی بے اختیار ہنس دیئے۔

”عمران صاحب اب واپسی کا کیا پروگرام ہے۔ ہلینا سے تو ظاہر ہے کوئی بین الاقوامی پروڈا نہیں جاتی اور جم کو تو لامحالہ ان لاشوں کا تپہ چل جانا ہے اور اس کے بعد جان ڈبو کے آدمیوں نے واقعی پاگل کتوں کی طرح ہمارا کچھا شروع کر دینا ہے۔“..... صفدر نے اچانک بات بدلتے ہوئے کہا۔

”باہر رد نالہ کا ایلی کا پڑ موجود ہے اور اس میں اجنی گنجائش موجود ہے کہ ہم سب اس میں سوار ہو کر دلگٹن پہنچ جائیں گے اور پھر وہاں سے چارٹرڈ طیارے کے ذریعے ہم آسانی سے اٹیکریمیا سے نکل سکتے ہیں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ پھر آپ نے جان ڈبو سے خصوصی طور پر اس کے آدمیوں کو کیوں کال کرائی تھی۔“..... صفدر نے حیران ہو کر کہا۔

”اس لئے کہ وہ فوراً گھبراہٹ پہنچ جائیں کیونکہ ظاہر ہے یہاں سے ہی جان ڈبو نے انہیں کال کر کے مشن کے بارے میں ضروری ہدایات دینی تھیں اور کال نہ کرنے کی صورت میں ظاہر ہے انہوں نے یہاں کا



فوری رخ کرنا تھا اور بہر حال وہ بھی سیکرٹ لمبٹ ہی ہوں گے چاہے  
 سابقہ ہی بھی وہ ونگٹن میں اپنے کسی گروپ کو ہمارے پیچھے لگوا سکتے  
 تھے اور ایسے اندھیرے کے تیروں سے بچنا بھی نصیبوں کی بات رہ جاتی  
 ہے اس لئے میں نے انہیں مطمئن کر دیا ہے۔ اب وہ کل دوپہر سے  
 پہلے حرکت میں نہ آسکیں گے اور اس دوران ہم بہر حال براہِ عزم اٹھ کر  
 سے نکل کر شمالی بحر اوقیانوس بھی کر اس کر چکے ہوں گے.....  
 عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے کہ خواتین ذہین افراد  
 کو پسند نہیں کرتیں“..... صالحہ نے انتہائی متاثر ہو جانے والے لہجے  
 میں اچانک کہا۔

”صفدر مجھ سے بھی زیادہ ذہین ہے۔ یقین نہ آئے تو بے شک پوچھ  
 لو“..... عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا اور کمرہ بے اختیار  
 قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جب کہ صفدر کھسیانی سی ہنسی ہنس کر رہ گیا۔

ختم شد